حیات جاوداں

حیات جاوداں

حیاتِ جاوداں

لیفٹیننٹ کرنل ذوالفقار احمد خاں
۲۶ کیولری

نیشنل بُک فاؤنڈیشن
کراچی - اسلام آباد - لاہور - پشاور - کوئٹہ - سکھر - ملتان

اس کتاب میں درج شدہ پنشن اسکیل پرانے قواعد کے مطابق ہیں۔ نئے اسکیل
تقریباً دوگنے ہوگئے ہوں گے۔
اس کتاب کے مصنف کے حصے کی آمدنی آرمرڈ کور شہید فنڈ میں جائے گی۔

جملہ حقوق محفوظ

سرپرست: جنرل ایم ضیاء الحق کرنل کمانڈنٹ آرمرڈ کور، وچیف آف آرمی اسٹاف پاکستان آرمی

ناشر: نیشنل بک فاؤنڈیشن، پریس ٹرسٹ ہاؤس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی

طابع: الیٹ پبلشرز لمیٹڈ، کراچی

تصاویر: جمشید خاں، انٹرنیشنل ایڈورٹائزنگ کمپنی، کلفٹن، کراچی

اشاعت اوّل: ستمبر ۱۹۸۵ء

تعداد: پانچ ہزار

قیمت: ۱۲۵/- روپے۔

اسلام کے شہید اول

حضرت سمیہؓ

کے نام



تعارف

جناب جنرل محمد ضیاء الحق

کرنل کمانڈنٹ پاکستان آرمرڈ کور و چیف آف دی آرمی اسٹاف

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم سب یہ جانتے ہیں کہ جو ہم میں سے شہید ہوتے ہیں وہ جنت میں جاتے ہیں اور جو معرکۂ جنگ سے زندہ لوٹ آتے ہیں وہ ایک نہ ایک دن ضرور باطل پہ فتح پاتے ہیں۔

دین کی عزت و سربلندی، وطن کے ناموس و وقار اور سرحدوں کے تحفظ و سلامتی کے لئے مسلح افواج جو کارہائے نمایاں انجام دیتی ہیں، وہ اظہر من الشمس ہیں۔ ان ہی کے دم سے کروڑوں دلوں کی دھڑکنیں قائم ہیں۔ ان ہی کے طفیل اہلِ وطن کی رگوں میں خون کی لہریں رواں ہیں۔ ان ہی کی بدولت ہر فرد بشر کی آنکھوں میں مسرت و شادمانی کی جھلک نمایاں ہے۔ حقیقت میں ان کا وجود سرچشمۂ حیات ہے۔

ہمارے اولوالعزم سپاہی ملک کی عظمت اور قوم کے افتخار کی خاطر اپنا سب کچھ نثار کر دیتے ہیں۔ اپنی پاک سرزمین کو دشمنوں کی زد سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ جان و تن کی بازی لگا دیتے ہیں۔ وطن کی راہ میں یہ خود شہید ہو جاتے ہیں لیکن اہلِ وطن پر آنچ تک نہیں آنے دیتے۔ اِن کا یہ کارنامہ ـــــ کارنامۂ عظیم ہے۔ ان کا یہ ایثار ـــــ ایثارِ بے بہا ہے۔ ان کی یہ خدمت ـــــ خدمتِ بے مثال ہے۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ وطن کی راہ میں شہید ہونے والے ان جیالے سپاہیوں کی زندگی اور کارنامے کو احاطۂ تحریر میں لایا جاتا۔ مقامِ مسرت ہے کہ جناب لفٹیننٹ کرنل ذوالفقار احمد خاں نے اس قومی کام کی اہمیت کو محسوس کیا اور چار سو کے لگ بھگ آرمرڈ کور کے ان جوانوں کا جامع تذکرہ مکمل کر لیا جو ۱۹۴۸ء، ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی

جنگ میں جامِ شہادت نوش کر گئے۔ آسان اور عام فہم انداز میں لکھی ہوئی یہ کتاب نہ صرف مصنف کی محنتِ شاقہ کی عکاسی کرتی ہے بلکہ ان کے جذبِ دروں کی مظہر بھی ہے۔ جناب ذوالفقار احمد خاں ہم سب کے دلی شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے "حیاتِ جاوداں" لکھ کر ایک ایسا مینارۂ نور فراہم کر دیا جو اہلِ وطن کے دلوں میں عزم و ہمت اور جذبہ و شوق کی لو کو تا ابد فروزاں رکھے گا۔ ہمارے شہیدوں اور غازیوں کا یہ تذکرۂ جمیل نہ صرف فوجی حلقے میں قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا جائے گا بلکہ عوام میں بھی اسے قبولِ عام کا درجہ حاصل ہوگا۔

راولپنڈی
۱۷ اگست ۱۹۸۶ء

ضیاء الحق

صلۂ شہید کیا ہے .....؟

اس دنیائے رنگ و بُو میں انسان نے ہمیشہ اپنی جان کو متاعِ عزیز سمجھا۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ یہ کھو کر پھر نہیں ملتی۔ اور یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ ہر ذی رُوح کو ایک نہ ایک دن اس جہانِ فانی سے کوچ کرنا ہے۔ موت بسترِ علالت پر بھی واقع ہو سکتی ہے اور بلائے ناگہانی سے بھی۔ کروڑہا سال سے موت، حیات کو ختم کرتی رہی ہے اور حیات، موت پر قابو پاتی رہی ہے۔ موت کے خلاف، حیات کی اس کشمکش سے دُنیا کی ہما ہمی قائم ہے۔ لیکن دینِ فطرت میں ایک مقام وہ بھی ہے جہاں موت، حیات بن جاتی ہے اور حیاتِ جاوداں کا درجہ پاتی ہے۔ یہ مقام، مقامِ شہادت ہے اور یہ ہر انسان کے مقدر میں نہیں ہے۔ دنیائے اسلام کے اوّلین ترین پروانوں نے شہادت کے لئے دن رات دعائیں مانگیں، نوافل پڑھے، جنگ اور امن میں مشکل ترین مراحل کے لئے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کیں، لیکن یہ مقام اسی کو نصیب ہوا جسے اللہ نے چاہا۔ احکاماتِ الٰہی کی سربلندی کے لئے مومنین رسی اور پٹی کے کٹھن مراحل سے گزر کر میدانِ کربلا کے کٹھن ترین مقام پر پہنچے۔ مقصد ہمیشہ ایک ہی تھا، شہادت ؎

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

شمعِ رسالت کے پروانوں نے اسی جذبے سے سرشار ہو کر آدھی سے زیادہ دنیا پر اسلام کا پرچم لہرایا اور پھر اسی جذبے کے فقدان سے تاریخ کے بدترین زوال کا شکار ہوئے۔ بیسویں صدی کا آخری نصف دیکھ رہا ہے کہ وہی جذبہ ایک بار پھر بیدار ہو رہا ہے اور وہ وقت دُور نہیں جب ہم اپنے اسلاف کے کارناموں کو دوبارہ اپنے خون سے تحریر کریں گے ؎

یہی لہو مرے اسلاف کی نشانی ہے
اِسی لہو پہ تو کندہ مری کہانی ہے

اسی جذبے کو حیاتِ نو بخشنے کے لئے لاکھوں جانوں کی قربانیوں کے بعد ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آیا تھا۔ دنیائے اسلام کے عمائدین نے پاکستان کو اسلام کا قلعہ قرار دیا۔ اُدھر اسلام دشمن عناصر نے اس قلعے پر پے در پے وار کئے۔ میدانِ جنگ میں، میدانِ سیاست میں اور معاشی محاذ پر۔ لیکن ہم نے جان و مال کے نذرانے پیش کئے اور ثابت قدم رہے۔ کچھ ٹھوکریں بھی کھائیں، اپنے ہی دست و بازو پر بھی وار کئے، لیکن آخر چشمِ بینا نے ہماری رہنمائی کی۔

میدانِ جنگ میں پاکستان کو اپنی تیس سالہ آزادی کے مختصر عرصے میں اپنے سے کئی گنا زیادہ دشمن کے خلاف کم از کم تین بار صف آرا ہونا پڑا۔ ان جنگوں میں، سرحدوں پر یا اندرونِ ملک، کسی بھی محاذ پر جذبۂ جہاد اور شوقِ شہادت کا فقدان نہ تھا۔ ہزاروں جانوں کے نذرانے پیش کئے گئے۔ بڑے بڑے مصنفین اور شعراء نے ان شہیدوں کو نذرانے پیش کئے اور آئندہ بھی پیش کرتے رہیں گے۔ قوم اور ملک نے بھی ان شہیدوں کو اعزازات سے نوازا اور ان کے لواحقین کو حسبِ مقدور اخلاقی اور مالی امداد مہیا کی اور کر رہے ہیں۔ جہاں تک شہید کا تعلق ہے، اس کے لئے تو اتنا ہی کافی ہے کہ ؏

صلۂ شہید کیا ہے، تب و تابِ جاودانہ

لیکن جہاں تک پس ماندگان کا تعلق ہے، انھیں اپنی حیاتِ قید و بند کے مراحل ابھی طے

کرتے ہیں۔ بیواؤں کو نئی نسل کی آبیاری کرنی ہے، ماں باپ کو باقی اولاد کو اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے تیار کرنا ہے اور یہ سب لوگ قوم کی امانت ہیں۔ قوم کے ایک فرد کی حیثیت سے میں نے سوچا کہ قوم کو اپنے شہداء اور ہمارے حوالے کی جانے والی امانتوں سے یقیناً گہری دلچسپی ہوگی۔ اسی جذبے کے تحت میں اس کتاب میں پاکستان کی بری فوج کے مضبوط ترین حصے یعنی آرمرڈ کور کے شہداء اور ان کے لواحقین کو آپ سے متعارف کرا رہا ہوں۔ اس میں آپ کو شہداء کے کارناموں کی صرف چند ہلکی سی جھلکیاں ہی ملیں گی۔ میں نے حاشیہ آرائی سے گریز کیا ہے اور جہاں بھی پورے حقائق مہیا نہیں ہو سکے، میں نے کچھ نہ لکھنے کو زیادہ بہتر سمجھا۔ کتاب کے آخر میں شہداء کے ورثا کے پتے دیئے ہیں تاکہ اگر اہلِ دل چاہیں تو ان سے براہ راست خط و کتابت کر سکیں۔ اگر زندگی ہوئی اور وقت نے ساتھ دیا تو شہداء کے کارناموں پر تحقیق جاری رکھوں گا اور شاید کچھ عرصے بعد اس کتاب کو بہتر شکل میں قوم کی نذر کر سکوں گا۔ دعا کیجئے۔

اس کتاب کے حصۂ دوم میں ان لوگوں کا بھی ذکر ہے جنھیں رتبۂ شہادت تو نصیب نہ ہو سکا لیکن جنھوں نے اپنی جان پر کھیل کر قوم اور ملک کی ناموس کی حفاظت کی اور وطنِ عزیز کی طرف سے جنگی اعزازات پائے۔ شاید یہ اتنے خوش نصیب نہیں جتنے شہداء، لیکن اسلام میں غازیوں کا بھی اپنا مقام ہے، اور اس مقام پر پہنچنے والوں کو ہم سلامِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

کراچی

۱۷ جون ۱۹۷۷ء

ذوالفقار

اظہارِ تشکر

اس کتاب کے لکھنے کا خیال مجھے اس وقت آیا جب ایک شہید کی بیوہ نے ایک قومی رفاہی ادارے کی بے حسی کے خلاف رو رو کر میرے سامنے شکایت کی۔ میں نے اس کا ذکر اس وقت لیفٹیننٹ جنرل، اب جنرل ایم ضیاء الحق صاحب، کرنل کمانڈنٹ آرمرڈ کور اور چیف آف اسٹاف، پاکستان آرمی سے کیا۔ جنرل صاحب نے کمال شفقت سے میرے اس خیال کی تائید فرمائی اور اس کتاب پر کام کرنے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ دوران تحقیق ہر قدم پر موصوف کی رہنمائی مجھے حاصل رہی جس کے لئے میں ان کا جتنا بھی ممنون احسان ہوں، کم ہے۔

تحقیق و تحریر کے دوران میجر عبدالمجید بھٹی، آرمرڈ کور ریکارڈ، نے مجھے ہر طرح کی سہولت مہیا کی جس کے لئے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ شہداء کے ورثا نے مجھ پر بڑے احسانات کئے۔ انھوں نے شہداء کی تصاویر اور ان کی ابتدائی زندگی کے حالات بلا تاخیر مجھے عنایت فرمائے۔

میں انٹرنیشنل ایڈورٹائزنگ کمپنی کے آرٹسٹ جناب جمشید خاں کا بطور خاص ممنون ہوں کہ انھوں نے شبانہ روز محنت سے تصویروں کا کام اس طرح کیا کہ میرا یہ خواب صرف چند ماہ میں حقیقت بن گیا۔

میں اپنی رجمنٹ کے تمام افراد کا ممنون ہوں جنھوں نے ہر طرح سے مجھے ایک پرسکون ماحول مہیا کیا جس کے دوران مجھے دلجمعی سے یہ کام مکمل کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ ان میں رسالدار غفور اللہ صاحب (امتیازی سند) خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں کہ انھوں نے ہمہ وقت اس کتاب کی تکمیل میں میری مدد فرمائی۔

مجھے نیشنل بک فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جس نے اس کتاب کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔ میں اس ادارے کے رکن جناب محمود الرحمٰن کا خصوصی طور پر احسان مند ہوں کہ انھوں نے نہایت توجہ اور محنت سے میرے مسودے کو پڑھا، ضروری مشورے دیئے اور کتابت شدہ اوراق کی تصحیح فرمائی۔

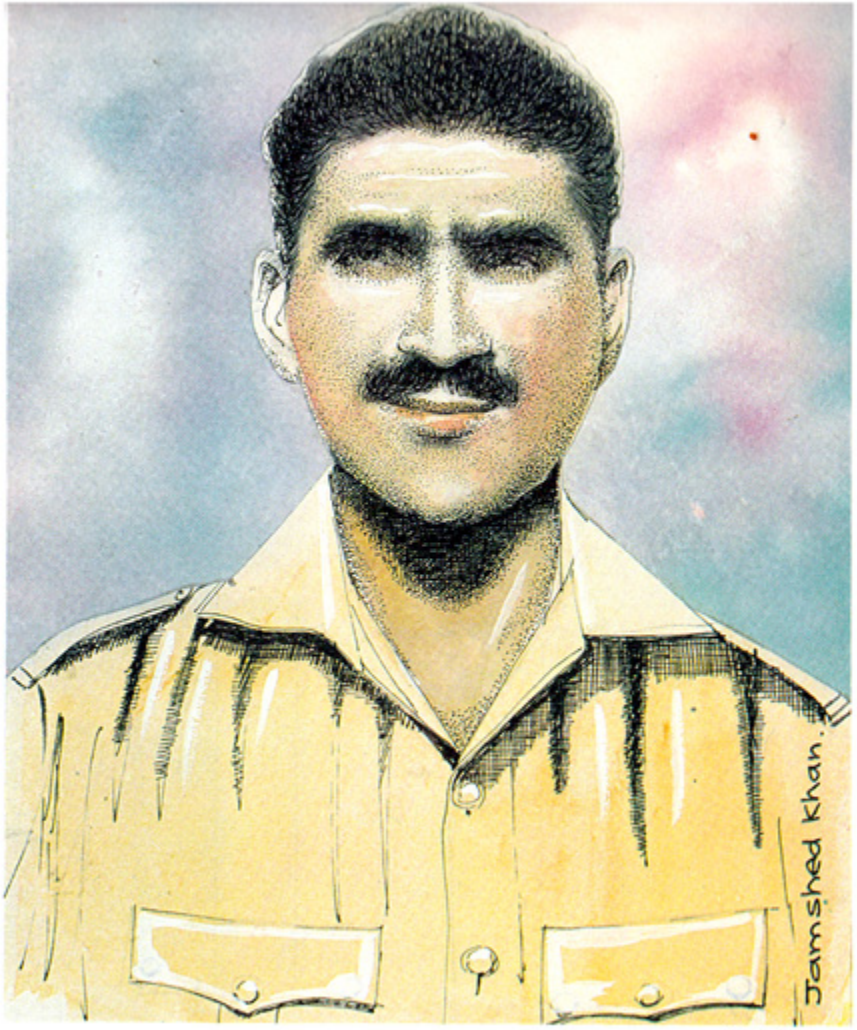
آخر میں میں ملک کے ترقی پسند ادارے ایلیٹ پبلشرز لمیٹڈ کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ ادارے کے منتظمین نے مجھے نہایت مفید مشوروں سے نوازا۔ خصوصاً میں اپنے کرم فرما سید زاہد شمس الحسن صاحب کی پرخلوص عنایات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ موصوف نے میری اعانت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

ذوالفقار

حصۂ اول

شہداء

مرے خاک وخوں سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا
صلۂ شہید کیا ہے تب و تابِ جاودانہ



۱-۲۸۱۴۸ سوار محمد حسین، نشانِ حیدر

۱۳ لانسرز





۱۰۱۸۳۳۶ لانس نائک محمد اقبال تمغۂ جرأت: آپ کا ہنور، ضلع رہتک (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام غلام خالق تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد بھوپا ضلع لاہور میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول بھوپا میں پائی۔ آپ بہت ذہین تھے۔ فوجی ملازمت کے شوق میں آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نے اپنی محنت اور ذہانت سے اعلیٰ تربیت حاصل کی۔ آپ کی قابلیت اور کردار قابلِ تحسین تھا۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ شکرگڑھ کے محاذ پر ایک بکتر بند دستے کی قیادت کر رہے تھے۔ دشمن کے ایک بھرپور حملے کو مردانہ وار روکا اور آخر دم تک لڑتے رہے۔ شہادت سے کچھ دیر پہلے آپ نے میدانِ کارزار میں دشمن پر برتری حاصل کی اور ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ تھے۔ ایک بیوہ اور دو لڑکے آپ کے پس ماندگان میں ہیں۔ لڑکے زیرِ تعلیم ہیں۔ شہید کے دو بھائی ہیں۔ بڑے بھائی منظور احمد سابقہ فوجی حوالدار ہیں۔ چھوٹے بھائی محمد طارق غیر شادی شدہ ہیں۔ شہید کی بیوہ اور بچوں کو ۲۰۰/- روپے ماہوار پنشن اور وظائف ملتے ہیں۔



۱۰۱۹۱۸۱ دفعدار جامع علی: آپ ۱۵ فروری ۱۹۴۱ء کو ضلع پشاور کے قصبہ جلوزئی میں سمند خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل اسکول جلوزئی میں حاصل کی۔ خاندانی روایات کے مطابق آپ نے بھی فوجی ملازمت کو پسند کیا اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ اعلیٰ حسنِ اخلاق کے مالک تھے۔

آپ نے فوجی تربیت حاصل کرنے میں بڑی جانفشانی اور محنت سے کام کیا۔ آپ بہت جلد ایک پُروقار عہدیدار بن گئے۔ آپ ایک بہادر اور نڈر ٹینک کمانڈر تھے۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ظفروالی سیکٹر میں اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے ناموسِ وطن پر قربان ہو گئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ آپ کا ایک بیٹا ہے جس کی عمر چھ سال ہے۔ آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی فضلِ سبحان ۱۳ لانسر میں نائب رسالدار ہیں۔ آپ کی دونوں بہنیں شادی شدہ ہیں۔ بیوہ کو ۳۰۶/- روپے سہ ماہی پنشن اور بیٹے اشفاق علی کو ۹۹/- روپے سہ ماہی وظیفہ ملتا ہے۔



۱۰۱۵۹۲۶ دفعدار عاشق علی خاں : آپ بمقام ریونڑ، ضلع ریاست پٹیالہ (بھارت)، ۱۰ ستمبر ۱۹۴۰ء کو محترم جمال دین کے گھر پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد مخدوم پور، ضلع ملتان میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول مخدوم پور میں پائی۔ آبائی روایات کے مطابق آپ بھی فوجی ملازمت کے خواہاں تھے۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نے محنت اور کوشش سے اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ ایک ذمہ دار اور فرض شناس عہدیدار تھے۔ آپ میں خود اعتمادی اور یقین کی پختگی تھی۔ اعلیٰ قابلیت کی وجہ سے بہت جلد ترقی کی۔ آپ نے ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شکر گڑھ کے محاذ پر اپنے وطنِ عزیز کا دلیرانہ دفاع کرتے ہوئے شہادت پائی۔ آپ کو شہزاد پور کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ آپ کا ایک لڑکا طارق عزیز آپ کی نشانی ہے۔ اس کی عمر ۷ سال ہے۔ وہ شہزاد پور میں زیرِ تعلیم ہے۔ آپ کے تین بھائی ہیں۔ تینوں شادی شدہ ہیں۔ بیوہ کو ۱۳۵/- روپے ماہوار پنشن اور بیٹے کو ۴۶/- روپے ماہانہ وظیفہ ملتا ہے۔



۱۰۰۹۸۴۴ دفعدار ریاست علی : آپ بمقام جونڈل، ضلع کرنال (بھارت)، ۱۹۳۱ء میں جناب ہوشیار علی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جونڈل اسکول میں پائی۔ قیام پاکستان کے بعد بمقام ہپلان، ضلع میانوالی آباد ہوئے۔ آبائی روایات کے مطابق آپ نے بھی فوجی ملازمت کو پسند کیا اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ نہایت محنتی، جفاکش اور اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔

آپ نے بڑی جدوجہد سے اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی اور فنی کاموں میں مہارت پیدا کی۔ آپ نہایت ذمہ دار اور فرض شناس سپاہی تھے۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چھب جوڑیاں محاذ پر اپنے قومی فرائض انجام دیتے ہوئے عزیز وطن کی ناموس پر جان قربان کر دی۔ آپ کو آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ کی ایک بیوہ، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں پسماندگان میں ہیں۔ بیٹے کا نام محمد بشیر، عمر ۱۸ سال ہے۔ وہ زیرِ تعلیم ہے۔ آپ کی بیٹی مسرت شاہین سنِ بلوغت کو پہنچ چکی ہے اور نصرت پروین عمر ۱۲ سال تیسری جماعت میں زیرِ تعلیم ہے۔ شہید کے سبھی بھائی کاشت کار ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۲۹۲/- روپے ماہوار پنشن اور وظائف ملتے ہیں۔



۱۰۲۰۷۰۰ اے ایل ڈی خان بادشاہ : آپ ضلع مردان کے قصبہ کاٹ لنگ میں ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو جناب گل بادشاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ میٹرک مقامی ہائی اسکول سے پاس کیا۔ آپ ذہین اور محنتی تھے۔ اعلیٰ اخلاقی اطوار کے مالک تھے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

آپ نے اعلیٰ ذہانت اور شوق سے اعلیٰ تربیت حاصل کی۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ظفروال کی سرزمین پر آپ نے عزیز وطن کا دفاع کرتے ہوئے شہادت پائی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور تین بیٹیاں رہ گئی ہیں۔ آپ کے چار بھائی ہیں۔ تین شادی شدہ ہیں۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی نور بادشاہ کے ساتھ عقد ثانی کر لیا ہے۔ شہید کی والدہ ماجدہ کو ۱۷۱/- روپے ماہوار اور بچوں کو مجموعی طور پر ۱۳۲/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۱۰۲۲۰۷۱ اے ایل ڈی محمد شریف : آپ چک بی/۱۰۷ ضلع وہاڑی میں محترم غلام حسین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم چک بی/۱۵ میں حاصل کی۔ فوجی ملازمت کا شوق پیدا ہوا۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ بہت جفاکش تھے۔

آپ نے فوجی تربیت حاصل کرنے میں بہت محنت کی۔ دسمبر ۱۹۷۱ء میں آپ سیالکوٹ سیکٹر پر اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو دشمن نے بھرپور حملہ کیا۔ گھمسان کا رن پڑا۔ آپ کے ٹینک کو دشمن کے کئی ٹینک برباد کئے۔ آپ کا ٹینک بھی برباد ہو گیا۔ اپنے زخمی ساتھیوں کو نکالتے ہوئے خود ٹینک میں ہی جل کر رہ گئے۔ ایثار اور قربانی کا نمونہ پیش کرتے ہوئے شہادت پائی۔

آپ شادی شدہ تھے۔ اولاد نہیں تھی۔ آپ کے دو بھائی ہیں۔ دونوں فوجی ملازم ہیں۔ بیوہ کو ۴۴/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو بھی پنشن کا حصہ ملتا ہے۔



۱۰۲۱۷۸۸ سوار ہشیار علی: آپ ہندوستان کے ایک قصبے میں ۱۹۴۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام اعظم علی خاں تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد منومان گڑھ، ضلع ملتان میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم منومان اسکول میں پائی۔ آپ بڑے محنتی، جفاکش اور نیک دل انسان تھے۔ فوجی ملازمت سے بہت لگاؤ تھا۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

فوجی تربیت بہت محنت اور شوق سے حاصل کی۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آپ چھب جوڑیاں محاذ پر اپنے قومی فرائض انجام دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ دو بڑے بھائی شادی شدہ ہیں اور کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ چھوٹا بھائی ظہور غیر شادی شدہ ہے۔ شہید کے والدین فوت ہو چکے ہیں۔



۱۰۲۶۳۹۰ سوار عاقل خان: آپ ۲ مارچ ۱۹۴۵ء کو بڈھ بیر، ضلع پشاور میں جناب یاسین خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں پائی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ بلند اخلاق و کردار کے مالک تھے۔

فوجی تربیت بڑے ذوق و شوق سے حاصل کی۔ فنی کام میں خود اعتمادی حاصل کر لی۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ظفروال سیکٹر میں ایک گھمسان کے معرکے میں زخموں سے چور ہو کر شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے چار بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ صرف ایک بڑی بہن کی شادی ہوئی ہے۔ آپ کا بھائی محرم خاں پاک فوج میں ملازم ہے۔ والدہ کو ۴۳/- روپے ماہوار پنشن اور ۱۳/- روپے ماہوار ذلیفہ ملتا ہے۔



۱۰۳۸۸۰۰ سوار فضل رفیق: آپ تحصیل ہنگو کے ایک گاؤں توغ سرائے میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام اصل خے ہے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں حاصل کی۔ فوجی ملازمت کا بہت شوق تھا۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ فرخ شناس سپاہی تھے۔ ۵۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھب کے محاذ پر مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے گاؤں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں بیوہ اور ایک بچی ہے۔ بچی کی عمر ۴ سال ہے۔ وہ دوسری جماعت میں پڑھتی ہے۔ آپ کا ایک بھائی ہے جو شادی شدہ ہے۔ آپ کے والدین بقید حیات ہیں۔ شہید کی بیوہ کو ۵۰/۰ روپے اور بچی کو ۲۰/۰ روپے ماہوار پنشن اور وظیفہ ملتا ہے۔

۱۰۲۲۱۳۸ سوار جانس خان: آپ بمقام خوشکی، ضلع مردان، ۱۹۴۳ء میں جناب علی حیدر کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ آپ حسن اخلاق کا مجسمہ تھے۔ آپ کو فوجی ملازمت کا بہت شوق تھا۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر آرمرڈ کور میں قدم رکھا۔

آپ باہمت اور محنتی سپاہی تھے۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شکر گڑھ محاذ پر آپ نے عزیز وطن کا دفاع کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ آپ کا ایک لڑکا عالم زیب ہے جس کی عمر سات سال ہے۔ پہلی جماعت میں پڑھتا ہے۔ آپ کے ایک بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ بھائی زیر تعلیم ہے۔ بہنیں شادی شدہ ہیں۔ بھائی کو تعلیم کے لئے وظیفہ مل رہا ہے۔ بیوہ اور بچے کو ۸۰/۰ روپے ماہوار پنشن اور وظیفہ ملتا ہے۔

۱۰۲۱۸۹۲ اے ایل ڈی اوّل سعید خاں: آپ بمقام تمبر، تحصیل کرک، ضلع کوہاٹ، جولائی ۱۹۴۵ء میں آذان شاہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ اسکول تمبر میں پائی۔ آپ باسکٹ بال کے اچھے کھلاڑی تھے۔ آپ کو فوجی ملازمت کا از حد شوق تھا۔ آرمرڈ کور کو پسند کیا۔

آپ نے محنت اور شوق سے اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ ایک جانباز اور جاں نثار سپاہی تھے۔ آپ نے ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شکر گڑھ کی سرزمین پر اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شہادت پائی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں سپردِ خاک کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے آپ کے چھوٹے بھائی زین العابدین سے عقدِ ثانی کر لیا ہے۔ آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ آپ کا چھوٹا بھائی زیرِ تعلیم ہے۔ بقیہ تین بھائی برسرِ روزگار اور شادی شدہ ہیں۔ آپ کی والدہ بقیدِ حیات ہیں۔

۱۰۲۱۷۶۷ اے ایل ڈی عاقل بادشاہ: آپ یکم مارچ ۱۹۴۳ء کو بمقام بانڈہ فتح خاں، ضلع کوہاٹ جناب سوہدر بادشاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل اسکول لاچی میں پائی۔ روزگار کی تلاش میں فوجی ملازمت کو اوّلیت دی اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ جفاکش اور باہمت انسان تھے۔

آپ نے فوجی تربیت حاصل کرنے میں بہت محنت اور کوشش کی۔ آپ ایک معیاری سپاہی تھے۔ آپ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو قصور سیکٹر پر اپنے عزیز وطن کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے تین بھائی اور پانچ بہنیں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ آپ کی والدہ کو ۷۲/- روپے ماہوار اور والد کو ۷۳/- روپے سہ ماہی پنشن اور وظیفہ ملتا ہے۔

۱۰۲۸۴۳۵ اے ایل ڈی محمد اقبال: آپ بمقام رنبہ، ضلع کرنال (بھارت)، ۱۹۴۵ء میں حسین بخش کے گھر پیدا ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد نمک میانی، ضلع سرگودھا میں سکونت اختیار کی۔ بعد میں منتقل ہو کر ضلع میانوالی کے قصبہ پپلاں میں رہائش اختیار کی۔ شہید نے میٹرک ہائی اسکول پپلاں سے پاس کیا اور فوراً بعد فوجی ملازمت اختیار کر کے آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ بہت محنتی، جفاکش اور ذمہ دار انسان تھے۔

آپ نے فوجی تربیت میں بہت دلچسپی لی۔ اعلیٰ معیار قائم کیا۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شکر گڑھ کے محاذ پر دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کو گاؤں پپلاں میں دفن کیا گیا۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ تین بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ بڑے بھائی فوت ہو گئے ہیں۔ چاروں بہنیں شادی شدہ ہیں۔ آپ کے والد محترم بھی فوت ہو چکے ہیں۔ شہید کی والدہ محترمہ کو ۱۵۰/- روپے سہ ماہی پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۱۱۲۳ سوار عبدالعزیز ، آپ کلانور، ضلع رہتک (بھارت) میں ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کو محمد صدیق خاں کے گھر پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد چک نمبر ۴ آر/۴، بارون آباد، ضلع بہاول نگر میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول، بارون آباد میں پائی۔ آبائی پیشہ سپہ گری تھا جسے آپ نے اپنایا اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار کے حامل تھے۔

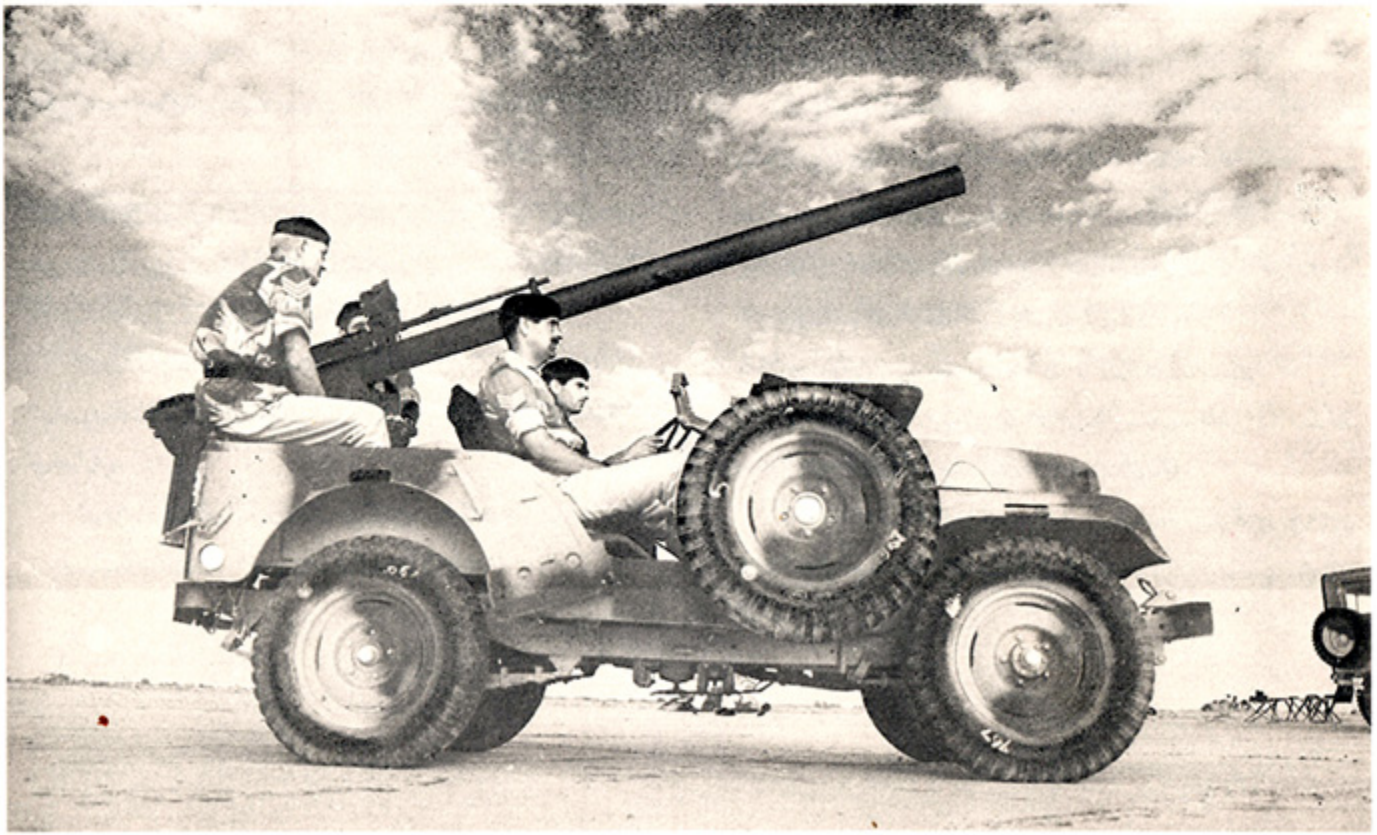
بڑے شوق سے فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ دلیر اور نڈر سپاہی تھے۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر دشمن کے خلاف ایک جوابی کارروائی میں شہادت پائی۔ آپ کو اپنے گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ آپ کے دو بھائی ہیں۔ دونوں شادی شدہ ہیں۔ بڑے بھائی محمد یار راؤ ظہور احمد سابقہ فوجی ہیں۔ شہید کی والدہ کو ۳۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۱۱۲۸ سوار محمد جمیل : آپ ملیانی، تحصیل بالمی، ضلع صمار (بھارت) میں جناب محمد یٰسین کے گھر پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد چک بیدی، تحصیل پاک پٹن، ضلع ساہیوال میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول چک بیدی میں حاصل کی۔ تعلیم کے بعد آپ نے فوجی ملازمت اختیار کی اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ ایک ہونہار سپاہی تھے۔ اعلیٰ تربیت حاصل کی ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چھمب جوڑیاں محاذ پر دشمن کے خلاف ایک خونریز معرکہ میں جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو اپنے گاؤں چک بیدی میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے عقدِ ثانی کر لیا ہے۔ آپ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ کو ۳۸/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔





۱۰۳۴۴۹ سوار اول بادشاہ: آپ بمقام شوبکی، ضلع کوہاٹ ۱۹۴۵ء میں جناب محترم سید بادشاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل اسکول، شنگردرہ میں حاصل کی۔ آپ گھریلو کام میں اپنے والد کا دل و جان سے ہاتھ بٹاتے تھے۔ شوقِ جہاد میں آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نے فوجی تربیت حاصل کرنے میں بڑی جدوجہد کی۔ آپ ایک وفادار اور فرمانبردار سپاہی تھے۔ بہادر دلیر اور بہادر تھے۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شنگرگڑھ کے محاذ پر جرأت و بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے میدانِ کارزار میں شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے تین بھائی ہیں۔ بڑا بھائی شادی شدہ ہے۔ چھوٹے دونوں بھائی زیرِ تعلیم ہیں۔ آپ کی والدہ مرحومہ کو ۱۶۱/- روپے ماہوار پنشن اور والد صاحب کو ۳۴۰/- روپے وظیفہ ملتا ہے۔

۱۰۳۲۷۱۵ سوار محمد دین: آپ ۱۲ نومبر ۱۹۵۱ء کو شیرگڑھ، ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام امیر الدین تھا۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں حاصل کی۔ میٹرک ہائی اسکول، سخاکوٹ سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ آپ ایک ذہین اور روشن دماغ انسان تھے۔ انسانی ہمدردی کا مجسمہ تھے۔ شوقِ جہاد کی خاطر فوجی زندگی کا انتخاب کیا اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ابتدائی تربیت اور فنی علوم انتہائی محنت سے حاصل کئے۔ آپ کی قابلیت سے افسرانِ بالا بہت متاثر تھے۔ آپ ملک و قوم کے ایک ہونہار فرزند تھے۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ظفروال سیکٹر میں دشمن کو بھاری نقصان پہنچانے کے بعد شہید ہو گئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے پانچ بھائی ہیں۔ دو بھائی شادی شدہ ہیں۔ آپ کے دو چھوٹے بھائی نواب دین اور صلاح الدین زیرِ تعلیم ہیں۔ آپ کا بڑا بھائی جمال دین فوج میں ملازم ہے۔ آپ کی چھ بہنیں ہیں۔ ایک شادی شدہ ہیں۔ چار بہنیں زیرِ تعلیم ہیں۔ آپ کے والدین کو ۱۶۸/- روپے سرمایہ پنشن اور ۷۳/- روپے سرمایہ وظیفہ ملتا ہے۔



گائیڈز کیولری فرنٹیئر فورس





میجر ضیاء الدین احمد عباسی، ستارۂ جرأت: آپ الٰہ آباد میں پیدا ہوئے۔ آزادیٔ وطن کے بعد آپ کے خاندان نے ہندوستان سے ہجرت کی اور کراچی میں آکر آباد ہوگیا۔ آپ نے ۲۵ اگست ۱۹۵۱ء کو گائیڈز کیولری میں کمیشن حاصل کیا۔ آپ ان افسروں میں سے تھے جو اپنی رجمنٹ سے باہر بھی اپنی زندہ دلی کے لئے نہایت مقبول تھے۔ آپ ایک عرصے تک رجمنٹ کے ایڈجوٹنٹ رہے، اسکاڈرن کمان کیا، جنرل اسٹاف پر رہے۔ اسٹاف کالج کوئٹہ کے گریجویٹ تھے اور پاکستان ایئر فورس کے اسٹاف کالج سے بھی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے بیرونِ ملک (فورٹ ناکس، امریکہ) میں بھی ہمیشہ دورانِ تعلیم پائی اور ۱۹۶۵ء کی جنگ سے پہلے اسکول آف آرمر، نوشہرہ میں استاد تھے۔ آپ نے ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ سے پہلے مارچ میں شادی کی تھی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ چونڈہ کے محاذ پر لیے نامی گاؤں کے قریب اپنے بی اسکاڈرن کی کمان کر رہے تھے۔ ۱۱ ستمبر کو آپ کو حکم ملا کہ آپ فلورہ کے مغرب میں لیے گاؤں پر حملہ کرکے اسے دشمن سے آزاد کرائیں۔ جونہی آپ نے پیش قدمی کی آپ پر لیسن گاؤں سے دشمن کا بھاری فائر آیا۔ آپ نے دیکھا کہ آپ کے ایک بازو پر دشمن کے ٹینک شکن اور سامنے ٹینک پوزیشن سنبھالے ہوئے ہیں۔ آپ نے ٹینک شکن توپوں کے عقب میں پہنچنے کی کوشش کی مگر اس میں آپ کا ایک ٹروپ دشمن کے فائر سے بُری طرح متاثر ہوا اور اس کا آگے بڑھنا ناممکن ہوگیا۔ آپ نے اس معرکے کو کامیاب بنانے کے لئے باقی اسکاڈرن کو ساتھ لیا اور اپنے آگے والے ٹروپ کی آڑ میں گھوم کر دشمن کے پیچھے پہنچنے کی کوشش کی۔ آپ اس وقت سب سے آگے والے ٹینک میں تھے۔ آپ کی کارروائی کامیاب رہی، دشمن کو اپنی جگہ چھوڑنا پڑی لیکن آپ کے ٹینک پر دشمن کے ایک ٹینک شکن توپ کا گولا آکر براہ راست لگا۔ آپ اور آپ کے ٹینک کے تمام ممبر موقع پر شہید ہوگئے۔ آپ کی جرأت اور بہادری سے اسکاڈرن کو کامیابی ہوئی۔ اس بہادری پر بطور نذرانہ آپ کو ستارۂ جرأت کا اعزاز ملا۔



۵۶۴ نائب رسالدار شمشاد خان ستارۂ جرأت: آپ ۷ جولائی ۱۹۲۹ء کو موضع ریگی، تحصیل و ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔ شہید کے والد کا نام بلند خان تھا جو شہید کی پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ شمشاد خان نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں پائی۔ مزید تعلیم اسلامیہ کالجیٹ اسکول پشاور میں حاصل کی۔ میٹرک کے آخری سال میں اسکول چھوڑ کر آرمرڈ کور میں بھرتی ہوگئے۔ آپ کے ایک بھائی واپڈا میں ملازم ہیں۔ شہید نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ، دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑیں۔ بڑے لڑکے نے ایف اے میں جی بار کر تعلیم چھوڑ دی اور ابھی تک بے روزگار ہے۔ چھوٹا لڑکا میٹرک میں تعلیم چھوڑ کر گائیڈز کیولری میں سوار کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۲۹۶/۰۰ روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں گائیڈز کیولری میں دیکھ بھال کرنے والے ٹروپ کے سیکنڈ ان کمان تھے۔ آپ نے جنگ کے دوران بہترین کارکردگی، حوصلے اور جرأت کے کئی مظاہرے کئے۔ ۸ ستمبر کو آپ کو رجمنٹ کے ایک بازو کی حفاظت کے لئے بڈھانہ، چونڈہ (سیالکوٹ) سڑک پر مامور کیا گیا۔ ابتدائی معرکے کے دوران ٹروپ کے کمانڈر زخمی ہوگئے تو نائب رسالدار شمشاد خان نے ٹروپ کی کمان سنبھال لی۔ دشمن سیالکوٹ، پسرور سڑک پر قبضہ کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہا تھا اور خونریز جنگ جاری تھی۔ شمشاد صاحب دشمن کے خلاف پہلو بدل بدل کر حملے کرتے اور اپنے ہتھیاروں کی پوزیشنوں پر جا کر ذاتی طور پر ہدایات دیتے۔ دشمن کے توپخانے کی گولہ باری اس قدر شدید تھی کہ حرکت کرنا مشکل تھا لیکن شمشاد صاحب نے اس کی کوئی پروا نہ کی اور اپنی جیپ میں پورے محاذ پر ذاتی طور پر ہدایات پہنچاتے رہے۔ آخر پچھلے پہر توپخانے کا ایک گولہ براہ راست آپ کی جیپ کے اندر گرا اور آپ مع اپنے عملے کے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ آپ کو ستارۂ جرأت سے نوازا گیا۔



۱۰۲۲۴۰۵ سوار محمد یونس : آپ ۳۱ مارچ ۱۹۴۳ء کو رہتاس، ضلع جہلم کے نزدیک ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم ڈسٹرکٹ بورڈ اسکول، رہتاس میں حاصل کی اور اس کے بعد فوج میں ملازم ہو گئے۔

۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب کہ آپ میجر ضیاء الدین عباسی شہید کے ساتھ ان کے ٹینک میں وائرلس آپریٹر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے، دشمن کی ٹینک شکن توپ کی زد میں آ کر شہید ہو گئے۔

شہید کے ایک ہی بھائی بہن ہیں۔ فوج کے وظیفے سے بھائی نے میٹرک تک اور بہن نے ایف اے تک تعلیم پائی۔ والد بزرگوار کو پنشن باقاعدگی سے مل رہی ہے۔



۱۰۱۹۵۵۴ سوار محمد امیر: آپ جتی، تحصیل و ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ تعلیم نامکمل چھوڑ کر فوج میں بھرتی ہو گئے۔

۱۱ ستمبر کو چونڈہ کے محاذ پر جامِ شہادت نوش فرمایا۔ شہید کی تین بہنیں ہیں اور ایک بھائی۔

شہید کی بیوہ اور ایک بچہ اپنے گھر میں مقیم ہیں۔ بچے کی عمر ۱۲ سال ہے اور وہ زیرِ تعلیم ہے۔ بیوہ اور بچے کو مجموعی طور پر ۱۳۵/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔





۹۲۷ رسالدار زماں اکبر: آپ ۱۹۳۵ء میں شیر کیرہ تحصیل پشاور میں پیدا ہوئے۔ اپنے علاقے کے اسکول سے مڈل پاس کر کے فوج میں ۱۹۵۱ء میں ملازم ہو گئے۔ آپ نے مختلف وقتوں میں گائیڈز کیولری ۴ کیولری اور ۶ لانسرز میں نوبتی خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے ۴ کیولری میں کھیم کرن محاذ پر مردانہ وار دشمن کا مقابلہ کیا۔ ۱۹۶۶ء میں ۴ کیولری سے واپس گائیڈز کیولری میں پوسٹ ہوئے۔ اس وقت آپ رسالدار تھے۔ اکہ سال آپ اضافی ڈیوٹی پر میمن سنگھ مشرقی پاکستان بھیجے گئے۔ ۲۵ مارچ کو آپ اپنے مجاہد اسٹاف کے چند آدمیوں کے ساتھ میمن سنگھ میں مکتی باہنی کے حملے کے پیش نظر مورچہ بند ہو گئے۔ مکتی باہنی کے تربیت یافتہ سیکڑوں آدمیوں نے ۲۵ مارچ سے ۱۰ اپریل تک متواتر شب خوں مارے اور آخر ۱۰ اپریل کو دشمن کی بھاری تعداد نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو دست بدست لڑائی میں شہید کر دیا اور ان کی نعشیں ضائع کر دیں۔

بیوہ کو مبلغ ۳۴۰/- روپے بطور پنشن مل رہے ہیں۔ آپ کے پسماندگان میں بچے بھی ہیں لیکن ان کی صحیح تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔

۱۰۱۲۸۵۰ لانس نائک محمد اسماعیل: آپ چک ۳۴ جنوبی، ضلع سرگودھا میں یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام چوہدری کرم الدین تھا جو اپنے بیٹے کی شہادت کے ایک سال بعد وفات پا گئے۔ محمد اسماعیل شہید نے مڈل تک تعلیم لالیاں ضلع جھنگ میں حاصل کی اور کچھ عرصے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔

محمد اسماعیل نے ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

آپ کے پسماندگان میں دو بھائی، ایک بہن اور ایک بیوہ ماں ہیں۔ شہید شادی شدہ تھے لیکن اولاد نہ تھی۔ شہید کی بیوہ کے لئے ۷۵/- روپے ماہوار کی پنشن مقرر ہوئی۔



۱۹۳۶ نائب رسالدار حبیب اللہ: آپ یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو موضع میرا، ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام امیر زماں ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ آٹھویں جماعت میں اسکول چھوڑ کر ہوائز ونگ جوائن کر لی۔

آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں اپنی یونٹ کے ساتھ چونڈہ کے محاذ پر دشمن کا بے جگری سے مقابلہ کیا اور غازی رہے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ کی یونٹ ٹرین پر میدانِ جنگ کی طرف روانہ ہوئی تو روہڑی کے قریب دشمن نے ہوائی حملہ کر دیا۔ حبیب اللہ نے مشین گن کے ساتھ جوابی کارروائی کی مگر دشمن کے جہاز دن کی زد میں آ کر شدید زخمی ہوئے۔ سی، ایم، ایچ حیدر آباد پہنچ کر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ۱۸ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جامِ شہادت نوش کیا۔

شہید کے ایک بھائی پولیس میں ملازم ہیں۔ دو بہنیں ہیں۔ شہید کی بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بڑی بیٹی کی شادی ہو چکی ہے۔ باقی بچے زیرِ تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۲۴۰/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔



۱۰۰۸۸۹۴ دفعدار خالق داد: آپ سید پور کے نزدیک ایک چھوٹے سے گاؤں شیر پور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سید پور، ضلع جہلم میں ہی حاصل کی اور پھر فوج میں ملازم ہو گئے۔

آپ نے ۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کے چھ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی ملک سے باہر رہتے ہیں، ایک فوج میں ملازم ہیں اور باقی گھر پر کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ شہید کی ایک بیوہ، دو لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ بڑی لڑکی کالج میں سال اوّل کی طالبہ ہے۔ چھوٹی لڑکی آٹھویں اور لڑکا پانچویں جماعت میں زیرِ تعلیم ہے۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۲۷۵/- روپے ماہوار پنشن اور وظیفہ ملتا ہے۔ بیوہ کے حوصلے بلند ہیں۔ بچوں کو تعلیم دلانے کا مصمم ارادہ کر رکھا ہے۔ اپنا آبائی گاؤں چھوڑ کر جہلم میں صرف بچوں کی تعلیم کی خاطر مقیم ہے۔

لیفٹیننٹ حسین شاہ، ستارۂ جرأت : آپ درس مند، ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کرنل میر عبداللہ شاہ آمرؒ کور کے پرانے اور مشہور افسروں میں سے تھے۔ حسین شاہ نے ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء کو گائیڈز کیولری میں کمیشن حاصل کیا۔ اسی رجمنٹ کو آپ کے والد بزرگوار نے ۱۹۵۴-۵۵ء میں دو سال تک کمان کیا۔ آپ کے دوسرے دو بھائی بھی اسی رجمنٹ میں کمیشن حاصل کر چکے ہیں۔

آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں میجر ضیاء الدین احمد عباسی شہید کے بی اسکاڈرن میں سیکنڈ ان کمان کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ عباسی شہید کی شہادت پر آپ نے اسکاڈرن کی کمان سنبھالی۔ اس وقت اسکاڈرن عباسی شہید کے پلان کے مطابق دشمن کی صفوں کے پیچھے پڑھنے کی کارروائی میں مصروف تھا۔ جب آپ اپنے مقصود یعنی نکاؤں پر قبضہ کرنے کے آخری مرحلے میں تھے، آپ کے ٹینک پر دشمن کے ایک ٹینک کا گولہ براہ راست آ گرا۔ آپ اور آپ کے ڈرائیور دونوں زخمی ہو گئے۔ باقی ممبر موقع پر شہید ہوئے۔ جب آپ کو ڈرائیور نے محفوظ مقام پر پہنچانے کے لئے ٹینک سے نکالنے کی کوشش کی تو آپ نے ڈرائیور کو حکم دیا کہ وہ فوراً محفوظ مقام پر چلا جائے اور وہ خود ٹینک سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ اسی اثنا میں دشمن کے ٹینک کا دوسرا گولہ لگا۔ آپ کے ٹینک نے آگ پکڑ لی اور آپ اس کے اندر ہی شہید ہو گئے۔ اپنے ساتھیوں کی حفاظت کو اولیت دینے، جرأت اور حوصلہ مندی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دینے اور اپنی جان کی پروا کئے بغیر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے صلے میں آپ نے ستارۂ جرأت کا جنگی اعزاز حاصل کیا۔

سیکنڈ لیفٹیننٹ محمد صابر بیگ، ستارۂ جرأت : آپ لاہر سلطان پور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے لارنس کالج گھوڑا گلی میں تعلیم حاصل کی اور ۱۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو گائیڈز کیولری میں کمیشن پایا۔ آپ کے خاندان کے بیشتر افراد پاکستان آرمرڈ کور میں ہیں۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ اسکاڈرن سیکنڈ ان کمان کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کے فرائض میں اسکاڈرن سے رجمنٹ تک مواصلاتی رابطہ قائم رکھنا تھا۔ ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن نے آپ کے اسکاڈرن پر سیکٹر۔ سدریکے (سیالکوٹ) کے قریب تقریباً ایک ٹینک رجمنٹ سے حملہ کر دیا اور ایک بازو کو کمزور پا کر اسکاڈرن کے عقب میں یلغار شروع کر دی۔ سیکنڈ لیفٹیننٹ صابر بیگ نے اندازہ لگایا کہ اگر دشمن نے اس مقام پر اور کامیابی حاصل کی اور اسکاڈرن کے بالکل عقب میں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تو اس محاذ پر اسکاڈرن کو سخت شکست کا سامنا کرنا پڑے گا اور باقی محاذ پر رجمنٹ کو بہت نقصان اٹھانا پڑے گا چنانچہ آپ نے مواصلاتی رابطے کی ذمہ داری اپنے اپر سٹرکے حوالے کی اور اسی علاقے میں اپنے اسکاڈرن کے ایک ٹینک ٹروپ کی کمان سنبھال لی۔ اس ٹینک ٹروپ کا ٹروپ لیڈر سخت زخمی ہو چکا تھا اور ٹروپ اپنے طور پر جانفشانی سے لڑ رہا تھا۔ آپ نے اس ٹروپ سے دائیں طرف گھوم کر دشمن کے آگے بڑھتے ہوئے ٹینکوں اور ٹینک شکن توپوں پر بھرپور حملہ کیا اور جلد ہی دشمن کے کئی ٹینک اور ٹینک شکن توپ تباہ کر دیئے۔ دشمن اس غیر متوقع حملے سے بوکھلا اٹھا اور توپخانے کی مدد مانگی، لیکن سیکنڈ لیفٹیننٹ صابر بیگ جانتے تھے کہ اس کے ٹروپ کی کارروائی کی کامیابی پر محاذ کی سلامتی منحصر ہے۔ چنانچہ آپ نے ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں اور توپ خانے کے اندھا دھند فائر میں اپنی کارروائی جاری رکھی اور دشمن کو منہ توڑ جواب دیا۔ آخر آپ نے دشمن کو پیچھے دھکیل دیا اور اسکاڈرن کی دفاعی لائن کو مضبوط بنانے میں مصروف تھے کہ شہادت کا وقت آن پہنچا۔ آپ نے لبیک کہا اور اپنے ٹینک کے اندر ہی شہادت پائی۔ آپ کی بے مثال قربانی نے اسکاڈرن اور رجمنٹ کو ایک قابلِ فخر کامیابی سے ہمکنار کیا۔ آپ کو ستارۂ جرأت کا اعزاز ملا۔

۱۰۱۳۲۹۰ لے ایل ڈی گستاسب خان : آپ تحصیل گوجر خاں کے ایک چھوٹے سے گاؤں چنڈ پہلو میں ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول لسنڈورہ تحصیل جہلم سے پاس کیا۔ اس کے بعد آپ فوج میں ملازم ہو گئے۔

آپ نے ۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر شہادت پائی۔

آپ کے ایک ہی بھائی ہیں جو فوج میں ملازم ہیں۔

شہید کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ کو ۱۰۳/- روپے بطور پنشن مل رہے ہیں۔

۱۰۲۲۶۱۸ لے ایل ڈی اختر حسین : آپ ۱۹۴۳ء میں بمقام ڈھیری، ضلع جہلم پیدا ہوئے۔ پانچ جماعتیں اپنے گاؤں ڈھیری اور مڈل چکری، ضلع جہلم سے پاس کیا۔ میٹرک راولپنڈی کے کسی اسکول سے پاس کیا اور ۱۹۶۲ء میں فوج میں بھرتی ہو گئے۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ مشرقی پاکستان میں فرائض منصبی سرانجام دے رہے تھے۔ کافی عرصے تک لاپتہ رہے۔ آخر ۱۰ جون ۱۹۷۲ء کو انہیں شہید تسلیم کر لیا گیا۔

شہید کے ایک ہی بھائی تھے۔ شہید کی ایک بیوہ اور دو لڑکے ہیں۔ دونوں لڑکے زیر تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو ۱۵۰/- روپے ماہانہ پنشن اور فیملی مل رہا ہے۔

۱۰۱۳۲۸۹ لے ایل ڈی محمد زماں : آپ مقبوضہ وآزاد جموں وکشمیر بارڈر پر واقع موضع سکوای میں ۱۹۳۹ء میں پیدا ہوئے ۔ آپ کے والد کا نام راجہ رحم داد خاں ہے اور موضع کھیاہ ڈاک خانہ سماہنی، تحصیل بھمبر آزاد کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔ محمد زماں نے میٹرک تک تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول پنجیڑی میں حاصل کی اور بعد ازاں فوج میں ملازم ہوگئے ۔

محمد زماں نے ۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر دشمن کے ہوائی حملے کے نتیجہ میں جام شہادت نوش کیا ۔

شہید کے دو بھائی اور تین بہنیں ہیں ۔ ان کے ضعیف والدین ابھی تک حیات ہیں ۔ شہید کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی ۔ شہید کی بیوہ کو ۱۰۰/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے ۔

۱۰۱۳۴۹۷ سوار محمد شفیع : آپ ۵ ستمبر ۱۹۲۷ء کو موضع کنوار، تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات میں پیدا ہوئے ۔ ان کے والد کا نام باغ علی ہے ۔ اپنے گاؤں میں تعلیم کا آغاز کیا اور اسے ادھوری چھوڑ کر فوج میں ملازم ہوگئے ۔

محمد شفیع نے ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا ۔

آپ کے صرف ایک ہی بھائی ہیں جو گاؤں میں کھیتی باڑی کرتے ہیں ۔ شہید شادی شدہ تھے ۔ بیوہ نے کم سنی کے عالم میں دوبارہ شادی کر لی ۔

شہید کے والد جن کی عمر ۸۰ سال ہے، آنکھوں سے نابینا ہیں ۔ گورنمنٹ کی طرف سے وہ ۵۰/- روپے ماہوار پنشن وصول کر رہے ہیں ۔

۱۰۱۲۷۲۱ سوار عبدالوہاب : آپ شہباز گڑھی، تحصیل وضلع مردان میں جناب مولانا زین العابدین، فاضل دیوبند کے ہاں یکم نومبر ۱۹۴۱ء کو پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم امتیاز کے ساتھ اپنے ہی گاؤں میں مکمل کی اور میٹرک فرسٹ ڈویژن میں گورنمنٹ ہائی اسکول گڑھی پورہ سے پاس کیا ۔ تعلیم مکمل کرنے کے فوراً بعد فوج میں بھرتی ہوگئے ۔

عبدالوہاب نے ۱۸ دسمبر ۱۹۷۱ء کو راجستھان کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا ۔

شہید کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں ۔ ایک بھائی محکمۂ تعلیم میں ملازم ہیں ۔ شہید شادی شدہ نہیں تھے ۔ شہید کے والد کو ۵۰/- روپے اور والدہ کو ۲۴/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے ۔

۱۰۲۲۹۹۸ سوار ریاست علی : آپ موضع موری، تحصیل پسرور، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم گھٹالیاں، تحصیل پسرور میں حاصل کی ۔ وہیں سے میٹرک پاس کیا اور فوج میں ملازمت اختیار کر لی ۔

ریاست علی نے ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر اپنے آبائی گاؤں سے چند میل دور شہادت پائی ۔

آپ کے تین بھائی ہیں جن میں سے ایک ای ایم ای میں ملازم ہیں ۔ شہید کی ایک ہی بہن ہیں جو ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں ۔ شہید خود بھی غیر شادی شدہ تھے ۔ شہید کی والدہ کو ۴۷/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے ۔

۱۰۱۵۵۱۲ سوار اویس خان : آپ دوپٹر تحصیل پنڈی گھیب ضلع کیمبل پور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پرائمری سکول گڑی ضلع کیمبل پور میں حاصل کی اور اس کے بعد فوج میں ملازم ہو گئے۔

آپ نے ۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر شہادت پائی آپ کے کوئی بھائی بہن یا اولاد نہ تھی۔ بیوہ کو ۹۰/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۱۵۴۳ سوار شیر محمد : آپ بڑا گرمی تحصیل کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کوہاٹ شہر کے ایک اسکول میں حاصل کی۔ آٹھویں جماعت میں تھے کہ اسکول چھوڑ کر فوج میں بھرتی ہو گئے۔

شیر محمد ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر شہید ہوئے۔

آپ کے پانچ بھائی ہیں جن میں سے ایک ملازم ہیں۔ شیر محمد خود کنوارے تھے۔ والد بزرگوار کو ۶۰/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

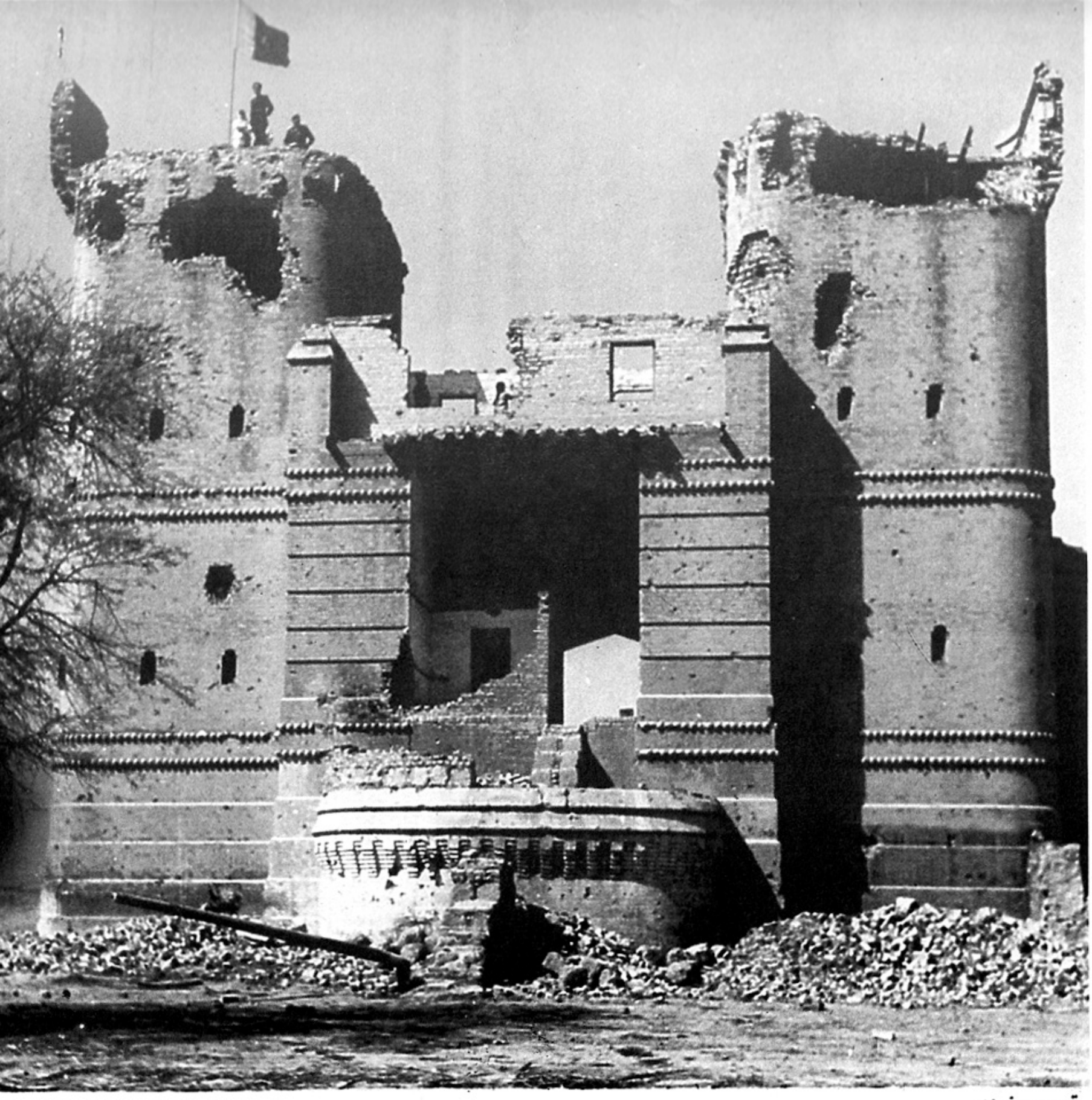
۱۰۱۵۲۷۲ سوار محمد بشیر : آپ مقبوضہ کشمیر کے ایک گاؤں بلا میں ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم کا نام جلال دین تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم پرائمری سکول نوناتھ میں حاصل کی اور ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے اپنے والدین کے ساتھ پاکستان آ گئے۔ موضع موروئی تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے۔ پرائمری لکھنوئے اور مڈل مرجال سے پاس کیا۔ اس کے بعد سیف الرسول ہائی سکول مرجال سے میٹرک پاس کیا اور فوج میں ملازمت اختیار کی۔

محمد بشیر نے چونڈہ کے محاذ پر موضع گلانوالہ کے نزدیک ۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جام شہادت نوش کیا۔ آپ شہادت کے وقت میجر ضیاء الدین عباسی شہید کی ٹینک میں فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

محمد بشیر شہید کے پانچ بہن بھائی ہیں۔ ایک بھائی ایڈووکیٹ ہیں۔ شہادت کے وقت شہید کی دو بیٹیاں تھیں۔ خاندانی رسم و رواج کے مطابق بیوہ کی شادی شہید کے چھوٹے بھائی کے ساتھ کر دی گئی۔ شہید کی بچیوں کو پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔

۱۱ کیولری





قیصرِ ہند، فیروزپور



۱۰۱۵۵۷۴ دفعدار محمد صدیق تمغۂ جرأت : آپ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو بڑھنگ، تحصیل بھمبر، ضلع میرپور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد خان تھا۔ گاؤں میں پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہوگئے۔

محمد صدیق نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چھمب جوڑیاں محاذ پر کمال دلیری اور جرأت کے ساتھ دشمن کے بکتر بند دستوں پر پے در پے کارگر حملے کئے۔ آخر ۵ دسمبر کو ایک معرکے میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ اس بہادری کے صلے میں قوم نے تمغۂ جرأت عطا کیا۔

شہید کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ سب شادی شدہ اور ملازمت پیشہ ہیں۔ محمد صدیق شہید کی شہادت کے وقت اُن کی بیوہ اور بچہ اپنے گھر پر تھے۔ مگر بچہ شہید کی شہادت کے کچھ عرصے بعد قضائے الٰہی سے فوت ہوگیا۔ اب بیوہ اکیلی اپنے ماں باپ کے پاس شہید کی یاد میں زندگی گزار رہی ہے۔ معقول پنشن مل رہی ہے اور اُسی پر گزر بسر ہے۔



۱۰۱۲۳۸۴ - اے ایل ڈی غلام مہدی خان، تمغۂ جرأت : آپ ۶ مارچ ۱۹۴۳ء کو کوٹھرہ، تحصیل تلہ گنگ، ضلع کیمبل پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام احمد خاں تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے چند میل دور ایک گاؤں چنجی میں حاصل کی اور پھر مڈل پاس کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کرلی۔

غلام مہدی خان نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چھمب جوڑیاں محاذ پر بہادری کے بے مثال کارنامے انجام دیئے اور یکم دسمبر ۱۹۶۵ء کو جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو سرزمینِ پاک پر قربان ہونے والے اوّلین ترین سپوتوں میں گِنا جاسکتا ہے۔ آپ کی شجاعت اور بے لوث قربانی کے اعتراف میں تمغۂ جرأت کا اعزاز دیا گیا۔

شہید کے تین بھائی ہیں جو کاشتکاری کرتے ہیں۔ آپ کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ کی بیوہ کی شادی آپ کے ایک بھائی کے ساتھ کردی گئی ہے۔

اِس وقت ان کی والدہ کو پنشن اور وظیفہ مِل رہا ہے۔



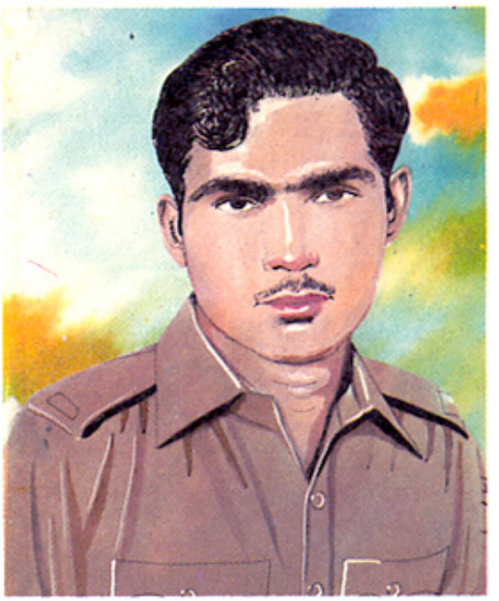


۹۵۶ رسالدار میاں محمد: آپ موضع سیتھی، علاقہ ونہار ضلع جہلم میں ۱۲ جنوری ۱۹۳۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام فتح خان ہے۔ آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل اسکول نور پور سے مڈل پاس کیا۔ کچھ عرصہ گھر پر کاشتکاری کرتے رہے۔ پھر آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ رسالدار میاں محمد نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چھمب جوڑیاں محاذ اور چونڈہ محاذ پر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور اپنی دلیری اور بہادری کے لئے مقبول ہوئے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ۷ دسمبر کو جامِ شہادت نوش کیا اور زندہ جاوید ہو گئے۔ رسالدار میاں محمد ۱ کیولری کے انتہائی قابل اور نڈر سواروں میں تھے اور پوری ملازمت میں اپنا کام انتہائی محنت اور زندہ دلی سے کرتے رہے۔ جوانوں میں خاص طور پر ہر دلعزیز تھے۔ آپ کی تین بہنیں ہیں اور والد ضعیف العمر ہیں۔ پسماندگان میں بیوہ، دو لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں۔ بڑا لڑکا محمد افسر اپنے شہید والد کی رجمنٹ میں ہے۔ محمد صفدر نے میٹرک کر لیا ہے اور ابھی تک بیروزگار ہے۔ بیٹیاں زیرِ تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۴۲۸/- روپے بطور پنشن مل رہے۔ ۱ کیولری کی طرف سے بھی ۱۰/- روپے کا وظیفہ مل رہا ہے۔ اس کے علاوہ محمد صفدر کو ۸۰/- روپے ماہانہ وظیفہ ملتا ہے۔ آرمرڈ کور ریکارڈ کے رفاہی فنڈ سے بیوہ کو ہر سہ ماہی ۲۲۰/- روپے ملتے ہیں۔

۱۵۶۱ نائب رسالدار محمد اسلم: آپ تحصیل کھاریاں کے ایک چھوٹے سے گاؤں مہے کلاں میں مارچ ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام غلام محمد تھا۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے اسکول میں حاصل کی۔ اُس کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول جہلم میں ایک سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے۔ بعد ازاں تعلیم نامکمل چھوڑ کر آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

محمد اسلم شہید نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ پر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تھے۔ آپ کے دل میں شہادت کی تڑپ تھی۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ چھمب جوڑیاں محاذ پر دشمن سے برسرِ پیکار تھے۔ ۴ دسمبر کو آپ کے ٹینک کو دشمن کے ٹینک شکن توپ کا گولہ لگا۔ آپ شدید زخمی ہوئے، لیکن طبّی امداد پہنچنے سے قبل جامِ شہادت نوش کیا۔

محمد اسلم شہید کے تین بھائیوں میں ایک فوجی پنشنر تھے جو اب وفات پا چکے ہیں۔ دوسرے بھائی اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ شہید کی بیوہ، دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ بچے زیرِ تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۲۲۷/- روپے ماہانہ پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔ اِس کے علاوہ شہید کی والدہ کو ۶۰/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۲۱۴۴۶ اے ایل ڈی محمد صغیر: آپ میاں چنوں کی بستی ۶ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام بھورے خان ہے۔ آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز گورنمنٹ اسکول میاں چنوں سے کیا اور اسے نامکمل چھوڑ کر فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ۱۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھب جوڑیاں محاذ پر شہادت پائی۔ شہید کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی کے علاوہ باقی زیرِ تعلیم ہیں۔ شہید کی والدہ کو ۲۴۰/- روپے سرماہی اور والد کو ۴۳/- روپے سرماہی پنشن اور وظیفہ ملتا ہے۔



۱۰۰۷۴۰۰ دفعدار سلطان خان: آپ دسمبر ۱۹۳۰ء میں بشذوٹ تحصیل ساگری میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام طورا خان تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم بشذوٹ میں حاصل کی اور اُس کے بعد ساگری میں مزید تعلیم حاصل کی۔ پھر اسے نامکمل چھوڑ کر آپ نے فوج میں شمولیت اختیار کی۔

سلطان خان نے چونڈہ کے محاذ پر ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جامِ شہادت نوش کیا۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ، ایک لڑکی اور ایک لڑکا شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بھائی اور تین بہنیں بھی ہیں۔ شہید کے بچے زیرِ تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو ۲۲۸/- روپے ماہانہ پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔



۷۴۳ نائب رسالدار عطا محمد: آپ ۱۹۲۵ء میں کیمبل پور کے ایک گاؤں کامل پور سیداں میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مہر محمد تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ ۲۰ جون ۱۹۴۴ء کو فوج میں داخل ہوئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں عطا محمد چھب جوڑیاں کے محاذ پر ایک ٹروپ کمانڈ کر رہے تھے۔ جب اُن کے ٹینک پر ایک ٹینک شکن توپ کا گولہ لگا اُس وقت میجر رضا شہید بھی اُن کے ساتھ اُسی ٹینک میں تھے۔ میجر رضا ٹینک کے اندر ہی شہید ہو گئے۔ جب کہ عطا محمد کو زخمی حالت میں سی ایم ایچ کھاریاں پہنچایا گیا۔ ہسپتال میں ان کے بچے بھی اطلاع ملنے پر پہنچ گئے اور اس طرح آخری ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ عطا محمد جاں بر نہ ہو سکے اور ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جامِ شہادت نوش کیا۔ عطا محمد شہید رجمنٹ میں حیدری کے نام سے مشہور تھے۔ آپ ایک فرض شناس اور نڈر سردار ہونے کے علاوہ باکی کے بہت اچھے کھلاڑی بھی تھے۔ شہید کی بیوہ، دو لڑکے اور دو لڑکیاں اپنے آبائی گاؤں میں مقیم ہیں۔ بڑا لڑکا حبیب بینک، کیمبل پور میں ملازم ہے اور چھوٹا زیرِ تعلیم ہے۔ بڑی لڑکی کی شادی ہو چکی ہے اور چھوٹی زیرِ تعلیم ہے۔ بیوہ کو ۲۶۳/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔ جس کی ادائیگی سرماہی بنیاد پر ہو رہی ہے۔ زیرِ تعلیم بچوں کے وظائف مقرر ہیں۔



۱۵۶۰ نائب رسالدار محمد علی: آپ ۱۹۳۱ء میں موضع بونالہ، تحصیل خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد حیات ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ بعد میں مٹھہ ٹوانہ سے میٹرک پاس کیا۔ دو سال کے بعد فوج میں شمولیت اختیار کی۔

آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ چھب جوڑیاں محاذ پر ایک ٹینک ٹروپ کمانڈ کر رہے تھے۔ ۴ ستمبر ۱۹۷۱ء کو آپ کے ٹینک کو دشمن کے ایک ٹینک شکن توپ کا گولہ لگا اور آپ نے جامِ شہادت نوش کیا۔

محمد علی شہید کے چار بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی فوج میں ہے۔ ایک نے ایف اے تک تعلیم حاصل کی ہے مگر ابھی تک بے روزگار ہے۔

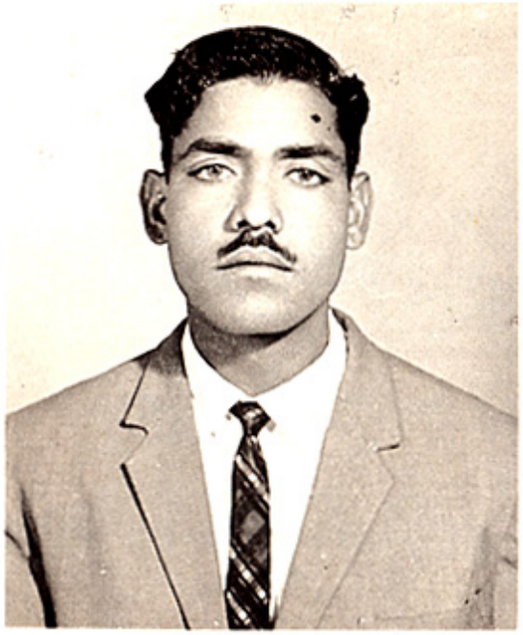
شہید کی ایک بیوہ، تین لڑکیاں اور لڑکا پسماندگان میں ہیں۔ تمام بچے زیرِ تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو ۳۶۴/- روپے ماہانہ پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔



۱۰۰۸۷۱۱ دفعدار محمد خان : آپ ۱۹۴۵ء میں موضع کاہ نور، تحصیل و ضلع روہتک میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد آزادی کے بعد ہجرت کر کے موضع بوٹر (کوٹ رادھا کشن) ضلع قصور میں آکر آباد ہو گئے۔ شہید نے ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی اور پھر فوج میں شمولیت اختیار کی۔

محمد خان ۱۹۶۵ء کی جنگ میں فلورہ (سیالکوٹ) کے محاذ پر ایک گھمسان کے رن میں ۱۱ ستمبر کو شہید ہوئے۔

محمد خان شہید کی پانچ بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ شہید کی بیوہ اپنے دو لڑکوں اور ایک لڑکی کے ساتھ اپنے آبائی گاؤں میں رہ رہی ہے۔ بڑی لڑکی کی شادی ۱۹۷۶ء میں کر دی گئی ہے۔ بیوہ اور دو بچوں کو ۱۰۲/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۱۵۲۱۶ دفعدار محمد بشیر: آپ موضع گوجھ، نزد کوٹلہ، تحصیل کھاریاں میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام لعل خان ہے۔ ابتدائی تعلیم موضع گوجھ اور ککرالی میں حاصل کی۔ میٹرک کے بعد اسکول چھوڑ دیا۔ کچھ عرصے بعد آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

دفعدار بشیر نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چھمب، جوڑیاں اور چونڈہ کے محاذ پر اپنی بہادری اور شجاعت کے جوہر دکھائے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ۹ دسمبر کی رات کو دادِ شجاعت دیتے ہوئے چھمب کے قریب زخمی ہوئے اور کھاریاں ہسپتال پہنچ کر جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کے تین بھائی ہیں۔ محمد حسین اور احمد حسن فوج میں ہیں اور نذیر احمد فوج سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ شہید کی دو بہنیں بھی ہیں جو شادی شدہ ہیں۔

شہید کی ایک بیوہ، دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ تمام بچے زیرِ تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو ۲۵۰/- روپے ماہانہ پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔



۱۰۲۲۳۵۸ سوار علی شیر :۔ آپ موضع تلونڈی رانا تحصیل حصار میں پیدا ہوئے۔ آزادی کے بعد آپ کے والد نے اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کی اور پاکستان آکر رینالہ خورد میں آباد ہو گئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم رینالہ خورد ہی میں حاصل کی اور اس کے بعد فوج میں شامل ہو گئے۔

علی شیر ۸ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر اپنی بہادری اور جوانمردی کے جوہر دکھانے کے بعد جام شہادت نوش کر گئے۔ شہید کے پانچ بھائی ہیں۔ سب ملازمت پیشہ ہیں یا کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ایک بھائی عبدالرزاق اس وقت اپنے شہید بھائی کی رجمنٹ ۱۱ کیولری سے وابستہ ہیں۔

علی شیر شہید کی ایک بیوہ، ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ دونوں بچے اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو ۱۴۸/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۲۲۷۱۹ سوار غلام رسول :۔ آپ ۱۵ نومبر ۱۹۴۵ء کو عیسیٰ خیل شہر کے محلہ خانی خیل میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی اسکول عیسیٰ خیل سے میٹرک پاس کر کے آرمرڈ کور میں شامل ہو گئے۔

آپ نے یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کو چھمب جوڑیاں محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے پس ماندگان میں والدین کے علاوہ دو بھائی ہیں۔ بڑے بھائی پٹواری اور چھوٹے مدرس ہیں۔ والدہ کو معقول پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۱۵۷۶۸ سوار محمد نذیر :۔ آپ بمقام ہرن پور تحصیل پنڈ دادن خاں ضلع جہلم پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد فوج میں شمولیت اختیار کی۔

آپ نے ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

محمد نذیر شہید کے تین چھوٹے بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی پولیس میں ملازم ہیں اور باقی دو فوج میں ہیں۔ لانس دفعدار ملک شبیر حسین آرمرڈ کور میں اور ملک امیر حسین توپ خانہ میں ہیں۔

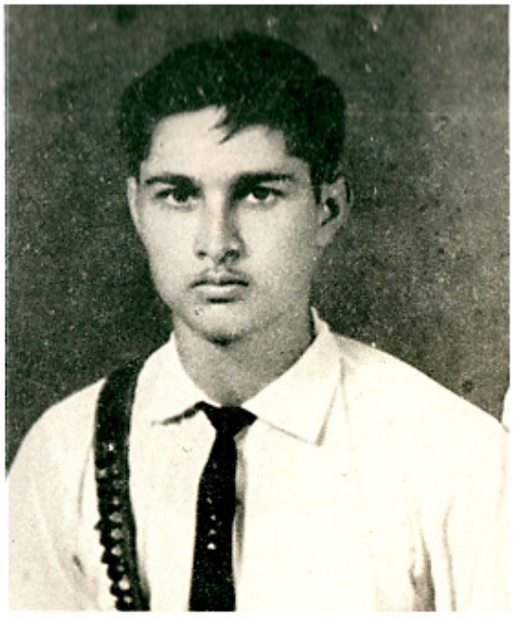
محمد نذیر شہید کنوارے تھے۔ والدہ ماجدہ کو ۶۱/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔ والد بھی زندہ ہیں اور اپنے آبائی گاؤں میں رہتے ہیں۔



۱۰۱۵۶۶۹ سوار محمد حنیف خان :۔ آپ ۱۹۳۸ء میں تحصیل پلندری کے نواح میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد یعقوب خان تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور اس کے بعد آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

محمد حنیف خان نے چونڈہ کے محاذ پر ایک سخت معرکے میں ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جام شہادت نوش کیا۔

محمد حنیف خان شہید کے والدین آپ کے بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔ آپ کے دو بھائیوں نے مل کر آپ کی پرورش کی۔ دونوں بھائی فوج میں ملازم تھے۔ اور اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔ شہید کی دو بیویاں تھیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری شادی کر لی ہے۔ دوسری بیوی کو باقاعدہ پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۳۰۷۱۳ سوار ذوالفقار علی :۔ آپ ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء کو ڈھوک لوہر تحصیل و ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مڈل تک تعلیم سرگ ڈھن تحصیل جہلم میں حاصل کی اور اُس کے بعد میٹرک سوابادہ تحصیل جہلم سے پاس کیا۔ کچھ عرصے بعد آپ فوج میں بھرتی ہو گئے

ذوالفقار علی ۱۹۷۱ء کی جنگ میں چھب جوڑیاں محاذ پر شدید زخمی ہوئے اور سی ایم ایچ کھاریاں میں آکر دم توڑ دیا۔ اس طرح آپ نے ۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شہادت پائی۔

ذوالفقار علی شہید کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ تمام بھائی زیرِ تعلیم ہیں۔ شہید کے یہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے دوسری شادی کر لی۔ پنشن شہید کی والدہ کو مل رہی ہے۔

۷۵۵ نائب رسالدار عبدالعزیز :۔ آپ ۱۹۳۶ء میں موضع پنچور، تحصیل جہلم میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مصطفےٰ خان تھا۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد فوج میں شمولیت اختیار کی۔

آپ نے چھب جوڑیاں کے محاذ پر ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جامِ شہادت نوش کیا۔

عبدالعزیز شہید کے صرف ایک بھائی ہیں۔ آپ کی بیوہ اور دو بیٹے پسماندگان میں ہیں۔ بڑا لڑکا خالد پرویز فرسٹ ایئر میں زیرِ تعلیم ہے اور چھوٹا جاوید اختر جماعت ہفتم میں پڑھ رہا ہے۔ بیوہ اور بچّوں کو مجموعی طور پر ۷۰،۴ روپے پنشن اور وظیفہ ملتا ہے۔ چھوٹے لڑکے جاوید اختر کا ابھی تک وظیفہ مقرر نہیں ہوا ہے۔

۱۰۱۰۴۲۸ لانس دفعدار بشیر احمد : آپ موضع اڈرانہ، ڈومیلی تحصیل جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام راجہ دیوان علی خان ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ میٹرک گاؤں سے ۶ میل دور ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی اسکول بڑا گواہ سے پاس کیا اور فوراً بعد آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

بشیر احمد نے یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر شہادت پائی۔ آپ اس وقت کمانڈنگ آفیسر لیفٹیننٹ کرنل عبدالعزیز کی جیپ کے ڈرائیور تھے۔ اس موقع پر کرنل موصوف بھی زخمی ہوئے اور ایک ٹانگ سے معذور ہو گئے۔

شہید کی کوئی اولاد نہ تھی۔ کمسن بیوہ نے بے پناہ مصائب کے باوجود دوسری شادی نہ کی۔ سسرال کی بے توجہی کے باعث میکے چلی گئی اور آج تک وہیں ۵۰/- روپے ماہانہ پنشن پر عسرت کی زندگی بسر کر رہی ہے۔

شہید کی تین بہنیں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ شہید کے ایک بھائی ہیں جو پولیس میں ملازم ہیں۔ والد اور والدہ حیات ہیں اور متمول زمیندار ہیں۔

۱۰۰۲۲۳۵ دفعدار محمد نواز : آپ موضع بانڈی، تحصیل مری میں ۱۰ اپریل ۱۹۲۵ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم موضع بن میں حاصل کی اور مڈل پاس کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کے والد کا نام علی اکبر ہے۔

محمد نواز نے فلورہ، چونڈہ کے محاذ پر دشمن کے پانچ ٹینکوں کو یکے بعد دیگرے تباہ کرنے کے بعد ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کے جرأت مندانہ معرکے کی تفصیل لیفٹیننٹ کرنل (اب میجر جنرل) کے ایم عارف نے اخبار "مشرق" اور ہفت روزہ "ہلال" میں ۱۹۶۹ء میں تحریر کی۔

شہید اپنے والدین کی اکلوتی اولاد نرینہ تھے۔ آپ کی پانچ بہنیں ہیں۔ آپ کی بیوہ کی پنشن ۶۰/- روپے ماہانہ مقرر ہوئی تھی جو ان کی دوسری شادی پر قانوناً بند ہو گئی۔ اب ان کے اکلوتے بیٹے ذوالفقار علی خاں کو ۳۲/- روپے ماہانہ وظیفہ اور والدہ کو ۲۵ روپے پنشن مل رہی ہے۔ ذوالفقار علی خان جماعت ہفتم کا طالب علم ہے۔

۱۰۱۸۰۱۷ لانس دفعدار عبدالقادر : آپ چک ۵۵ شمالی ضلع سرگودھا میں ۱۶ فروری ۱۹۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام شیر محمد ہے۔ آپ نے گورنمنٹ مڈل اسکول چک ۵۵ شمالی سے مڈل تک تعلیم حاصل کی اور اُس کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چھمب، جوڑیاں اور چونڈہ کے محاذوں پر دادِ شجاعت دی۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ۵ دسمبر کو بعد دوپہر چھمب کے محاذ پر شہید ہوئے اور حیاتِ جاوداں پائی۔ آپ کے دو بھائی ہیں۔ ایک ملازمت کرتے ہیں دوسرے کاشتکار ہیں۔ آپ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ یہ زیرِ تعلیم ہیں۔ یہ بات باعثِ حیرت ہے کہ بیوہ اور بچوں کو ابھی تک پنشن ملنی شروع نہیں ہوئی۔ بیوہ کا نام صاحب زادی اور موجودہ پتہ وہی ہے جو اوپر تحریر ہے۔

۱۰۰۸۲۶۶ دفعدار غلام نبی : آپ موضع دھنکوٹ (دلی) میں ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دھنکوٹ میں حاصل کی۔ آزادی کے بعد والدین کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے اور سکندر آباد، تحصیل شجاع آباد، ملتان میں آباد ہو گئے۔ مزید تعلیم مقامی اسکول میں حاصل کی اور پھر بوائز میں بھرتی ہو کر چراٹ چلے گئے۔ بنیادی تربیت کے بعد آرکیولری میں پوسٹ ہوئے۔

غلام نبی ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر دشمن کے ٹینک کا گولہ لگنے سے شہید ہو گئے۔ شہید کے تین بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ غلام دستگیر نیوی سے چیف پیٹی افسر ریٹائر ہوئے۔ آجکل سعودی عرب میں ہیں۔ عثمان غنی پاکستان ائر فورس سے ریٹائر ہوئے اور کینیڈا چلے گئے۔ واپس وطن آ کر لاہور میں آباد ہو گئے۔ سب سے چھوٹے بھائی عبدالقیوم پاکستان ائر فورس سے فلائٹ سارجنٹ ریٹائر ہوئے۔ اب ملتان میں اپنا کاروبار کرتے ہیں۔

شہید کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑا لڑکا خالد پرویز میٹرک کرنے کے بعد بیروزگار ہے۔ منجھلا لڑکا جاوید پرویز فوج میں ملازم ہے۔ سب سے چھوٹا بابر پرویز زیرِ تعلیم ہے۔ بیٹیاں بھی زیرِ تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو ۲۷۰/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۲۴۴۵ لانس دفعدار اعجاز احمد :- آپ چک ۱۲۷، جنوبی سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے چک میں ہی حاصل کی۔ اُس کے کچھ عرصے بعد فوج میں ملازم ہو گئے۔

آپ نے ۴ دسمبر ۷۱ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر جامِ شہادت نوش کیا۔

آپ کے دو بھائی ہیں۔ ایک مُلازم پیشہ ہیں اور دوسرے کھیتی باڑی کرتے ہیں بیوہ کو ۱۰۰/- روپے ماہانہ پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔

۱۰۲۱۴۵۶ اے ایل ڈی عبدالشکور :- آپ ۱۵ جولائی ۱۹۵۳ء کو ماںکیالہ تحصیل راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام غلام رسول ہے آپ نے گورنمنٹ ہائی اسکول ماںکیالہ سے مڈل پاس کیا اور فوج میں ملازم ہو گئے۔

آپ نے ۷، دسمبر ۷۱ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر جامِ شہادت نوش کیا۔

والد بزرگوار کو ۲۰۰/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔

۱۰۱۴۹۲۴ اے ایل ڈی الطاف حسین شاہ :- آپ منڈہ خیل ضلع میانوالی میں ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی سید محمد قاسم شاہ تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم منڈہ خیل میں حاصل کی۔ میٹرک کمرشل تحصیل عیسیٰ خیل سے پاس کیا اور اُس کے ساتھ ہی آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ۶۵ء کی جنگ میں چھمب جوڑیاں اور چونڈہ کے محاذوں پر دادِ شجاعت دی۔ آخر ۱۱ ستمبر ۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کے پانچ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ آپ کے بھائیوں میں سید محمد انور شاہ اور سید اختر حسین شاہ بھی فوج میں تھے اور ۶۵ء کی جنگ میں شامل تھے۔ اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔

شہید کی بیوہ اپنی دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے ساتھ چک سیدا بالا تحصیل بھلوال میں مقیم ہیں بچے زیرِ تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو معقول پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۴۸۱۶ اے ایل ڈی عبدالجبار :- آپ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۶ء کو اوّل، تحصیل و ضلع روہتک میں پیدا ہوئے۔ آزادی کے بعد ۱۹۴۷ء میں اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ اور چک ۴۹ تحصیل خانیوال ضلع ملتان میں آباد ہو گئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے چک میں حاصل کی اور اینگلو مڈل کا امتحان کچا کھوہ سے پاس کرنے کے بعد ۱۲ ستمبر ۵۶ء کو آرمرڈ کور میں شامل ہو گئے۔

عبدالجبار نے یکم ستمبر ۶۵ء کو چھمب جوڑیاں محاذ پر جامِ شہادت نوش کیا۔ شہید کے چار بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ تمام شادی شدہ ہیں۔ ایک بھائی محمد جمیل پاک نیوی میں ہیں اور دوسرے محمد خلیل میڈیکل کور میں۔ باقی دو بھائی محمد یونس اور گل محمد کھتی باڑی کرتے ہیں۔

شہید کی ایک بیوہ اور ایک بچی ہے۔ دونوں کو مجموعی طور پر ۱۷۳/- روپے ماہانہ پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔ لڑکی سعیدہ پروین تیسری جماعت کی طالبہ ہے۔

۱۰۲۲۷۲۶ اے ایل ڈی محمد حفیظ :۔ آپ موضع و ٹو تحصیل خوشاب میں ۱۹۴۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد نائب رسالدار ملک احمد شیر خان اپنے بیٹے کی رجمنٹ یعنی ۱۱ کیولری سے ہی ریٹائر ہوئے۔ محمد حفیظ شہید نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری اسکول وٹو سے حاصل کی۔ پھر گورنمنٹ مڈل اسکول گروٹ تحصیل خوشاب سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ مڈل پاس کرنے کے فوراً بعد آپ فوج میں بھرتی ہو گئے اور اپنے والد بزرگوار کی رجمنٹ میں نوکری کرنا پسند فرمایا۔

محمد حفیظ نے ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب جوڑیاں محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔ اسی محاذ پر ۶۵ء کی جنگ میں بھی آپ زخمی ہوئے تھے، لیکن ہسپتال پہنچ کر صحت یاب ہو گئے۔

شہید کی شادی شہادت سے تقریباً ایک سال پہلے ہوئی تھی۔ کوئی اولاد نہ تھی

شہید کے تین بھائی ہیں۔ اور تینوں گورنمنٹ ہائی سکول جوہر آباد میں زیر تعلیم ہیں۔

شہید کی بیوہ کو ۸۰/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۲۲۸۵ سوار محمد سرفراز :۔ آپ نمب بڈریال میں ۱۵ اگست ۱۹۴۶ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پرائمری اسکول اوسیاہ میں حاصل کی۔ سن بلوغ کو پہنچکر فوج میں شمولیت اختیار کی۔

محمد سرفراز نے ۸ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر شہادت پائی۔

آپ کے دو بھائی ہیں، ایک سول میں ملازم ہے اور دوسرا زیر تعلیم ہے۔ شہید کی ایک بیوہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ بچے زیر تعلیم ہیں۔ والد ابھی تک حیات ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو ۱۷۵/- روپے ماہانہ وظیفہ اور پنشن مل رہی ہے۔ والد بزرگوار کے لئے ۲۵ روپے کی پنشن مقرر ہوئی ہے۔

۱۰۱۲۱۲۷ اے ایل ڈی محمد خضر خان :۔ آپ موضع کلری تحصیل بھمبر میں ۱۳ اپریل ۱۹۳۷ء کو پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد دین خان تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کلری میں حاصل کی۔ پھر مزید تحصیل علم کے بعد فوج میں شمولیت اختیار کی۔

آپ نے ۸ ستمبر ۶۵ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

آپ کی شہادت کے وقت آپ کے دو بھائی تھے۔ ان میں سے لانس نائیک شمعون (۳۲ بلوچ) نے مشرقی پاکستان میں ۷۱ء کی جنگ میں شہادت پائی۔ دوسرے بھائی لانس نائیک خوش بخت خان انجینئرز میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ شہید کے والد ابھی تک زندہ ہیں۔

محمد خضر خان شہید کی بیوہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ بچے زیر تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو ۱۷۷/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۱۸۹۶ سوار صادق حسین :۔ آپ موضع پنج گرائیں خورد میں ۱۰ مارچ ۱۹۴۴ء کو پیدا ہوئے۔ شہید کے والد عبدالکریم پاکستان آرمی سے ۱۹۴۸ء میں نائیک کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اور ابھی حیات ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور آرمرڈ کور میں شامل ہو گئے۔

صادق حسین ۵ دسمبر ۷۱ء کو چھمب جوڑیاں محاذ پر داد شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔

آپ کے ایک چھوٹا بھائی توپ خانہ میں ملازم ہیں۔

صادق حسین شہید کی بیوہ، ایک لڑکا اور ایک لڑکی شہید کے والد کے پاس خوش و خرم رہتے ہیں معقول پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔ ہر طرح سے مطمئن ہیں، والد بزرگوار بیٹے کی شہادت پر فخر کرتے ہیں اور رجمنٹ یعنی ۱۱ کیولری کے حسن سلوک کی تعریف۔ البتہ ان کی خواہش ہے کہ ان کے بیٹے کی تصویر رجمنٹ کے اندر نمایاں طور پر لگائی جائے۔

۱۰۲۲۴۳۸ سوار عبدالمالک :۔ آپ یکم فروری ۱۹۵۰ء کو فتح جنگ ضلع کیمبل پور میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام حاجی عبدالرحمان ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول فتح جنگ میں حاصل کی میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ فوج میں بھرتی ہو گئے۔

عبدالمالک نے ۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھب جوڑیاں محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

شہید کے دو بھائی ہیں۔ ایک بھائی نیوی میں تھے ۱۹۷۱ء میں جنگی قیدی بنالئے گئے۔ بعد میں خرابی صحت کے باعث پنشن پر گھر آگئے۔ اب دونوں بھائی مل کر کاروبار کرتے ہیں شہید کی دو بہنیں ہیں۔ دونوں زیر تعلیم ہیں۔ والدین حیات ہیں۔ والدہ کو ۴۹/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۱۶۵۱ سوار شیر خان :۔ آپ ونہار، تحصیل لاگنگ میں ۱۴ جون ۱۹۴۶ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول بھکر ضلع میانوالی میں حاصل کی مڈل پاس کرنے کے بعد تقریباً دو سال تک کالونی ٹکسٹائل ملز میں ملازمت کی۔ اور پھر فوج میں شمولیت اختیار کر لی۔

شیر خان نے ۸ ستمبر کو چھب جوڑیاں محاذ پر بمعہ اپنے تین ساتھیوں کے جام شہادت نوش کیا۔

آپ کے دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ دونوں بھائی کالونی تھل ٹکسٹائل ملز بھکر میں ملازم ہیں۔ والد حیات ہیں۔

شہید کی بیوہ اپنے سسرال میں ہے۔ کوئی اولاد نہیں۔ بیوہ کو ۱۰۵/- روپے پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔

۱۰۲۱۷۴۴ سوار عارف کمال :۔ آپ موضع ڈھوک ٹالیاں تحصیل چکوال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ میٹرک مری پیل سے پاس کر کے آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

عارف کمال نے ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر جان جانِ آفریں کے سپرد کی اور ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید ہو گئے۔

آپ کے صرف ایک بھائی ہیں جن کا نام کاظم کمال ہے۔ وہ نیشنل سیمنٹ انڈسٹری ڈنڈوت میں ملازم ہیں۔

والدہ کو معقول پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۲۰۸۱ سوار محمد سلیم :۔ آپ ۶ جون ۱۹۴۹ء کو ڈھوک کالیاں ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد زر ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول ساگری میں حاصل کی اور بعد میں راولپنڈی سے میٹرک کا امتحان دیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپ آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

محمد سلیم نے ۸ ستمبر ۱۹۷۵ء کو چھب جوڑیاں محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

شہید کی صرف ایک بہن ہیں۔ ان کے خاوند محمد یوسف بھی ۱۹۷۱ء کی جنگ میں شہید ہوئے۔ شہید خود غیر شادی شدہ تھے۔ ان کی والدہ کو ۶۰ روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۱۸۷۱ سوار محمد انصاف :۔ آپ مارچ ۱۹۴۵ء میں موہڑہ میاں تحصیل گوجر خان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام گکھڑ خان تھا۔ اور فوج سے حوالدار ریٹائر ہوئے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی اسکول سکھو تحصیل گوجر خان میں حاصل کی اور مڈل پاس کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

محمد انصاف نے یکم ستمبر ۶۵ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

آپ کے ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ شہید خود غیر شادی شدہ تھے۔ والدہ کو معقول ماہانہ پنشن مل رہی ہے

۱۰۳۱۰۹۰ سوار سرفراز خان :۔ آپ ۳ فروری ۱۹۴۷ء کو بمقام گلیال تحصیل پنڈی گھیب میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام خان خیاس ہے آپ نے ابتدائی تعلیم گلیال کھوڑاں میں حاصل کی اور میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول کھوڑ سے پاس کر کے فوج میں شامل ہو گئے۔

سرفراز خان نے ۳ دسمبر ۶۵ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر داد شجاعت دیتے ہوئے شہادت قبول فرمائی۔ شہید کا ایک بھائی ہے جو زیر تعلیم ہے۔ ایک بہن شادی شدہ ہے۔ شہید کے والد وفات پا چکے ہیں۔

سرفراز خان شہید کا صرف ایک بیٹا ممتاز خان ہے جو زیر تعلیم ہے۔ بیوہ اور بچے کو ۱۲۴/ روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے

۱۰۲۱۵۸۶ سوار محمد رزاق :۔ آپ وہابی زیر تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں مارچ ۱۹۴۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام احمد خان ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور اس کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

محمد رزاق خان نے یکم ستمبر ۶۵ء کو چھمب جوڑیاں محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

آپ کے ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں بھائی اختر بیگ پاکستان رینجرز میں ملازم ہیں۔ والدین زندہ ہیں۔ شہید کنوارے تھے۔ والدہ کو ۶۱/ روپے کی پنشن مل رہی ہے۔

۶۶۱ ۱۰۲۶ سوار غلام احمد خان :۔ آپ لواڑہ ضلع لدھیانہ مشرقی پنجاب میں فروری ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ والد ہدایت خان۔ آزادی کے بعد ہجرت کر کے پاکستان آ گئے اور چک ۴۰ ج ب تحصیل لائلپور میں آباد ہو گئے۔ شہید نے ابتدائی تعلیم چک ۴۰ میں حاصل کی۔ اور دسویں جماعت میں تعلیم چھوڑ کر جوش جہاد میں فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ۶۵ء کی جنگ میں چھمب جوڑیاں اور چونڈہ کے محاذوں پر اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ ۷۱ء کی جنگ میں چھمب جوڑیاں کے محاذ پر ۵ دسمبر کو شہادت نصیب ہوئی

شہید کا ایک بھائی ہے جس نے میٹرک کر لیا ہے لیکن ابھی بے روزگار ہے۔

شہید کا صرف ایک بیٹا ذوالفقار علی ہے اور زیر تعلیم ہے۔ بیوہ اور بچے کو ۱۱۰/ روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۸۵۹۱ سوار غلام قادر :۔ آپ موضع بھپھر ضلع گجرات میں ۴ نومبر ۱۹۴۹ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم چک ۴۰ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں حاصل کی۔ مڈل پاس کرنے کے بعد آپ فوج میں بھرتی ہو گئے۔

غلام قادر نے ۴ دسمبر ۷۱ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

شہید کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ شہید کے والد فوت ہو چکے ہیں۔ والدہ ماجدہ کو ۱۳۷/- روپے سہ ماہی کے حساب سے پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۱۴۴۸ سوار محمد یوسف :۔ آپ ساگری تحصیل راولپنڈی کے نزدیک ایک چھوٹے سے گاؤں میں یکم جنوری ۱۹۴۶ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد زمان تھا۔ مڈل گورنمنٹ ہائی اسکول ساگری سے پاس کیا اور فوج میں شامل ہو گئے۔

محمد یوسف نے ۵ دسمبر ۷۱ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر شہادت پائی۔

آپ کی پانچ بہنیں اور تین بھائی ہیں۔ آپ شادی شدہ تھے لیکن اولاد نہیں تھی۔ بیوہ کو ۴۸/- روپے ماہانہ پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔

۱۰۲۸۵۶۷ سوار محمد سعید :۔ آپ ۱۹۴۸ء میں موضع چکنہ ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کا نام عبدالقادر تھا۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ اس کے بعد یتیم ہونے کے ناطے یتیم خانہ اچھرہ لاہور میں داخل ہو گئے۔ اور وہاں سے میٹرک پاس کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔

محمد سعید نے ۴ دسمبر ۷۱ء کو شکر گڑھ کے محاذ پر شہادت پائی۔

شہید کا کوئی بھائی نہیں۔ صرف تین بہنیں ہیں۔ ان میں سے دو شادی شدہ ہیں۔ شہید خود غیر شادی شدہ تھے۔ شہید کی بیوہ والدہ کو ۷۷/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۰۶۵۴ سوار شیر محمد :۔ آپ اعظم پور ضلع جہلم میں اکتوبر ۱۹۴۳ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام راجہ خان تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اعظم پور میں اور مزید تعلیم دریالہ جالپ میں حاصل کی۔

شیر محمد نے ۶۵ء کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ پر نہایت بہادری اور بے جگری سے دشمن کا مقابلہ کیا اور ۱۶ ستمبر ۶۵ء کو جام شہادت نوش کیا۔

شہید کے ایک بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ خاندان کی زمینیں دریا برد ہو گئی ہیں۔ والدہ کو ۴۹/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۱۱۶۸ سوار محمد اشفاق :۔ آپ ۱۹۴۲ء میں گھنتھلا گڑھو تحصیل کھیل ضلع کرنال میں پیدا ہوئے۔ آزادی کے بعد ان کے والد نیاز محمد ہجرت کر کے پاکستان آ گئے اور موضع بھگیالہ کلاں تحصیل چونیاں ضلع قصور میں آباد ہو گئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم بھگیالہ میں حاصل کی۔ اور چونیاں میں میٹرک تک زیر تعلیم رہے۔ اس کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔

محمد اشفاق نے ۱۱ ستمبر ۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔ شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے والدین حیات نہیں۔ ایک چھوٹا بھائی اور ایک بہن ہے۔ دونوں زیر تعلیم ہیں۔ والدہ کو معقول پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۹۶۳۶ سوار خورشید احمد خان :۔ آپ ۱۹۴۵ء میں موضع گوڈیانی تحصیل جھنجر ضلع روہتک میں پیدا ہوئے۔ آزادی کے بعد ہجرت کر کے والدین کے ساتھ شاہ پور چاکر تحصیل شہداد پور ضلع سانگھڑ میں آباد ہو گئے۔ ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی۔ شاہ پور سے مڈل پاس کرنے کے بعد فوج میں داخل ہوئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ چونڈہ کے محاذ پر دشمن سے برسرِ پیکار تھے۔ ۱۱ ستمبر کو آپ کا ٹینک دشمن کے ایک ٹینک کا نشانہ بن گیا۔ آپ ٹینک کے اندر ہی شہید ہو گئے۔

شہید کے پسماندگان میں ان کی والدہ اور نابینا بھائی شامل ہیں۔ والدہ کو ۳۵/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۵۶۹۷ سوار جہاں زیب :۔ آپ ۲۹ اپریل ۱۹۴۸ء کو موضع درّہ خانپور میں پیدا ہوئے۔ شہید کے والد کا نام راجہ گوہر ضمیر خان تھا۔ آپ سگنل کور سے بحیثیت حوالدار ریٹائر ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور پھر آرمڈ کور میں شامل ہو گئے۔

جہاں زیب نے ۵ دسمبر ۷۱ء کو چھب جوڑیاں کے محاذ پر ایک گھمسان کے معرکے میں جام شہادت نوش کیا۔

آپ کے بڑا بھائی گوہر رشید ابھی تک آپ ہی کی رجمنٹ میں ہیں۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں دونوں بھائی شانہ بشانہ لڑ رہے تھے۔ چھوٹے بھائی عارف رشید ابھی زیر تعلیم ہیں۔ شہادت کے وقت شہید کنوارے تھے۔ والدہ کو پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۱۷۴۰ سوار عبدالحمید :۔ آپ ڈھوک بورا تحصیل و ضلع جہلم میں ۲۰ اکتوبر ۴۶ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام عبدالعزیز تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سہگل آباد تحصیل چکوال میں حاصل کی اور تعلیم نامکمل چھوڑ کر آرمڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ چھب جوڑیاں محاذ پر تعینات تھے اور پاکستان کے اُن اوّلین شہیدوں میں سے ہیں جنہیں اس محاذ پر یکم ستمبر ۶۵ء کو شہادت نصیب ہوئی۔

عبدالحمید والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ والدین حیات ہیں اور بڑھاپے کا عالم ہے۔ شہید کی والدہ کو ۴۴/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۲۴۶۲ سوار نیک محمد :۔ آپ بمقام ہانسی ضلع حصار ۱۹۴۴ء میں پیدا ہوئے۔ آزادی کے بعد والدین ہجرت کرکے پاکستان آگئے اور لودھراں شہر میں آباد ہوگئے۔ شہید نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول لودھراں سے حاصل کی۔ پھر اسے نامکمل چھوڑ کر فوج میں بھرتی ہوگئے۔

نیک محمد نے ۱۱ ستمبر ۶۵ء کو چھب جوڑیاں کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

شہید کے والد کو ۵۹/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۸۹۴۰ سوار قادر بخش :۔ آپ ۱۹۴۲ء میں موضع دلو میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی سن بلوغ کو پہنچ کر فوج میں شرکت اختیار کی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں قادر بخش نادرہ (سیالکوٹ) کے محاذ پر میجر (اب بریگیڈیئر) اجمد اقبال کے اسکاڈرن میں ایک ٹینک میں گنر تھے۔ ۱۱ ستمبر ۶۵ء کی صبح کو آپ کا اسکاڈرن خانانوالی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ دشمن کا سخت زور تھا۔ اپنے اور دشمن کے ٹینک برابر تباہ ہو رہے تھے۔ اسی معرکے میں قادر بخش کے ٹینک کو دشمن کے ایک ٹینک کا گولہ لگا۔ قادر بخش ٹینک کے اندر ہی شہید ہوگئے۔

قادر بخش شہید کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ آپ غیر شادی شدہ تھے۔

شہید کی والدہ کو پنشن باقاعدگی سے مل رہی ہے۔ خاندان آسودگی کی زندگی بسر کر رہا ہے۔

۱۰۲۲۳۲۴ سوار محمد مالک :۔ آپ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۶ء کو سمبڑیال کے نواح میں ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام چوہدری محمد دین گھمن تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی میٹرک کے آخری سال میں اسکول چھوڑ کر فوج میں شمولیت اختیار کی۔

محمد مالک کو ۱۱ ستمبر ۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر شہادت کا رتبہ نصیب ہوا۔

شہید کے تین بھائی ہیں۔ دو کاشتکاری کرتے ہیں اور ایک انجینئرز کور میں ملازم ہیں۔ آپ غیر شادی شدہ تھے۔ والدہ کو ۶۰/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

پروین ہارس





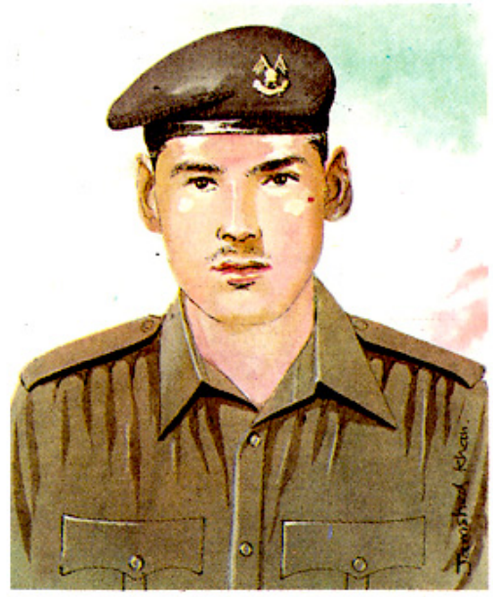


۱۰۱۱۱۱۸ لانس دفعدار نذیر حسین :۔ آپ تحصیل نکودر ضلع جالندھر (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آزادی کے بعد والدین کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آئے اور چک ۱۲۳ ش ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں آباد ہو گئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں تحصیل نکودر میں حاصل کی اور مزید تعلیم جڑانوالہ میں۔ اوکاڑہ سے آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

نذیر حسین نے ۹ ستمبر ۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر شہادت پائی۔ شہید نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ اور چار بچے چھوڑے ہیں۔ بڑے لڑکے اقبال حسین نے میٹرک پاس کر لیا ہے۔ مزید تعلیم کے لئے وسائل نہیں اور ہنوز بے روزگار ہے۔ ایک لڑکی کی ۱۴ سال کی عمر میں شادی ہو چکی ہے۔ باقی دو لڑکے ابھی کمسن ہیں اور اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔ خاندان کے پاس اپنا رہائشی مکان نہیں ہے۔ بیوہ محنت مزدوری کر کے اور ۱۷۰/ روپے ماہوار پنشن پر اپنے بچوں کی پرورش کر رہی ہے۔

۱۰۲۲۷۷۱ سید ریاض الحسن :۔ آپ مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آزادی کے بعد ہجرت کر کے اپنے والدین کے ساتھ پاکستان آئے۔ یہاں میترانوالی سیالکوٹ میں آباد ہو گئے۔ اسی گاؤں میں میٹرک پاس کیا اور اس کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر شہادت پائی۔ شہید کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ شہید کی بیوہ اور اکلوتا بیٹا ابرار الحسن عمر ۱۱ سال میترانوالی میں رہتے ہیں۔ ابرار الحسن پانچویں جماعت کا طالب علم ہے۔ شہید کے بیٹے کو ۱۳۱/ روپے ماہانہ پنشن باقاعدگی سے مل رہی ہے۔



۱۰۲۱۶۲۱ سوار گلزار حسین :۔ آپ جون ۱۹۴۷ء میں موضع چک سجاول تحصیل کھاریاں گجرات میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم پرائمری اسکول ڈوگہ میں حاصل کی۔ اس کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول کھاریاں میں زیر تعلیم رہے۔ پھر میٹرک کا امتحان دیئے بغیر آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

گلزار حسین کیم کرن کے محاذ پر شدید زخمی ہوئے اور ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لالیانی فیلڈ ہسپتال میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ اپنے آبائی گاؤں میں دفن ہیں۔ شہید کا ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ گلزار حسین غیر شادی شدہ تھے۔ والد کے نام ۶۰/- روپے ماہانہ پنشن مقرر ہے۔ اس کے علاوہ آرمرڈ کور سنٹر سے سرماہی امداد بھی ملتی ہے۔



۱۹ لانسرز





۴۹۷۰۱۰۱ اے ایل ڈی شاہ محمد تمغۂ جرأت: آپ اپنے آبائی گاؤں ڈھوک ملکاں ضلع جہلم میں ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء کو محترم ملک عطا محمد خاں کے ہاں پیدا ہوئے۔ شہید نے ابتدائی تعلیم پرائمری اسکول بکڑالہ اور مڈل اسکول ملّا دیال میں پائی۔ بہت ذہین اور محنتی تھے۔ تعلیم کے ساتھ کھیتی باڑی میں دلچسپی رکھتے تھے۔ جسمانی حالت اچھی تھی۔ کبڈی کے بہترین کھلاڑی تھے۔ آپ بلند اخلاق اور نیک سیرت تھے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

شہید نے فنِ سپہ گری سیکھنے میں بڑی محنت کی۔ آپ ایک نڈر اور دلیر سپاہی تھے۔

آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن سے نبرد آزما تھے۔ ایک ہفتہ متواتر دادِ شجاعت دیتے رہے اور پل بھر آرام نہ کیا۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ایک زبردست جوابی کارروائی کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گئے۔

شہید کے دو بچے ہیں۔ ایک لڑکا غلام مصطفیٰ، ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے اور لڑکی نسرین اختر چوتھی جماعت میں زیرِ تعلیم ہے۔ شہید کے ایک بھائی ظہور احمد فوجی ملازم ہیں۔ شہید کی ایک بہن ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ شہید کی بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۴۹۰/- روپے پنشن اور وظائف ملتے ہیں۔ شہید کے نام پر چک نمبر ۱۹ شمالی سرگودھا میں زمین الاٹ کی گئی ہے۔



۱۰۰۹۶۶۴ لانس دفعدار عبدالخالق: آپ موضع مکھڈ شریف، تحصیل پنڈی گھیب، ضلع کیمبلپور میں ۱۹۳۵ء میں محترم شیر محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ڈی بی ہائی اسکول مکھڈ شریف میں حاصل کی۔ شہید والدین کے اکلوتے بیٹے تھے اور نہایت بلند اخلاق کے مالک تھے۔ تعلیم سے فارغ ہو کر فوجی ملازمت اختیار کی۔

شہید بہت محنتی اور ہونہار عہدیدار تھے۔ بہت تھوڑے عرصے میں ترقی پائی۔ اعلیٰ معیار پر فنی تربیت حاصل کر لی تھی۔ شہید ایک دلیر اور جانباز سپاہی تھے۔ سیالکوٹ کے محاذ پر ٹینکوں کی گھمسان کی جنگ میں ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شہید ہوئے۔

آپ شادی شدہ تھے۔ ایک بیوہ اور پانچ بچے پسماندگان میں ہیں۔ بچوں میں ایک لڑکا، عمر ۹ سال اور چار لڑکیاں ہیں جن میں دو بالغ ہو چکی ہیں۔ شہید کے کوئی بھائی نہیں۔ صرف ایک بہن ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۲۳۲/- روپے ماہوار پنشن اور وظائف ملتے ہیں۔



۱۰۱۶۴۳ سوار لال خاں: آپ بمقام کھیکی، ضلع سرگودھا ۱۹۴۲ء میں پیدا ہوئے، والد کا نام شیر باز تھا۔ ابتدائی تعلیم مڈل اسکول کھیکی میں پائی۔ کچھ عرصہ کاشتکاری کی۔ شہید بلند اخلاق کے مالک تھے۔ تعلیم کے بعد آرمڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

آپ نے بہت محنت سے فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ فرض شناس اور وفادار سپاہی تھے۔ نڈر اور دلیر تھے۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ نے سیالکوٹ سیکٹر میں جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا ہے۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ شہید کے صرف ایک بھائی ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ آپ کی تین بہنیں ہیں، دو کی شادی ہو چکی ہے۔ شہید کے والد محترم کو ۴۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ یونٹ کی طرف سے ۳۰/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔



۱۰۱۹۰۳۴ سوار محمد ظریف تمغۂ جرأت: آپ ضلع رہتک (ہندوستان) کے قصبہ گڑھی بلم میں ۱۹۴۳ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام ممتاز علی تھا۔ شہید کی پیدائش کے ساتویں دن باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ بعد ازاں پاکستان آ کر ڈاکخانہ محمدی والا، تحصیل ملتان میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پرائمری اسکول لاڑ اور مڈل ملتان سے پاس کیا۔ گھر کی مالی حالت اچھی نہ تھی لہٰذا فوج میں بھرتی ہو گئے۔ آپ ایک ذہین اور محنتی سپاہی تھے۔ بہت جلد اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کر لی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ سیالکوٹ کے محاذ پر تھے۔ آپ نے ۸ ستمبر کو اپنے خاندان اور رجمنٹ کی اعلیٰ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ایک خونریز معرکہ میں دشمن پر زبردست یلغار کرتے ہوئے ٹینک کے اندر جل کر جامِ شہادت نوش کیا۔

آپ کو بیری والا قبرستان تحصیل ڈسکہ میں دفن کیا گیا۔ شہید کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور ایک بچی ہے۔ بچی زیرِ تعلیم ہے۔ شہید کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں۔ شہید کی بیوہ نے شہید کے بھائی سے عقد ثانی کر لیا ہے۔ بچوں کو وظائف ملتے ہیں۔ والدہ کو غالباً کوئی پنشن نہیں مل رہی۔



۱۰۱۸۳۱۵ لانس دفعدار علی مرتضیٰ: آپ قصبہ کلانور، ضلع رہتک (بھارت) میں ۳۱ جولائی ۱۹۳۷ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام رسالدار راؤ محمد عمر خاں ہے۔ ابتدائی تعلیم سی ایم آر ہائی اسکول کلانور میں پائی۔ قیام پاکستان کے بعد چک نمبر ۲ ایل/۲۱ ضلع ساہیوال میں آباد ہوئے۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول رینالہ خورد سے پاس کیا۔ خاندانی روایات کے مطابق آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ ایک ہونہار، ذہین اور روشن دماغ سپاہی تھے اور اعلیٰ حسن اخلاق کے مالک۔

اپنی ذہانت سے قلیل عرصے میں اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ سیالکوٹ کے محاذ پر ٹینکوں کی زبردست جنگ میں ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو وطنِ عزیز کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ آپ کو ڈسکہ میں شہیدوں کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ آپ کی شہادت کے چار ماہ بعد ایک بیٹی پیدا ہوئی جو چار دن کے بعد فوت ہو گئی اور کوئی اولاد نہیں ہے۔ شہید والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ شہید کی صرف ایک بہن ہیں۔ جو شادی شدہ ہیں۔ بیوہ کو ۱۱۲/ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۱۰۱۸۳۳۷ لانس دفعدار محمد اعجاز: آپ موضع بھڑانہ، تحصیل ہانسی، ضلع حصار (بھارت) میں ۱۹ جولائی ۱۹۴۲ء کو پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام تاج محمد خاں ہے۔ قیام پاکستان کے بعد چک نمبر ۲ ایل/۵۳ ضلع ساہیوال میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں حاصل کی۔ خاندانی روایات کے مطابق آپ نے بھی فوج کی زندگی کو پسند کیا اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ ذہین اور محنتی تھے۔ اعلیٰ حسنِ اخلاق کے مالک تھے۔

آپ نے اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ قوم کے ایک ہونہار فرزند تھے۔ افسرانِ بالا آپ کی قدر کرتے تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سیالکوٹ سیکٹر پر آپ ٹینک کے عملے میں لوڈر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شدید گولہ باری میں آپ کا ٹینک برباد ہوا اور آپ نے اپنے ساتھیوں سمیت جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو چک نمبر ۲ ایل/۵۳ میں سپردِ خاک کیا گیا۔

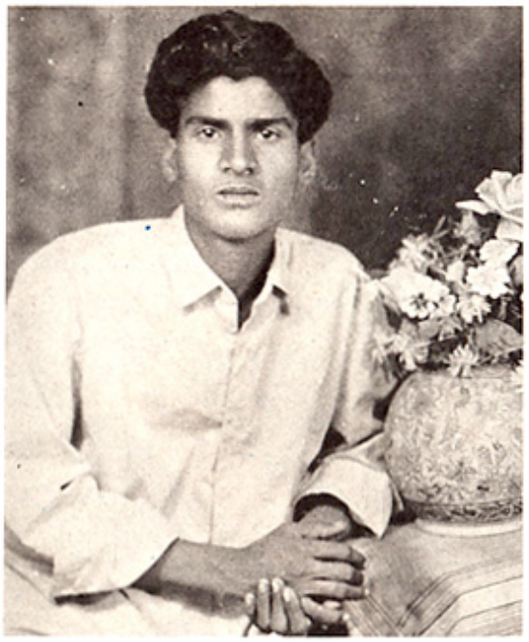
آپ شادی شدہ تھے۔ ایک بیوہ اور تین بیٹیاں پسماندگان میں ہیں۔ دو بیٹیاں بالغ ہو چکی ہیں۔ چھوٹی بیٹی ۱۲ سال کی ہے اور زیرِ تعلیم ہے۔ شہید کے دو بھائی ہیں۔ بڑے بھائی نائب رسالدار محمد فیاض آرمرڈ کور میں ہیں۔ چھوٹے بھائی لیاقت علی خاں گھر پر رہتے ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو پنشن اور وظائف مل رہے ہیں۔



۱۰۱۰۱۸۶ لانس دفعدار محمد خورشید: آپ ریاست جموں وکشمیر کے ایک خوبصورت گاؤں دبار دہرچھ میں ۱۵ اگست ۱۹۳۴ء کو پیدا ہوئے۔ والد کا اسم گرامی سردار کرمداد خاں ہے جو اپنے قبیلہ کے سردار ہیں۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں پائی نہم کا امتحان ہائی اسکول پلندری سے پاس کیا۔ چونکہ آبا کا پیشہ سپہ گری رہا تھا لہٰذا آپ نے بھی تعلیم کو ادھورا چھوڑتے ہوئے آرمڈ کور میں ملازمت اختیار کرلی۔ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔

نہایت روشن دماغ اور ذہین تھے۔ بہت جلد اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ ایک ہونہار عہدیدار، نہایت فرض شناس اور وفادار شخص تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ چونڈہ کے میدان میں ٹینک کمانڈر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فوج نے جوابی حملہ کیا۔ اس حملے میں آپ نے نہایت دلیری اور مستعدی کا ثبوت دیا۔ حملے کے دوران شدید گولہ باری میں آپ شہید ہوئے۔ آپ کو ڈسکہ میں شہدا کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شہید کے پسماندگان میں ایک بیوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ بیٹے سن بلوغ کو پہنچ چکے ہیں۔ بیٹی زیر تعلیم ہے۔ شہید کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ دونوں بھائی فوجی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بہن شادی شدہ ہے۔ بیوہ کو ۸۸/- روپے ماہوار پنشن اور بچوں کو مجموعی طور پر ۱۱۹/- روپے ماہوار وظائف مل رہے ہیں۔



۱۰۲۲۲۴۹ سوار محمد اسحاق: آپ ۱۴ مارچ کو راجستھان (بھارت) کے ایک گاؤں میں افتخار علی کے گھر پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ٹنڈو الہ یار (میرپور خاص) میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ٹنڈو الہ یار میں حاصل کی۔ آپ بلند اخلاق کے مالک تھے۔ فوجی ملازمت آپ کا آبائی پیشہ تھا۔ آپ نے آرمڈ کور کو پسند کیا۔

فوجی تربیت اعلیٰ طریقے سے حاصل کی۔ آپ فرض شناس اور وفادار سپاہی تھے۔ آپ قوم کے ایک ہونہار فرزند تھے۔ آپ نے ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر اپنے وطن عزیز کا دفاع کرتے ہوئے شہادت پائی۔ آپ کو سیالکوٹ میں شہیدوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ شہید کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ آپ کے ایک بھائی ذوالفقار علی فوج میں ملازم ہیں اور چھوٹا بھائی زیر تعلیم ہے۔ شہید کی والدہ محترمہ کو ۵۵/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



میجر مسعود اختر کیانی ستارۂ جرأت : آپ کہوٹہ کے مشہور گکھڑ قبیلہ میں راجہ حسن اختر کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹ لانسرز میں کمیشن حاصل کیا۔ بیرون ملک بھی تربیت پائی اور آرمرڈ کور اسکول میں مواصلاتی رابطے کے استاد رہے۔ آپ نہایت ہنس مکھ اور ہر دلعزیز افسر تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ سے تھوڑا عرصہ قبل آپ کی منگنی ہوئی تھی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ پر آپ نے کئی بار دادِ شجاعت دی اور دشمن پر جرأت و جوانمردی سے کئی بھرپور حملے کر کے اسے بھاری نقصان پہنچایا۔ ایک دن آپ اپنے اسکاڈرن کی کمان کر رہے تھے اور دشمن پر بھرپور جوابی کارروائی جاری تھی۔ دشمن کے قدم اکھڑنے لگے تو دشمن نے ہوائی مدد طلب کی۔ زمینی حملے کے ساتھ ساتھ آپ پر ہوائی حملہ شروع ہوا تو آپ نے اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے ٹینک کا کپولا کھلا رکھا اور مشین گن سے دشمن کے بمبار طیاروں کے خلاف جوابی کارروائی شروع کی مگر کچھ عرصے کے بعد ایک راکٹ عین آپ کے کپولے پر گرا اور ٹینک کو فوراً آگ لگ گئی۔ آپ کا تمام جسم جل گیا۔ شدید زخمی حالت میں آپ کو کھاریاں ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ لیکن آپ نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کی مسلسل مردانہ وار جدّوجہد، دلیری اور بہادری کے کارناموں سے متاثر ہو کر شہادت کے بعد آپ کو ستارۂ جرأت کا اعزاز دیا گیا۔

۱۰۱۰۸۹۱ لانس دفعدار محمد افضل : آپ بمقام کوری حیدر، ضلع راولپنڈی ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام حکم داد خاں ہے۔ ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی اسکول گوجر خاں میں پائی۔ کاشت کاری میں بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ ملازمت کی غرض سے آپ نے آرمرڈ کور کو پسند کیا۔

آپ بہت ذہین اور ہونہار عہدے دار تھے۔ افسرانِ بالا آپ پر مکمل اعتماد اور بھروسہ رکھتے تھے۔ آپ نے اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ اسکاڈرن کمانڈر میجر مسعود اختر کیانی شہید ستارۂ جرأت کے ساتھ وائرلیس آپریٹر تھے۔ سیالکوٹ سیکٹر میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے دوسری شادی نہیں کی۔ آپ کے دو بھائی ہیں۔ ایک فوج میں ہیں، دوسرے کاشت کاری کرتے ہیں۔ آپ کی دو بہنیں ہیں۔ ایک کی شادی ہو چکی ہے۔ بیوہ کو ۹۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۱۷۷۹۹ سوار محمد شفیع : آپ ۲۰ اپریل ۱۹۴۰ء کو بمقام بکوہل جٹاں، ضلع گجرات پیدا ہوئے ۔ والد محترم کا نام محمد عالم ہے ۔ ابتدائی تعلیم مڈل اسکول ٹھل بکوہل میں حاصل کی ۔ کاشت کاری میں خاصی دلچسپی رکھتے تھے ۔ آپ نہایت جفاکش اور محنتی تھے ۔ اعلیٰ اخلاق اور کردار کے مالک تھے ۔ فوجی ملازمت پسند تھی ۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے ۔

آپ نے اعلیٰ طریقے سے فوجی تربیت حاصل کی ۔ آپ ایک ہونہار سپاہی تھے ۔ ۱۹ اپریل ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ سیکٹر میں پاک سرزمین کا دفاع کرتے ہوئے شہادت پائی ۔ آپ کو شہداء کے قبرستان، ڈسکہ میں دفن کیا گیا ۔

شہید شادی شدہ نہ تھے ۔ آپ کے سات بھائی اور دو بہنیں ہیں ۔ تین بھائی اور دونوں بہنیں شادی شدہ ہیں ۔ شہید کی والدہ ماجدہ کو ۶۲/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے اور ۱۵/- روپے ماہوار یونٹ کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے ۔

۱۰۱۸۰۸۶ سوار محمد اصغر : آپ اگست ۱۹۳۹ء میں بمقام دوال، تحصیل گوجر خاں پیدا ہوئے ۔ والد بزرگوار کا نام عبدالعزیز ہے ۔ آپ نے میٹرک تک تعلیم اسلامیہ ہائی اسکول سکھوہ میں پائی ۔ آپ ذہین، روشن دماغ اور جسمانی طور پر چست اور پھرتیلے تھے ۔ اعلیٰ حسنِ اخلاق کے مالک تھے ۔ فوجی زندگی بہت پسند تھی ۔ آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کر لی ۔

آپ نے اعلیٰ تربیت حاصل کی ۔ جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کی وجہ سے آپ کا انتخاب اسپیشل سروس گروپ کے لئے کیا گیا ۔ وہاں پر بھی اعلیٰ معیار حاصل کیا ۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ کو چھاتہ بردار فوج کے ساتھ انبالہ کے ہوائی اڈے پر اتارا گیا، داد شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے ۔ ۳۱ اگست ۱۹۶۶ء کو آپ کی شہادت کی تصدیق ہوئی ۔

شہید غیر شادی شدہ تھے ۔ آپ کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں ۔ آپ کے بھائی اقبال فوجی ملازم ہیں ۔ چھوٹے بھائی زاہد جاوید کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے اور وہ بے روزگار ہیں ۔ بہن شادی شدہ ہے ۔ آپ کے والد بزرگوار کو ۶۳/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے ۔

۱۰۲۱۵۴۱ سوار ظہور الرحمٰن : آپ ضلع ہزارہ کے ایک قصبہ ناڑہ میں ۱۹۴۶ء میں پیدا ہوئے ۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام سردار کالا خاں ہے ۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں پائی ۔ فوجی ملازمت کے دلدادہ تھے ۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے ۔ آپ نہایت جفاکش اور چاق و چوبند تھے ۔

آپ ایک وفادار اور دیانتدار سپاہی تھے ۔ اپنے فرائض ذمہ داری سے پورے کرتے تھے ۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے مقام پر اپنے وطنِ عزیز کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوئے ۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا ۔

شہید غیر شادی شدہ تھے ۔ شہید کے چار بھائی ہیں ۔ سب سے بڑے شادی شدہ ہیں اور باقی غیر شادی شدہ ہیں، ایک بہن ہے جو زیرِ تعلیم ہے ۔ والدین زندہ ہیں ۔ شہید کی والدہ کو ۶۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے ۔

۱۰۳۰۴۹۱ سوار عنایت حسین : آپ مٹالیاں، ضلع جہلم میں ۲ جولائی ۱۹۴۶ء کو پیدا ہوئے ۔ والد بزرگوار کا نام فضل احمد ہے ۔ ابتدائی تعلیم مڈل اسکول بن شہید میں پائی ۔ آپ محنتی اور ذہین تھے ۔ اچھی عادات اور خصائل کے مالک تھے ۔ فوجی زندگی کا بہت شوق تھا ۔ آرمرڈ کور کو پسند کیا ۔

آپ ایک ہونہار سپاہی تھے ۔ بڑی محنت اور کوشش سے اپنا فوجی کام سیکھا ۔ آپ دلیر اور نڈر سپاہی تھے ۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کی سرزمین پر ایک خونریز معرکے میں جامِ شہادت نوش کیا ۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں سپردِ خاک کیا گیا ۔

شہید شادی شدہ نہ تھے ۔ آپ کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں ۔ ایک بھائی لانس دفعدار شیخ احمد اپنے شہید بھائی کی یونٹ میں فرائض انجام دے رہے ہیں ۔ دوسرے محمد حسین زیرِ تعلیم ہیں ۔ بہن شادی شدہ ہیں ۔ والدہ محترمہ کو ۵۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے ۔

۱۰۲۲۳۵۴ سوار دبیر حسین : آپ ۱۵ اپریل ۱۹۴۵ء کو موضع فرید پور سادات، ضلع کرنال (بھارت) میں سید ضمیر حسین شاہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد بمقام واڑ مظفر نگر میں آباد ہوئے۔ آپ تین سال کے تھے کہ آپ کی والدہ فوت ہو گئیں۔ میٹرک تک تعلیم مظفر گڑھ میں حاصل کی۔ آپ نے کچھ دن سول ملازمت کی لیکن ذہنی سکون نہ ملا۔ آپ نے آرمرڈ کور کو پسند کیا اور ملازمت اختیار کر لی۔ آپ نہایت جفاکش اور محنتی تھے۔ اعلیٰ کردار اور اوصاف کے مالک تھے۔

آپ ایک ذہین اور وفادار سپاہی تھے۔ آپ نے اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ سیالکوٹ کے محاذ پر چونڈہ کے مقام پر صف آرا تھے۔ نہایت دلیری اور بہادری سے لڑتے ہوئے ٹینک پر ہوائی راکٹ لگنے سے شہید ہوئے۔ آپ کو شہدا کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ نہ تھے۔ صرف ایک بھائی ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ شہید کے والد بزرگوار بھی حال ہی میں فوت ہوئے ہیں۔ بھائی جب تک زیر تعلیم تھے وظیفہ ملتا رہا۔

۱۰۲۳۳۹۷ سوار ذکاء اللہ : آپ ضلع گوجرانوالہ کے ایک گاؤں حسن والی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام مراد علی ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مڈل اسکول لدھیوالا میں پائی۔ گھر کی مالی حالت کمزور تھی۔ کچھ دن کاشتکاری کی اور اس کے بعد ملازمت کے لئے آرمرڈ کور کو پسند کیا۔ آپ نہایت جفاکش اور بلند اخلاق کے مالک تھے۔

شہید ایک مایۂ ناز سپاہی تھے، دلیر اور بہادر۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کی سرزمین پر اپنے وطن کی ناموس کی خاطر جان قربان کی۔ آپ کو ڈسکہ میں شہیدوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے دو بھائی ہیں۔ ثناء اللہ کاشت کاری کرتے ہیں اور محمد نواز بے روزگار ہیں۔ شہید کی والدہ محترمہ کو ۸۷/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔





۶ لانسرز





لفٹیننٹ کرنل صاحبزادہ گل ستارۂ جرأت : آپ ۳۰ اپریل ۱۹۲۴ء کو کوہاٹ میں جنگی روایات کے حامل بنگش خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد آنریری کیپٹن حاجی جلال گل نے انڈین آرمی میں کئی سال پہلے غیر معمولی خدمات سرانجام دی تھیں۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۳ء کو جناب صاحبزادہ گل کو سندھ ہارس میں کمیشن ملا۔ آزادیٔ وطن کے بعد آپ ۶ - لانسرز میں پوسٹ ہوئے اور شہادت کے وقت تک اسی رجمنٹ میں رہے۔ آپ نے اپنی زمانۂ امن کی زندگی میں اسٹاف کالج کمبرلے انگلینڈ سے بنیادی تربیت حاصل کر کے کمیشن لیا۔ کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج کوئٹہ میں استاد رہے، آرمرڈ بریگیڈ کے جنرل اسٹاف میں خدمات سرانجام دیں اور آخر ۱۹ جولائی ۱۹۶۴ء کو اپنی رجمنٹ ۶ لانسرز کی کمان سنبھالی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ۶ لانسرز کی کمان کر رہے تھے۔ آپ نے ۸ ستمبر ۶۵ء کو صرف آٹھ ٹینکوں کی مدد سے کھیم کرن پر پہلا حملہ کیا۔ دشمن نے کھیم کرن کا نہایت مضبوطی سے دفاع کر رکھا تھا، لیکن آپ نے اس شدت اور تیزی کے ساتھ کھیم کرن کے اندرونی حصار پر حملہ کیا کہ دشمن اس غیر متوقع حملے سے گھبرا گیا۔ آپ نے رائل دکن ہارس کے دو ٹینک تباہ کئے، ۲۰ جنگی قیدی اپنے قبضہ میں کئے اور دشمن کی طاقت کا صحیح صحیح اندازہ کرنے کے بعد واپس اپنی دفاعی لائن میں آ گئے۔ اس حملے کے بعد کھیم کرن پر قبضہ کرنے کے دروازے کھل گئے اور آخر اس رات کو ایک بڑے حملے سے کھیم کرن پر قبضہ کر لیا گیا۔ ۸ اور ۹ ستمبر کو آپ نے کھیم کرن سے آگے ولٹوہا تک دشمن پر پے در پے کئی وار کئے۔ دشمن آپ کی یلغار کے آگے ولٹوہا تک پسپا ہوتا چلا گیا اور سخت جانی نقصان سے دوچار ہوا۔ لیکن پیادہ فوج کی کمی کے باعث ہر رات کرنل صاحبزادہ گل کو واپس اپنی دفاعی لائن میں آنا پڑتا۔ آپ ہمیشہ سب سے آگے والے ٹینک سے رجمنٹ کی کمان

کرتے اور ایسے حوصلے اور اعتماد کے ساتھ پیش قدمی کرتے جیسے وہ میدان جنگ میں نہیں بلکہ کسی تربیتی میدان میں آگے بڑھ رہے ہوں۔ ان حملوں سے آپ نے دشمن کے حوصلے پست کر دیئے مگر پیادہ فوج کی کمی نے ان کی کامیابیوں کو ہمیشہ نامکمل رکھا۔ آخر ۱۰ ستمبر کو دشمن پر بار بار کاری ضرب لگانے کے بعد آپ اصل اترکے نزدیک دشمن کی ایک مشین گن سے اپنے ٹینک کے کمان کیبے پر جام شہادت نوش کیا۔ آپ کی بہادری اور جوانمردی کی داستانیں آج بھی زبان زد عام ہیں۔ افسر اور جوان پیار سے آپ کو صبزی گل کہا کرتے تھے۔



میجر دوست محمد اُترا : آپ آرمڈ کور کے ان افسروں میں سے تھے جنہیں سوائے اپنی رجمنٹ، کور اور پیشہ ورانہ مصروفیات کے علاوہ اور کوئی کام اچھا نہیں لگتا تھا۔ آپ بہترین کھلاڑی، قابلِ اعتماد دوست اور شفیق سینئر افسر تھے۔ آپ نے ہمیشہ اپنی رجمنٹ کا نام بلند کرنے کے لئے جدوجہد کی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں کیم کرن پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تو آپ کے اسکواڈرن کو ہراول دستے کے فرائض سونپے گئے۔ ۷ ستمبر کو آپ کا ٹینک بی آر بی نہر کے پل پر سے گزرا ہی تھا کہ دشمن کے توپخانے نے گولہ باری شروع کر دی۔ ایک گولہ پل کے اس کنارے پر لگا جہاں میجر دوست محمد کا ٹینک کراس کرنے والا تھا۔ گویا اُدھر سے گولہ لگا اور پل کا کنارہ ٹوٹا اور اِدھر سے میجر دوست محمد کا ٹینک اس جگہ پر پہنچا۔ ٹوٹے ہوئے حصے پر پہنچتے ہی ٹینک نہر کے اندر گر پڑا اور آپ بعد اپنے عملے کے شہید ہوئے۔ یہ ۶ لانسرز کا کیم کرن کے محاذ پر پہلا اندرائی خون تھا۔ بعد میں رجمنٹ نے کارہائے نمایاں سرانجام دے کر اپنی تاریخ میں ایک سنہرے باب کا اضافہ کیا۔

میجر دوست محمد کے چھوٹے بھائی آج کل آرمڈ کور میں میجر ہیں۔



۱۰۰۸۸۹۱ لانس نائک زمان مہدی : آپ موضع پل بنے خاں، تحصیل و ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام راجہ خاں ہے۔ ابتدائی تعلیم ہتھیہ میں حاصل کی اور اس کے بعد ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول سوہاوا سے تارغ التحصیل ہو کر آرمڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

آپ کیم کرن کے محاذ پر اسکواڈرن کمانڈر میجر دوست محمد اُترا کے ٹینک میں تھے۔ نہر کا پل عبور کرتے وقت اس کا کنارہ ٹوٹ جانے کے باعث ٹینک نہر میں گر پڑا۔ اس کے تمام عملے کو ۷ ستمبر کو شہادت نصیب ہوئی۔

زمان مہدی شہید کے پسماندگان میں ان کی بیوہ اور ایک لڑکی شامل ہے۔ ماں بیٹی کو مجموعی طور پر ۱۶۰/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔





۱۰۱۲۱۷۷ لانس نائک گل ملوک : آپ کنہ منڈنی تحصیل و ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم منڈنی میں حاصل کی۔ مڈل نظام آباد ضلع پشاور سے پاس کیا۔ پھر اسکول چھوڑ کر فوج میں ملازم ہوگئے۔

گل ملوک نے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

گل ملوک شہید کی دو بہنیں ہیں اور دونوں شادی شدہ ہیں۔ اپنے پسماندگان میں شہید نے ایک بیوہ اور تین بچے (دو لڑکے، ایک لڑکی) چھوڑے۔ بڑا لڑکا تاج الملوک آرمرڈ کور سنٹر میں ملازم ہے۔ سیف الملوک یعنی چھوٹا لڑکا زیر تعلیم ہے، بیٹی کی عمر ۹ سال ہے۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۱۲۵/- روپے بطور پنشن ملتے ہیں۔

۱۰۱۳۹۰۳ اے ایل ڈی عدالت حسین : آپ درکالی شیر شاہی تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں ۹ مئی ۱۹۴۷ء کو پیدا ہوئے۔ والد کا نام پیراں داد خاں ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی اور اس کے بعد فوج میں ملازم ہوگئے۔

عدالت حسین نے چھمب جوڑیاں کے محاذ پر ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جام شہادت نوش کیا۔

عدالت حسین شہید کے دو بھائی ہیں اور دونوں فوج میں ملازم ہیں۔ شہید نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور بہت بڑا کنبہ چھوڑا، یعنی تین لڑکے اور تین لڑکیاں۔ سب کم عمر اور زیر تعلیم ہیں۔ شہید کے لڑکے کو ۴۰/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔



۴۹۴۴۱۰۱ لانس دفعدار وکیل شاہ : آپ مانجہ غنڈی تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام امیر بادشاہ ہے۔ آپ نے اپنی تعلیم شکر درہ ضلع کوہاٹ میں حاصل کی اور اس کے بعد آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی۔

وکیل شاہ ۸ ستمبر ۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر داد شجاعت دیتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔

شہید کے ایک بھائی ہیں جو فوج سے حوالدار ریٹائر ہوئے اور اب سول میں ملازم ہیں۔ دو شادی شدہ بہنیں ہیں۔ وکیل شاہ شادی شدہ تھے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ کو ۴۳/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے اور وہ اپنے والدین کے پاس رہتی ہیں۔



۱۰۲۱۶۴۵ سوار سرفراز خان : آپ ۳ فروری ۱۹۴۴ء کو آنگہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام لال بیگ ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں گورنمنٹ مڈل (موجودہ ہائی) سکول میں حاصل کی اور آٹھویں جماعت میں سکول چھوڑ کر آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

سرفراز خان نے کھیم کرن کے محاذ پر ۸ ستمبر ۶۵ء کو جام شہادت نوش کیا۔

شہید کے ایک بھائی اور تین بہنیں ہیں سب سے چھوٹی بہن بیوہ ہو چکی ہیں۔ ان کی اور ان کی دو بچیوں کی کفالت بھی شہید کی والدہ کے ذمے ہے۔ شہید خود غیر شادی شدہ تھے۔ والدہ کو ۶۱/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۱۵۲۱۲ اے ایل ڈی شاہ پور خاں : آپ بمقام ٹولہ جنگی تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے ۔ ان کے والد بزرگوار کا نام ضافظہ خاں تھا جو بیٹے کی شہادت کے بعد ۱۹۷۶ء میں وفات پاگئے ۔

شہید نے آٹھویں تک تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول ٹکر درہ ضلع کوہاٹ میں حاصل کی تعلیم مکمل کرنے کے ایک سال بعد فوج میں ملازمت اختیار کی ۔

شاہ پور خاں نے ۲۰ ستمبر ۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پہ جامِ شہادت نوش کیا ۔

شہید کے چار بھائی اور سات بہنیں ہیں ۔ تین بھائی فوج میں ملازم ہیں ۔ شہید کی کوئی اولاد نہیں تھی ۔ ان کی بیوہ کی شادی خاندان کے رسم و رواج کے مطابق ان کے دوسرے بھائی عبدالمنان سے کر دی گئی ۔ آرمڈ کور سنٹر کی طرف سے ۱۵۰/- روپے ماہانہ خاندان کو کفالت کے لئے ملتے ہیں ۔



۱۰۱۸۱۵۶ سوار خادم حسین : آپ ۱۹۳۴ء میں بمقام بادلی کلاں نزد سرائے عالمگیر گجرات پیدا ہوئے ۔ ان کے والد کا نام محمد عظیم ہے ۔ موصوف نے ابتدائی تعلیم پرائمری اسکول چوآکڑیالہ سے حاصل کی اس کے بعد میٹرک تک ہائی اسکول سرائے عالمگیر میں پڑھتے رہے ۔ اسکول چھوڑنے کے کچھ عرصہ بعد فوج میں بھرتی ہوگئے ۔

خادم حسین ۱۵ ستمبر کو لاہور سیکٹر میں شہید ہوئے ۔ ان کو امانت کے طور پر آرمی لاہور میں دفن کیا گیا ۔ بعد میں ان کی نعش ان کے آبائی گاؤں لائی گئی جہاں آج تک مدفون ہیں ۔ شہید کے بڑے بھائی محمد صادق بھی فوج میں ملازم تھے لیکن خادم حسین کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد وفات پاگئے ۔ ان کے علاوہ شہید کے تین اور بھائی ہیں ۔ دو بھائی گھر پر ہی کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ایک بھائی واپڈا میں ملازم ہیں اور جہلم شہر میں تعینات ہیں ۔ شہید کی دو بہنیں بھی ہیں جو ابھی تک کنواری ہیں اور اپنے والدین کے پاس رہتی ہیں ۔ خادم حسین شہادت کے وقت غیر شادی شدہ تھے ۔ ان کی والدہ کو مجموعی طور پر ۴۵۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے ۔



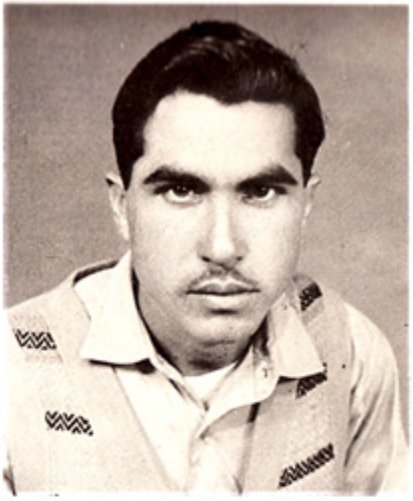


۱۰۰۱۱۴۰ دفعدار محمد اسلم : آپ توالہ تحصیل خوشاب، ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد دفعدار غلام محمد آرمرڈ کور سے ریٹائر ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور مڈل مٹھہ ٹوانہ سے پاس کرکے فوج میں بھرتی ہوگئے۔ ابتدائی تربیت کے بعد ۹ لانسرز لکھنؤ میں تعینات ہوئے۔ آزادی کے بعد اپنی رجمنٹ کے ساتھ پاکستان آئے۔ ۱۰ ستمبر کو واگہ کے قریب دشمن کی گولہ باری سے زخمی ہوگئے اور لاہور ہسپتال میں پہنچ کر جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی اور رتبۂ شہادت پر سرفراز ہوئے۔ شہید اپنے گاؤں میں مدفون ہوئے۔ شہید کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ ایک بھائی فوت ہو چکے ہیں۔ شہید کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ کو پنشن اور وظیفہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔

۱۰۱۱۵۹۶ لے ایل ڈی مشتاق حسین : آپ موضع کلر سیداں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کلر سیداں ہی میں حاصل کی اور اس کے بعد آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی۔

آپ نے ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر شہادت پائی۔

آپ کی دو بہنیں اور ایک بھائی اپنے گاؤں میں بستے ہیں۔ ایک بھائی فوج میں ملازم ہیں۔ شہید کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ بیوہ ۸۲/- روپے پنشن پا رہی ہیں اور اسی پر گزر بسر ہے۔ نہ اپنا مکان ہے اور نہ ہی آمدنی کا دوسرا کوئی ذریعہ۔



۱۰۲۰۴۸۲ سوار سلیم خاں: آپ درّہ آدم خیل میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ نے آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

سلیم خان نے کھیم کرن کے محاذ پر ۱۱ ستمبر ۶۵ء کو شہادت پائی۔

شہید کے دو بھائی ہیں۔ ان میں سے ایک سلیم خاں کی شہادت کی خبر سن کر دماغی توازن کھو بیٹھے تھے اور ہنوز اپنے حواس سے باہر ہیں۔ دوسرے بھائی گھر پر ہیں۔ شہید کی بہنوں کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ سلیم خاں شہید کی والدہ کو ۲۳/- روپے ماہانہ پنشن باقاعدگی سے مل رہی ہے اور محض اسی قدر آمدنی ہے۔

۱۰۱۲۴۰۷ لانس دفعدار میر محمد خاں: آپ چک نمبر ۲۰، ۸ آر تحصیل خانیوال میں ۱۹۳۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مہر خاں ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے چک میں ہی حاصل کی اور پھر آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

میر محمد خاں ۱۱ ستمبر ۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر زخمی ہوئے اور للیانی ہسپتال میں پہنچ کر دم توڑ دیا۔

شہید کے تین بھائی، ایک بہن اور والدہ پسماندگان میں ہیں۔ ایک بھائی پولیس میں ملازم ہیں، باقی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ والدہ کو مبلغ ۶۰/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔

۱۰۱۰۸۷۷ لانس دفعدار محمد شریف : آپ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۳۱ء کو موضع اریڑی ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے ۔ ان کے والد خدا داد خاں جو ہنوز حیات ہیں، انڈین آرمی سے ۱۹۳۵ء میں صوبیدار ریٹائر ہوئے تھے اور اس وقت ان کی عمر ۸۵ سال ہے ۔ شہید نے آٹھویں جماعت تک تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور اس کے بعد میٹرک راولپنڈی سے پاس کیا ۔ اسکول چھوڑنے کے فوراً بعد فوج میں بھرتی ہو گئے ۔

محمد شریف نے ، ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا ۔ آپ اپنے آبائی گاؤں میں مدفون ہیں ۔ آپ کے بڑے بھائی لفٹیننٹ کرنل محمد حنیف ستارۂ جرأت ، پنجاب رجمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور آج کل مشیل گارڈز میں ہیں ۔ ان سے چھوٹے بھائی محمد یعقوب کا ۱۹۷۶ء میں انتقال ہو گیا تھا ۔ دو بہنیں ہیں ۔ دونوں شادی شدہ ہیں ۔

محمد شریف شہید کی سوگوار بیوہ ، ان کی شہادت کے تھوڑے عرصے بعد ہی وفات پا گئیں ۔ نرینہ اولاد نہیں تھی ۔ تین لڑکیاں ہیں جو ۱۴ ، ۱۲ اور ۲۰ سال کی عمر کے درمیان کی ہیں ۔ دونوں چھوٹی بچیوں کو پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے ۔

۱۰۱۲۷۲ لانس دفعدار رضا خاں : آپ یکم نومبر ۱۹۲۳ء کو خوشحال بالا تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے ۔ باپ کا نام سردار خاں ہے ۔ ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی اسکول نوشہرہ میں حاصل کرنے کے بعد آرمرڈ کور سنٹر میں بھرتی ہو گئے ۔

شہید نے کھیم کرن سیکٹر میں ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شہادت کا عظیم ترین مقام حاصل کیا ۔

آپ کے بڑے بھائی رسالدار شیر علی گائیڈز کیولری سے پنشن پر ہیں ۔ شہید کے تین بیٹے اور ایک بیوہ پسماندگان میں ہیں ۔ بڑے بیٹے نیاز علی خان پولیس میں ملازم ہیں ۔ چھوٹے لڑکے زیر تعلیم ہیں ۔ بیوہ کو ۷۶/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے ۔

۱۰۱۲۷۴۴ لے ایل ڈی لال حسین : آپ ساگری تحصیل راولپنڈی کے نزدیک ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے ۔ آپ کے والد کا نام مختار علی ہے ۔ آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی اسکول ساگری سے تعلیم حاصل کی اور اس کے فوراً بعد آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی ۔

لال حسین نے کھیم کرن کے محاذ پر ۷ ستمبر کو جام شہادت نوش کیا ۔

شہید کے صرف تین بھائی ہیں ۔ ان میں سے بڑے سول میں ملازم ہیں ۔ شہید خود کنوارے تھے ۔ والد بزرگوار کو مبلغ ۷۲/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے ۔

۱۰۱۹۶۱۹ سوار محمد اکرم : آپ بڈھ بیر پشاور میں پیدا ہوئے ۔ آپ کے والد کا نام محمد عثمان ہے ۔ ابتدائی تعلیم بڈھ بیر میں حاصل کر کے فوج میں ملازمت اختیار کی ۔

۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر محمد اکرم کا ٹینک ہوائی حملے میں تباہ ہوا اور محمد اکرم نے اپنے ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش کیا ۔

شہید کے چار بھائی اور دو بہنیں ہیں ۔ شہادت سے قبل شہید کی منگنی ہو چکی تھی ۔ والدین بوڑھے ہیں ۔ اتنے بڑے کنبے کی کفالت نہایت تنگدستی میں کر رہے ہیں ۔ والد کو ۳۰/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے ۔

۱۰۲۰۵۰ سوار الطاف حسین شاہ: آپ موضع کوری میدر تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی میں ۱۲ دسمبر ۱۹۴۲ء کو پیدا ہوئے۔ والد کا نام سید امیر عالم شاہ ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں اور میٹرک گوجر خاں سے پاس کیا۔ بعد میں ۳۰ جون ۱۹۶۳ء کو آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی۔

الطاف حسین نے کھیم کرن کے محاذ پر ۱۰ ستمبر ۶۵ء کو جام شہادت نوش کیا۔ شہید کے دو بھائی ہیں اور گاؤں میں کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ الطاف حسین شادی شدہ تھے۔ ان کے والدین بھی شہادت کے وقت فوت ہو چکے تھے۔

۱۰۲۰۵۶ سوار خان محمد: آپ مارچ ۱۹۴۳ء میں موضع کھوڑہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ والد شاہ نواز سپاہی پنشنر تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں کھوڑہ میں حاصل کی اور میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ تحصیل خوشاب سے پاس کیا۔ میٹرک کے بعد تقریباً ایک سال تک گھر پر کاشتکاری کرتے رہے اور پھر ۱۹۶۲ء میں آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں کھیم کرن کے محاذ پر ٹینک کو گولہ لگ جانے سے زخمی ہوئے۔ زخمی حالت میں لاہور سی ایم ایچ میں لائے گئے۔ زخموں کی تاب نہ لا کر تقریباً ایک ہفتہ بعد یعنی ۱۷ ستمبر ۶۵ء کو جام شہادت نوش کر گئے۔ لاہور میں امانت کے طور پر دفن کر دیئے گئے۔ دو دن بعد ان کی نعش اپنے گاؤں لا کر دفن کر دی گئی۔

خان محمد کے دو بھائی ہیں۔ بڑے بھائی دلیس محمد لانس نائک رجمنٹ میں ۲۱ سال ملازمت کے بعد میڈیکل بورڈ آؤٹ ہو گئے لیکن ۶ ماہ بعد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ ان کی ایک بیوہ، ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں۔ مرحوم کے لیسماندگان کو کوئی پنشن نہیں مل رہی۔

دوسرے بھائی نائب صوبیدار غوث محمد نے توپخانے سے ۲۴ سال کی ملازمت کے بعد پنشن پائی اور اب نیشنل بنک میں بطور گارڈ ملازم ہیں۔ دو بہنیں شادی شدہ ہیں اور ایک فوت ہو چکی ہیں۔

خان محمد شہید کی والدہ کو ۵۹ روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔ یونٹ کی طرف سے عید الفطر کے موقع پر تقریباً ۱۵۰/- روپے کی مدد مل جاتی ہے۔





چھمب جوڑیاں میں ایک بھارتی ٹینک

۱۲ کیولری

فرنٹیئر فورس





۴۴، نائب رسالدار افضل خان :۔ آپ تحصیل کوہاٹ کے ایک گاؤں سیاب میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد کا نام عبدالرحمٰن تھا جو ۱۲ کیولری کے پرانے سپاہیوں میں سے تھے اور دوسری جنگ عظیم میں قیدی رہے۔ افضل خان نے اپنے گاؤں سیاب میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی بعد ازاں بلوچ رجمنٹ کو جوائن کرایا اپنے والد بزرگوار کی رجمنٹ میں شامل ہوگئے۔

آپنے ۱۱ ستمبر ۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر ایک ٹروپ کی کمان کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

افضل خان شہید کے صرف ایک بھائی ہیں جو کاشتکاری کرتے ہیں۔ آپکے دو لڑکے اور دو لڑکیاں بھی ہیں۔ ایک لڑکا میٹرک پاس ہے، دوسرا تعلیم مکمل کر چکا ہے اور فوج میں شامل ہونے کا عزم صمیم رکھتا ہے بیٹیاں جوان ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں بیوہ اور بچوں کو ۲۸۰ روپے ماہانہ پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔



۵۳، نائب رسالدار نور محمد :۔ آپ بتاریخ دعوۃ تحصیل پنڈ دادن خاں، اپریل ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد کا نام صوبیدار میجر علی محمد تھا۔ آپنے ابتدائی تعلیم ملیٹری مشن ہائی سکول ڈلوال میں حاصل کی اور میٹرک کے آخری سال میں تعلیم چھوڑ کر آرمرڈ کور میں شامل ہو گئے۔ بنیادی تربیت پہلے لائرنگ میں پھر آرمرڈ کور سنٹر لکھنؤ میں حاصل کی۔ شہید کے پانچ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ سب سے بڑے بھائی میجر جنرل غلام محمد ہیں۔ شہید سے چھوٹے امیر محمد خان پاکستان ایئر فورس میں وارنٹ آفیسر ہیں۔ ان سے چھوٹے میجر محمد منیر ہیں جو بلوچ رجمنٹ میں ہیں۔ ان سے دو چھوٹے بھائی ابوظہبی میں سروس کر رہے ہیں۔ شہید کی دو بہنیں بھی ہیں جو شادی شدہ ہیں۔

نائب رسالدار نور محمد شہید کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ سب سے بڑی بیٹی شادی شدہ ہے اور بڑا بیٹا ابوظہبی میں ملازم ہے۔ چھوٹے بچے زیر تعلیم ہیں۔

نور محمد ۶۵ء کی جنگ میں کھیم کرن کے محاذ پر سی اسکاڈرن کے ایک ٹروپ کی کمان میں تھے۔ سنکھرا گاؤں کے قریب ستھی جیل پر ایک حملے میں شدید زخمی ہوئے۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد آپ کو کھاریاں سی ایم ایچ لایا گیا۔ لیکن جانبر نہ ہو سکے اور اس طرح ۲۰ ستمبر ۶۵ء کو جام شہادت نوش کیا۔

بیوہ کو ۷۰۰ روپے سرماہی پنشن اور آرمرڈ کور سنٹر کی طرف سے ۱۲۵ روپے سرماہی ضروری امداد ملتی ہے۔



۱۰۰۸۹۳ وفیدار عبدالرحمان :۔ آپ کوٹ شیر اتحصیل تلہ گنگ میں ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام اکبر خان تھا۔ آپ نے گھر پر دینی تعلیم حاصل کی اور قرآن کریم حفظ کیا آپ نے مڈل کا امتحان پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے پاس کیا کچھ عرصہ ڈسٹرکٹ کونسل منٹگمری کے گورنمنٹ ہائی سکول میں بطور مدرس ملازم رہے۔ لیکن آپ کو جذبۂ جہاد نے چین سے نہ بیٹھنے دیا اور آخر آپ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوگئے۔ آپ ۱۲ کیولری میں تعینات ہوئے اور کاغذی کارروائی کے مطابق آپ کا تبادلہ ۲۰ کیولری میں ہوا۔ مگر ان احکام کے ساتھ ہی انہیں مشرقی پاکستان میں تعینات کروایا گیا۔

آپ اکھوڑہ ضلع کومیلا میں سیکورٹی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے کہ ۲۷ مارچ ۱۹۷۱ء کو مکتی باہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ ان کا آخری خط مشرقی پاکستان سے ۲۳ مارچ کا لکھا ہوا اُن کی بیوہ کو ملا۔

حافظ عبدالرحمٰن شہید کے دو بھائی ہیں۔ ایک فوج سے پنشن یافتہ ہیں اور دوسرے پیکیجز لمیٹڈ لاہور میں ملازم ہیں ان کا نام ملک غلام حسین ہے۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیٹا جس کا نام عبدالناصر ہے، اور تین بیٹیاں ہیں۔ دو بچیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ چھوٹی بچی اور عبدالناصر زیرِ تعلیم ہیں۔ بیوہ اور چھوٹے بچوں کو ۲۰۰/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔ عبدالناصر کو فوجی فاؤنڈیشن کی طرف سے مالی امداد ملتی رہتی ہے اس کے علاوہ ایجوکیشن منسٹری اسلام آباد کی طرف سے عبدالناصر کے لئے وظیفہ منظور ہوا تھا لیکن ہنوز کوئی رقم انہیں موصول نہیں ہوئی۔



۱۰۱۲۱۸۸ اے ایل ڈی ممتاز علی :۔ آپ ۱۹۳۲ء میں موضع اُسترزئی پایان ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مختار علی تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول اُسترزئی پایاں میں حاصل کی اور میٹرک کے آخری سال میں سکول چھوڑ کر فوج میں ملازمت اختیار کی۔ ممتاز علی نے ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر جامِ شہادت نوش کیا۔ شہید کے والدین فوت ہو چکے ہیں۔ آپ کے دو بھائی ہیں۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی بیوہ، دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ بیٹیاں سن بلوغ کو پہنچ چکی ہیں۔ بیٹا قاسم علی جماعت پنجم میں اُسترزئی کے ہائی سکول میں زیرِ تعلیم ہے۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۲۱۲/- روپے پنشن مل رہی ہے اس کے علاوہ یونٹ کی طرف سے ۲۰/- روپے ماہانہ اور آرمرڈ کور سنٹر کی طرف سے ۵۰/- روپے ماہانہ وظیفہ مل رہا ہے۔



۱۰۱۵۶۴۸ سوار محمد یعقوب :۔ آپ جولائی ۱۹۳۵ء میں لنگر پور بیلی ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا نام محمد اقبال ہے۔ ابتدائی تعلیم سندوم پور بیلی میں حاصل کی اور اس کے بعد مزید تعلیم کے لئے گورنمنٹ ہائی سکول کالا دیو میں داخل ہوئے لیکن تعلیم ادھوری چھوڑ کر فوج میں ملازمت اختیار کی۔

محمد یعقوب نے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

آپ کے دو بھائی ہیں ان میں سے محمد ایوب انجینئرز کور میں ملازم ہیں۔ شہید شادی شدہ تھے اور شادی شہادت سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے ہوئی تھی۔ کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ کے عقد ثانی کے بعد شہید کی والدہ کو ۳۰/- روپے ماہانہ پنشن ارینٹ کی طرف سے ۱۲/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔



۱۰۲۰۳۳۶ سوار محمد اسلم :۔ آپ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۴ء کو بھام پنجیڑی ضلع میرپور پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد خان تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم پنجیڑی میں حاصل کی۔ کچھ عرصہ بعد آپ آرمرڈ کور میں شامل ہو گئے۔

محمد اسلم نے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر جرأت و بہادری کے ساتھ شہادت قبول فرمائی۔

شہید کے دو بڑے بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ سب سے چھوٹی بہن ہوشیار بیگم کے علاوہ سب شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ محمد اسلم کی شہادت کے چند دنوں بعد بیٹے کی جدائی کا صدمہ برداشت نہ کرتے ہوئے فوت ہو گئیں۔ چھوٹی بہن ہوشیار بیگم کے علاوہ اور کوئی پنشن کا حقدار نہیں تھا۔ غالباً عمر زیادہ ہونے کے باعث ہوشیار بیگم کو پنشن نہ مل سکی۔ البتہ انہیں ۱۲ کیولری کی طرف سے ۲۰/- روپے ماہانہ وظیفہ ملتا ہے۔



۱۰۲۷۹۱۷ سوار فضل محمود :۔ آپ ایک غریب گھرانے میں ۱۹۴۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام ولی محمد تھا۔ آپ نے مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنا ذاتی کاروبار چلاتے رہے۔ کچھ عرصہ درزی کا کام کرتے رہے۔ بعد میں فوج میں بھرتی ہوئے۔

۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں تعینات تھے۔ ۲۸۔ مارچ ۱۹۷۱ء کو مکتی باہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

شہید کے صرف ایک بھائی ہیں جن کا نام عبداللہ جان ہے۔ فضل محمود غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کی والدہ کو ۹۰/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۲۵۱۳۰ سوار فتح محمد :۔ آپ ۷۔ فروری ۱۹۴۲ء کو موضع جپال ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آزادی کے بعد آپ کے والد چوہدری عنایت خان ہجرت کر کے پاکستان آئے اور چک ۵۰ گ۔ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور میں آباد ہو گئے۔ فتح محمد شہید نے اپنی تعلیم سینٹ تھامس ہائی سکول خوشاب پور (چک ۵۱) میں حاصل کی۔ فوج میں شامل ہونے سے پہلے زینت ٹکسٹائل ملز میں کلرک تھے۔

سوار فتح محمد ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں تھے۔ ستوطڈھاکہ کے وقت لاپتہ ہو گئے۔ آخر ۲۸۔ جنوری ۱۹۷۵ء کو ان کی شہادت تسلیم کر لی گئی۔

شہید کی دو بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ والدین انتقال کر چکے ہیں۔ شہید کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ بیوہ کو ۹۹/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔



۱۰۲۱۲۱۹ سوار محمد حنیف :۔ آپ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۲ء کو بتقام لس تحصیل سہمبر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام اللہ دتہ ہے۔ آپ نے اپنی تعلیم پنجیڑی اور بعد میں ملڑی کالج سرائے عالمگیر میں حاصل کی۔ تعلیم نامکمل چھوڑ کر فوج میں شمولیت اختیار کی اور ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آرمرڈ کور سنٹر نوشہرہ میں تربیت کے لیے پہنچ گئے۔

محمد حنیف نے ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔ آپ کے بڑے بھائی محمد حنیف بھی اسی محاذ پر تھے۔ شہید کے تین بھائی ہیں۔ ایک فوج سے پنشن یافتہ ہیں۔ دوسرے محمد نظیر آرمرڈ کور میں ملازم ہیں۔ تیسرے گھریلو کام کاج کرتے ہیں۔ تین بہنیں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ شہید خود غیر شادی شدہ تھے۔ شہید کی والدہ کو ۵۰/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔



۱۰۳۰۸۷۱ سوار بشیر خان :۔ آپ ۲۵ مئی ۱۹۵۰ء کو موضع میرو زئی تحصیل کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام معلی خان ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول کوہاٹ میں پائی اور یہیں سے میٹرک پاس کر کے فوج میں شامل ہو گئے۔

بشیر خان نے ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

شہید کے تین بھائی ہیں۔ ایک بھائی جانا ملز کوہاٹ میں ملازم ہیں۔ شہید کی بیوہ کی شادی خاندانی رسم و رواج کے مطابق اُن کے بھائی سے کر دی گئی ہے۔ باقی دونوں بھائی زیر تعلیم ہیں۔ دو بہنیں بھی ہیں۔ شہید کے والدین حیات ہیں۔ ۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء تک والدہ اور بیوہ کو پنشن ملتی رہی۔ بیوہ کے نکاح ثانی کے بعد ہر دو کی پنشن بند ہو گئی۔

دراصل شہید کی والدہ مسماۃ بی بی جان ساکن موضع میرو زئی تحصیل و ضلع کوہاٹ بیٹے کی بیوہ کی عدم موجودگی میں پنشن کی حقدار ہیں۔ ۱۲ کیولری اس سلسلے میں اقدام کر سکتی ہے۔

۱۰۰۷۶۱۶ لانس دفعدار احمد خان :- آپ ۱۹۳۰ء میں ڈھیہ ضلع سرگودہا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور میٹرک سرگودہا سے پاس کیا۔ والد صاحب کا نام فتح خان ہے۔ تعلیم سے فارغ ہو کر لوائر ڈنگ چراٹ میں بھرتی ہو گئے۔ ابتدائی تربیت کے بعد ۱۲ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔

آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کھیم کرن کے محاذ پر جرأت و بہادری کی تاریخ اپنے خون سے رقم کی اور ۱۰ ستمبر ۶۵ء کو ایک خونریز معرکے میں شہادت پائی۔ قصور کے قریب للیانی کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

شہید کے دو بھائی ہیں۔ دونوں ملازمت کرتے ہیں۔

شہید کی بیوہ اور دو بچے ہیں۔ بچے زیر تعلیم ہیں۔ بچوں اور بیوہ کو ۳۹۷/- روپے سرمایہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۸۱۹۸ اے ایل ڈی عنایت اللہ :- آپ بہاول پور تحصیل نارووال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام بُوٹا خان ہے۔ آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول نظر سوہجا سنگھ تحصیل نارووال سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور فوج میں شمولیت اختیار کی۔

عنایت اللہ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں تھے۔ دوران جنگ لاپتہ ہو گئے۔ قیاس ہے کہ مکتی باہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آخر ۱۳ جون ۷۳ء کو اُن کی شہادت قانونی طور پر تسلیم کر لی گئی۔

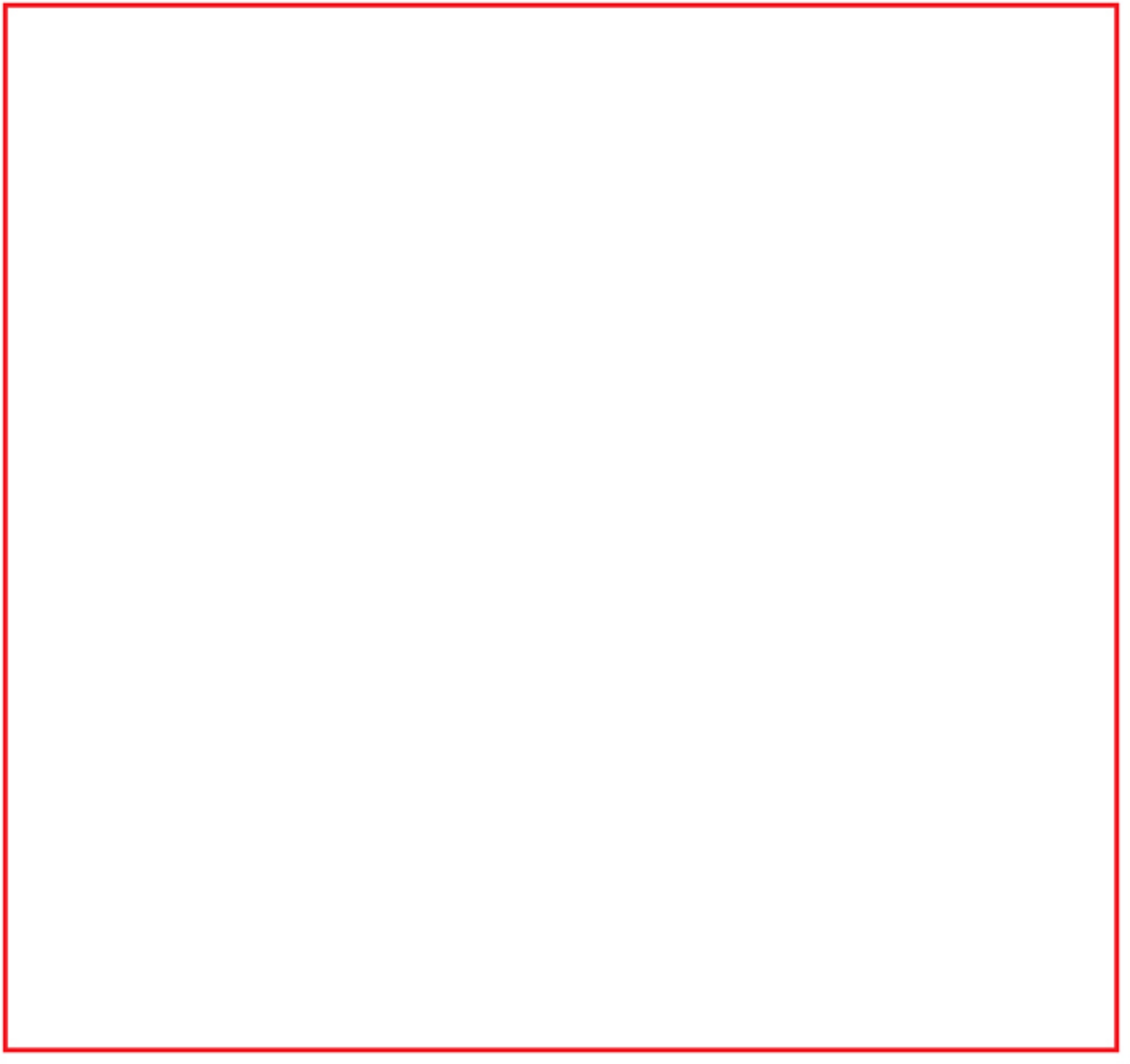
عنایت اللہ شہید کے چار بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی فوج میں ملازم ہیں۔ شہید نے اپنی زندگی میں بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ البتہ ایک بیٹی طاہرہ جماعت سوئم میں زیر تعلیم ہے۔ والد بزرگوار کو ۱۰۰/- روپے اور بیٹی کو ۴۶/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۷۲۲۴ سوار رزاق حسین :- آپ ڈھوک رہڑہ تحصیل چکوال میں ۶ مارچ ۱۹۴۰ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں سے ملحقہ قصبہ نازیال میں حاصل کی۔ کچھ عرصہ والد بزرگوار کے ساتھ کھیتی باڑی کرتے رہے۔ سن بلوغ کو پہنچ کر فوج میں شامل ہو گئے۔

رزاق حسین ۱۰ ستمبر ۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر شہادت کے مرتبے پر سرفراز ہوئے

شہید کی ایک بہن اور تین بھائی ہیں۔ بڑے بھائی محمد عجائب رسالے میں نائب رسالدار ہیں۔ ان سے چھوٹے محمد منظور حسین کاشتکاری کرتے ہیں۔ اور ان سے چھوٹے محمد اعظم سگنلز میں ہیں۔ شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے والدین محمد کو ۶۱/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۶۱۸۵ سوار محمد مقبول :- آپ کی پیدائش اور اوائل عمر کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔ ۱۹۷۱ء میں آپ مشرقی پاکستان میں تھے۔ ۱۳ جون ۷۱ء کو ایک گرنیڈ کے اچانک پھٹ جانے سے داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے مورچے ہی میں شہادت پائی۔ آپ کے والد آپ کی شہادت سے دو ماہ قبل فوت ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ تین، بڑے بھائی اور چار بہنیں بقید حیات ہیں۔ مقبول شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کی والدہ کو ۵۵/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔



۱۵ لانسرز







۴۳۴۔ رسالدار ارشاد محمد:۔ آپ ۱۹۱۶ء میں ہندوستان کے صوبے جے پور کے ایک گاؤں منگھانامیں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد منجو پیر حیدر آباد (سندھ) میں آکر آباد ہوئے۔ بنیادی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۹ء میں انڈین آرمی کے آرمڈ کور گروپ میں شامل ہوئے۔ فوجی تربیت کے اختتام پر ۱۲ لانسرز میں تبدیل ہوئے۔ اپنی ذہانت اور محنت کی بدولت بہت جلدی ترقی کی۔ آرمڈ کور سکول احمد نگر (ہندوستان) میں انسٹرکٹر کی حیثیت سے کام کیا۔ آپ بہترین کھلاڑی تھے۔ فٹ بال آپ کا پسندیدہ کھیل تھا۔ ۱۹۵۲ء میں ۱۵ لانسرز کھڑی ہوئی اور آپ تبدیل ہو کر یہاں تشریف لائے۔ اپنی محنت، ذہانت اور قابلیت کی بدولت رجمنٹ میں بہت جلد اپنا مقام پیدا کیا۔ کچھ عرصہ بعد نائب رسالدار بنا دیئے گئے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کھیم کرن کے محاذ پر دشمن سے نبرد آزما ہوئے۔ سنگترہ کے مقام پر آپ کے ہاتھوں دشمن کا کافی جانی اور مالی نقصان ہوا اور آپ دشمن کی اندھا دھند گولہ باری کے دوران ۲۳ ستمبر ۶۵ء کو شہید ہوئے۔ اس طرح قوم اپنے اس جری اور بہادر فرزند سے محروم ہو گئی جس نے ملک اور قوم کی خاطر اپنی جان دے کر اس کی حفاظت کی۔ اس عظیم سپاہی کو آج بھی عزت و احترام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کے دو بھائی ہیں اور کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

شہید کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ غفران احمد اور امصال احمد کے علاوہ باقی سب بچوں کی شادیاں ہو چکی ہیں، لڑکے ملازمت پیشہ ہیں اور بیٹیاں اپنے اپنے گھروں میں ہیں۔ غفران احمد آج کل ایل ایل بی کر رہے ہیں اور امصال احمد میٹرک کے سال آخر میں ہیں۔

بیوہ اور امصال احمد کو ۲۷۷/- روپے ماہانہ پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔

۸۷۷ نائب رسالدار محمد یوسف:۔ آپ ۱۹۲۳ء میں ہندوستان کے ضلع حصار کے ایک گاؤں واہیان میں پیدا ہوئے۔ پاکستان بننے کے بعد کبیر والا ضلع ملتان میں آکر آباد ہوئے۔ نویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۴۸ء میں پاک آرمی کے آرمڈ کور میں شامل ہوئے۔ فوجی تربیت مکمل کر کے ۱۹۵۲ء میں ۱۳ لانسرز میں تبدیل ہوئے۔ ۱۹۵۵ء میں جب ۱۵ لانسرز کھڑی ہوئی تو اس میں تبدیل ہو کر آ گئے۔ آپ اپنے حسن سلوک اور خوش مزاجی کے سبب اپنے ساتھیوں میں بہت پسند کئے جاتے تھے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں رائفل ٹروپ لیڈر کی حیثیت سے کھیم کرن کے محاذ پر حصہ لیا۔ ایک رات گشت کے دوران دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی اور دشمن کے ٹینک پر قبضہ کر لیا۔ اسے چلا کر لا رہے تھے کہ دشمن نے یہ ٹینک تباہ کر دیا اور آپ شہید ہو گئے۔ لوگ آج بھی آپ کو عزت و احترام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کی شہادت کی تاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء ہے۔ آپ للیانی (قصور) کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

شہید کے چار بھائی اور چار بہنیں ہیں، ایک بھائی عاشق علی آرمڈ کور میں ہیں، دوسرے معشوق علی مدرس ہیں اور باقی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

شہید کے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ لڑکی دونوں بھائیوں سے بڑی ہے اور اس کی شادی ہو چکی ہے۔ محمد فاروق اور محمد ظاہر دونوں بھائی زیر تعلیم ہیں۔

شہید کی بیوہ اور بچوں کو معقول پنشن اور وظائف مل رہے ہیں۔



۱۰۱۴۷۱۱ سوار محمد خلیل :۔ آپ ۷ فروری ۱۹۴۰ء کو موضع داؤ کے خورد تحصیل ڈسکہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی اور مڈل پیروچک سے پاس کر کے فوج میں شامل ہو گئے۔ آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں لاہور سیکٹر میں شہادت پائی۔ رسالدار ارشاد محمد ۱۵ لانسرز آپ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ رسالدار صاحب نے محمد خلیل شہید کی نعش اس کے آبائی گاؤں میں پہنچائی اور بعد میں خود بھی ۲۳ ستمبر کو شہید ہو گئے۔

شہید کے ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ بھائی فوج میں آنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ شہید نے شادی شدہ تھے آپ کے والد اور والدہ کو مجموعی طور پر ۱۷۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۱۰۰۸۲۵۵ نائک ظہور احمد :۔ آپ ہندوستان کی ریاست پٹودی کے مسلم راجپوت گھرانے میں دسمبر ۱۹۳۳ء میں پیدا ہوئے۔ پاکستان بننے کے بعد چشتیاں ضلع رحیم یار خاں میں آکر آباد ہوئے۔ پاکستان آرمی میں شمولیت کے بعد بنیادی فوجی تربیت مکمل کر لی اور ۱۲ لانسرز میں تبدیل ہوئے جسے ۱۹۵۵ء میں ۱۵ لانسرز میں تبدیل کیے گئے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے ڈوزر کمانڈر کی حیثیت سے کھیم کرن کے محاذ پر حصہ لیا اور بے پناہ جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔ بھاگتے ہوئے دشمن کا پیچھا کر رہے تھے کہ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ کا ٹینک ہٹ ہو گیا اور آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اس طرح ملک کا یہ عظیم سپوت ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔

آپ کے چار بھائی اور ایک بہن ہیں۔ تین بھائی ملازمت پیشہ ہیں اور ایک بھائی کھیتی باڑی کرتا ہے۔ بہن کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ نائک ظہور احمد شہید کے تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ بڑے لڑکے مشتاق احمد کی شادی ہو چکی ہے۔ بڑے لڑکے یعنی مشتاق احمد اور اشتیاق احمد ملازمت پیشہ ہیں جبکہ باقی بچے ابھی زیر تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۴۵ روپے سہ ماہی پنشن ملتی ہے۔



۱۰۰۷۸۱۰ دفعدار عبدالعزیز:۔ آپ ۱۹۳۲ء میں ضلع جے پور (ہندوستان) کے قصبہ بھمناس میں پیدا ہوئے۔ ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے اور ضلع میرپور خاص (سندھ) کے گاؤں درشن نگر ٹنڈو جان محمد میں آباد ہوئے۔ آپ پاک فوج کے آرمرڈ کور میں بھرتی ہو کر تشریف لائے۔ فوجی تربیت کی تکمیل پر ۱۹۵۱ء میں ۱۴ لانسرز میں تبدیل ہوئے۔ بعد ازاں ۱۵ لانسرز میں تبدیل ہو کر آگئے۔ آپ نہایت ہنس مکھ ملنسار اور چاک و چوبند سپاہی تھے مرحوم بہت اچھے کھلاڑی تھے خصوصاً باسکٹ بال کے! اپنی محنت اور دیانتداری کی بدولت بہت جلد ترقی کی اور دفعدار بنا دیئے گئے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ٹینک کمانڈر کی حیثیت سے کھیم کرن کے محاذ پر حصہ لیا۔ روہی نالہ عبور کرتے ہوئے جبکہ آپ دشمن کا پیچھا کر رہے تھے، اس کی اندھا دھند گولہ باری کے دوران شہید ہو گئے۔ آپ کی شہادت ہمیشہ مشعل راہ کا کام دے گی۔

شہید کے ایک بھائی عبدالحمید آج کل بیمار ہیں اور کئی ہسپتالوں میں علاج کرانے کے باوجود تندرست نہیں ہو سکے۔ شہید کی بیوہ اور دو بچوں کو ۱۶۷/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔



۱۰۱۸۱۴ سوار شاہ محمد:۔ آپ ۱۹ اپریل ۱۹۳۸ء کو جالندھر (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان پر اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کی اور فورٹ عباس منڈی چشتیاں کے چک نمبر ۱۳۹ میں آکر آباد ہوئے۔ ۱۹۵۷ء میں بھرتی ہو کر آرمرڈ کور میں شامل ہوئے۔ فوجی تربیت مکمل کرنے کے بعد ۱۵ لانسرز میں پوسٹ ہو گئے۔ شہید نہایت ذہین، ہنس مکھ اور دیانت دار سپاہی تھے۔ اچھے گنر ہونے کے ساتھ ساتھ فٹ بال کے بہترین کھلاڑی تھے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ایڈم ٹروپ بی سکواڈرن کی طرف سے ٹینک ڈوزر کے گنر کی حیثیت سے کھیم کرن کے محاذ پر شامل ہوئے۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستانی افواج نے جب دشمن کی افواج پر حملہ کیا تو دشمن کی طرف سے جوابی کارروائی کے دوران آپ کا ڈوزر ناکارہ ہو گیا اور آپ شہید ہو گئے۔ اپنے وطن سے محبت اور بہادری کی ہمیشہ قائم رہنے والی اعلیٰ مثال اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ شہید کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ شہید کا صرف ایک لڑکا ہے اس کا نام سرفراز خاں ہے اور مقامی چک میں چھٹی جماعت کا طالب علم ہے۔

بیوہ کو ۳۸۴/- روپے سہ ماہی پنشن ملتی ہے۔ بچے کا ۱۵۰/- روپے ماہانہ وظیفہ صرف ایک بار ملنے کے بعد بند ہو چکا ہے اسی طرح عیوری امداد ۴۴/- روپے سہ ماہی ملا کرتی تھی جو دو سال سے بند ہے۔ وجوہات نامعلوم! بیوہ کے پاس اپنی کوئی رہائش نہیں۔ چک کے نمبردار کے گھر میں بسیرا ہے۔



۲۵۔۱۰۲ سوار جمیل احمد :۔ آپ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۳ء کو ضلع حصار (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ آپنے اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ ہجرت کی اور پاکستان تشریف لائے یہاں آکر نوں شہر ضلع ملتان میں آباد ہوئے۔ میٹرک کا امتحان پاس کیا بعد ازاں پاک فوج میں شمولیت اختیار کی اور آرمرڈ کور سے وابستہ ہوئے آپ نہایت محنتی اور ذہین سپاہی تھے۔ فٹ بال کے بہترین کھلاڑی تھے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کھیم کرن کے محاذ پر زخمی ہوئے۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن سے بے جگری سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے آپ ۱۵ لانسرز کے پہلے شہید تھے۔

شہید کے دو بڑے بھائی اور چار بہنیں ہیں، سب سے بڑے بھائی عبدالقدیر خاں محکمہ مال میں پٹواری ہیں۔ شہید کی شادی اپریل ۱۹۶۵ء میں ہوئی تھی، آپ کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی بیوہ نے عقد ثانی کر لیا ہے۔



۱۰۲-۲۰۴۰ سوار داؤد خان :۔ آپ ۱۹۴۴ء میں ضلع گڑھ گاؤں (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ ہجرت کی اور ضلع ملتان کے گاؤں قادر پور میں آباد ہوئے۔ آٹھویں جماعت پاس کرنے کے بعد ۱۹۶۲ء میں پاک فوج میں شامل ہوئے۔ بنیادی فوجی تربیت کے اختتام پر ۱۵ لانسرز میں تبدیل کر دیئے گئے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کھیم کرن کے محاذ پر دشمن کے خلاف لڑے۔ اس وقت آپ فرسٹ ٹروپ کی سکواڈرن سے وابستہ تھے۔ دوران جنگ آپ نے نائب رسالدار محمد یوسف مرحوم کو دیکھا جو اپنے جوانوں کے ساتھ دشمن کے ایک ٹینک پر ہلہ بولنے والے تھے آپ بھی ان کے ساتھ جا کر شامل ہو گئے۔ محمد یوسف مرحوم نے آپ کو واپس کرنے کی بہت کوشش کی لیکن قوم کے اس بہادر فرزند نے اپنے سینئر کو اپنے اعتماد میں لے کر حصہ لیا اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے سنچورین ٹینک پر قبضہ کر لیا۔ یہ ٹینک واپس لایا جا رہا تھا کہ دشمن نے اس ٹینک کو تباہ کر دیا اور یوں یہ دلیر اور بہادر سپاہی ۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جام شہادت نوش فرما کر ہم سے جدا ہو گیا۔ شہید للیانی (قصور) کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ آپ غیر شادی شدہ تھے آپ کے چار بہن بھائی ہیں جن میں سے دو شادی شدہ ہیں۔

۱۰۱۰۲۸۶ لانس دفعدار مبارک علی :۔ آپ ریاست الور (ہندوستان) کے گاؤں منڈاور میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام معشوق علی ہے۔ آزادی کے بعد والدین کے ہمراہ چک نمبر ۱۱ تحصیل اوکاڑہ میں آکر آباد ہوگئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کچھ منڈاور اور باقی اپنے چک میں حاصل کی۔ بعد میں بوائز ونگ میں بھرتی ہوگئے۔

آپ نے ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جام شہادت نوش کیا۔ شہید کے ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ بھائی کاشت کاری کرتے ہیں۔ بہنیں شادی شدہ ہیں۔ شہید کی صرف ایک بیٹی ہے۔ بیوہ اور بچی کو ۱۱۰/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۰۱۹۲ سوار انصیر الدین :۔ آپ ۱۹۴۴ء میں تحصیل فتح آباد ضلع حصار (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق مسلم راجپوت گھرانے سے تھا۔ ہجرت کے بعد ڈیرہ غازی خان میں آباد ہوئے۔ بنیادی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے ضلع میں بحیثیت پٹواری تقرری ہوئی۔ آپ نے اس پیشہ کو خیرباد کہا اور ۱۹۶۲ء میں پاک فوج میں شامل ہوئے۔ ایک سال کی تربیت کے بعد ۱۵ لانسرز میں تبدیل کئے گئے۔ آپ اپنے ساتھیوں میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کھیم کرن کے محاذ پر ۱۲ ستمبر کو جب آپ دشمن کا تعاقب کر رہے تھے اس کی انہ دعہ گولہ باری کے دوران شہید ہوئے۔ اس وقت آپ دفعدار عبدالعزیز شہید کے زیر کمان تھے۔



٢٠ لانسرز





۱۰۲۸۱۴۸ سوار محمد حسین، نشانِ حیدر: آپ تحصیلی گوجر خان کے ایک چھوٹے سے گاؤں ڈھوک پیر بخش میں ۱۸ جون ۱۹۴۸ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ بزرگوار کا نام روز علی ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم جھنگی بھیرو میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان بائی اسکول دیوی سے پاس کیا۔

شمع رسالت کا یہ پروانہ نہایت ہنس مکھ اور جفاکش تھا۔ یونٹ کی ہر تقریب اور محفل کی جان تھا۔ آپ کی بات چیت اور اندازِ فکر سے آپ کے ساتھیوں نے بہت پہلے اندازہ لگا لیا تھا کہ آپ حق و باطل کے معرکوں میں کوئی غیر معمولی کارنامہ ضرور انجام دیں گے۔

آخر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر کفار پر قہرِ الٰہی بن کر گرے۔ آپ نے صفِ اوّل میں گولیوں کی بوچھاڑ کے دوران دن اور رات میں کسی بھی لمحہ آرام نہ کیا۔ آپ کے ساتھی بیان کرتے ہیں کہ آپ اپنے ذمہ داری کے علاقے کی ایک ایک پوزیشن پر نعرے مارتے ہوئے جاتے اور گولہ بارود فراہم کرتے، ہدایات لیتے اور دیتے۔ آپ کا جوش و جذبہ اور اندازِ کارکردگی اس قدر والہانہ اور جارحانہ تھا کہ دیکھنے والوں کے دلوں میں ایک نئی تڑپ پیدا کر دیتا۔ دراصل رجمنٹ کے تمام لوگوں کے حوصلے بلند رکھنے میں اور رجمنٹ کے لئے شاندار کامیابیاں حاصل کرنے میں آپ کا بڑا ہاتھ تھا۔ آخر آپ نے ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھ دن کی مسلسل جنگ و دو کے بعد میدانِ جنگ میں شہادت حاصل کی۔ شہادت سے چند ہی لمحے پہلے صرف ایک معرکہ میں آپ کی نشاندہی پر آپ کا اسکواڈرن دشمن کے ۱۶ ٹینک تباہ کر چکا تھا۔ ابھی آپ اگلے ہدف کو تلاش کر رہے تھے کہ دشمن کی گولیوں کا نشانہ بن گئے اور موقع پر جامِ شہادت نوش کیا۔

پس ماندگان میں ایک بیوہ، ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے۔ بیٹے کو شہید نے نہیں دیکھا تھا۔ والدین زندہ ہیں۔ آپ کے ایک بھائی اور ایک بہن بھی ہیں۔ شہادت کے بعد آپ کے ہم وطنوں اور ملک و ملت نے زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور فوری نذرانے اور تحائف پیش کئے۔ آپ کے اسکول اور گاؤں کا نام اب آپ کے نام سے موسوم ہے۔ آپ کے گاؤں تک پکی سڑک خاص طور پر بنوائی گئی۔ نشانِ حیدر کے اعزاز کے ساتھ ملنے والی سہولتوں اور دوسرے تحفے تحائف کے علاوہ آپ کی بیوہ کو ۲۲۰/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔



۱۰۳۲۵۲۲ سوار میر عالم: آپ پشاور کے چھوٹے سے گاؤں مشترزئی میں ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام سربلند خان ہے۔ آپ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ بڑے لاڈ پیار سے پرورش پائی۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول شیخان سے پاس کیا۔ کھیتی باڑی کا بہت شوق تھا۔ ذہین اور جفاکش تھے۔ فوجی زندگی سے لگاؤ پیدا ہوا تو آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کر لی۔

حیدری یونٹ کے بہترین سپاہیوں میں سے تھے۔ آپ کے حسنِ اخلاق سے ساتھی متاثر تھے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ کھیل کے علاقے میں دشمن کے خلاف برسرِ آزما تھے۔ زخمی ہونے کے باوجود لڑتے رہے۔ آخر زخموں کی تاب نہ لا کر شہادت پائی۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کی چار بہنیں ہیں۔ بڑی بہن کی شادی ہو چکی ہے۔ تین چھوٹی بہنیں نابالغ ہیں۔ آپ کے والد محترم ضعیف العمر ہیں۔ والدہ محترمہ کو ۶۰/- روپے ماہوار پنشن اور ۲۵/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔



۱۰۱۳۹۱۰ اے ایل ڈی حق نواز: آپ ڈھوک بھٹیال میں ۱۶ مارچ ۱۹۳۵ء کو محترم غلام حیدر کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل اسکول بکرال میں حاصل کی۔ آپ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ گھریلو کام کاج میں اپنے والد کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ فوجی ملازمت کا شوق تھا۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نہایت محنتی اور جفاکش سپاہی تھے۔ وفادار، فرمانبردار اور اعلیٰ حسنِ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ نے اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ سیالکوٹ سیکٹر پڑاٹو والی کے مقام پر اپنے وطن عزیز کا دفاع کر رہے تھے۔ دشمن نے ٹینکوں سے بھرپور حملہ کیا۔ شدید فائرنگ ہوئی۔ دشمن کے کئی ٹینکوں کو برباد کرنے کے بعد آپ نے میدانِ جنگ میں جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ ضعیف العمر والدین زندہ ہیں۔ شہید کی چار بہنیں ہیں۔ چاروں شادی شدہ ہیں۔ شہید کے والدین کو ابھی تک پرانے سیکل پر پنشن ملتی ہے۔





۱۰۱۹۸۷ سوار کرامت حسین: آپ ۱۰ رجولائی ۱۹۴۳ء کو بمقام مغل تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی محترم شان محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول اور پھر مڈل اسکول ڈھوک پناہیاں حاصل کی میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول دلیوی سے پاس کیا۔ آپ ذہین اور محنتی تھے تعلیم کے ساتھ ساتھ گھریلو کام کاج میں بھی دلچسپی لیتے تھے۔ فوجی زندگی سے انس تھا۔ آپ نے آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی۔

ذہانت اور شوق کی وجہ سے اعلیٰ تربیت حاصل کی۔ آپ ایک ہونہار سپاہی تھے۔ آپ کے حسن اخلاق سے سب لوگ متاثر تھے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں سیالکوٹ سیکٹر میں جوانمردی اور دلیری سے لڑتے ہوئے ۹ر دسمبر کو جان قربان کر دی۔ آبائی گاؤں میں دفن کئے گئے۔

شہید شادی شدہ تھے۔ بیوہ کے ساتھ دو بیٹے اور ایک بیٹی پس ماندگان میں چھوڑے ہیں۔ بچی کی عمر ۱۱ سال ہے اور وہ زیر تعلیم ہے۔ دو بیٹے جاوید اقبال اور محمد اکرم زیر تعلیم ہیں۔ شہید کے ایک بڑے بھائی ہیں۔ آپ کی چار بہنیں ہیں۔ تین شادی شدہ ہیں۔ ایک ٹی بی کی بیماری کی وجہ سے شادی کے قابل نہیں ہے اور وہ شہید کی بیوہ کے پاس رہتی ہے۔ شہید کی بیوہ کو ۱۰۵/ روپے ماہوار پنشن اور بچوں کو مجموعی طور پر ۷۰/ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔

۱۰۲۱۶۰۸ سوار امیر افضل: آپ ۱۹۴۳ء میں بمقام منگوانی پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام محمد خان ہے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ میں پائی۔ آپ کو فوجی زندگی کا بہت شوق تھا آپ نے آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی۔

آپ ایک دلاور سپاہی تھے اور اعلیٰ صلاحیتیں رکھتے تھے۔ دلیر اور بہادر تھے۔ ۱۰ر ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن کی پیش قدمی روکتے ہوئے ایک خونریز معرکے میں جام شہادت نوش کیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے دو بھائی شیر افضل اور دلنواز ہیں۔ دلنواز فوج میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی دو بہنیں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔



۲۱۵۱۳، سوار علم دین ظفر: آپ بمقام گڑھ پک ضلع کٹھوعہ (ریاست جموں کشمیر)، ۱۹۴۷ء میں فتح محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل اسکول سوہاوڑہ تحصیل شکرگڑھ میں حاصل کی۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول شکرگڑھ سے پاس کیا۔ آپ نہایت ذہین اور نیک سیرت تھے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

محنت اور کوشش سے آپ نے اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ ایک ہونہار اور وفادار سپاہی تھے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ شکرگڑھ محاذ پر اپنے عزیز وطن کا دفاع کر رہے تھے۔ ٹینک میں ایک لوڈر کے فرائض پر مامور تھے۔ آپ نے فرائض نہایت اعلیٰ طریقے سے انجام دیئے۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آپ اپنے ٹینک کو گولہ لگنے سے شہید ہو گئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ تھے۔ آپ کے شہید ہونے کے بعد آپ کے گھر ایک بچی نے جنم لیا۔ آپ کے چار بھائی ہیں، چاروں شادی شدہ ہیں۔ بیوہ کو ۷۷/- روپے ماہوار اور بچی کو ۳۱/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۱۰۳۴۸۹۵، سوار غلام حسین: آپ بمقام الہ آباد تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا، ۸ جون ۱۹۵۳ء کو پیدا ہوئے۔ والد محترم کا اسم گرامی غلام محمد ہے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول شاہ پور میں حاصل کی۔ دل میں فوجی ملازمت کی تڑپ تھی۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑتے ہوئے آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نہایت محنتی اور وفادار سپاہی تھے۔ آپ فوجی کام کو اعلیٰ طریقے سے انجام دیتے تھے۔

۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آپ ایک خونریز معرکے میں شہید ہوئے۔ آپکو آپکے آبائی گاؤں کے قریب ہی عائلی شہید قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ ان کے پانچ بھائی ہیں۔ محمد حسین کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔ محمد حسین نابینا ہیں۔ والد ضعیف العمر ہیں اور ان کو ۳۰/- روپے سہ ماہی پنشن ملتی ہے۔





۳۴۹۴۰۳ سوار عبدالغفور: آپ بمقام پورن تحصیل شکرگڑھ ، ۸ اگست ۱۹۵۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام غلام فرید ہے۔ ابتدائی تعلیم مڈل تک ڈھیرا اسکول میں پائی۔ میٹرک پرائیویٹ طور پر پاس کیا۔ آپ نے آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی۔

آپ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شکرگڑھ محاذ پر دشمن کے خلاف بڑی بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کو اپنی پھوپھی کے گاؤں سلطانپور میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ صرف ایک بہن کی شادی ہوئی ہے۔ تینوں بھائی ذوالفقار، مختار حسین اور عبدالغفور زیر تعلیم ہیں۔ شہید کی والدہ محترمہ کو ۵۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۳۴۹۵۰۳ سوار دولت زرد: آپ مارچ ۱۹۵۲ء کو موضع موہڑہ حیات تحصیل گوجرخان میں پیدا ہوئے۔ والد کا اسم گرامی نور دین ہے۔ ابتدائی تعلیم اسکول جنگی پھیرو اور گورنمنٹ ہائی اسکول دیری میں حاصل کی۔ میٹرک کے لئے گورنمنٹ ہائی اسکول جاتلی میں دو سال زیر تعلیم رہے۔ شہید کو کھیلوں کا بہت شوق تھا۔ اسکول کی ہاکی ٹیم اور والی بال ٹیم میں حصہ لیتے رہے۔ فوجی ملازمت سے بڑا لگاؤ تھا۔ آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی۔

آپ بڑے ذہین تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں فوجی تربیت حاصل کر لی۔ آپ خوش مزاج اور بلند حوصلہ سپاہی تھے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ہیڈ سلیمانکی کے محاذ پر جہاد میں حصہ لیا۔ آپ نے بڑی دلیری اور بیباکی سے جنگ لڑی۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کو زخمی ہو کر اڈہ ہسپتال میں پہنچے۔ زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے والدین زندہ ہیں۔ آپ کا ایک بھائی رفعت محمود جماعت نہم میں پڑھتا ہے۔ آپ کی ایک بہن ہے جس کی شادی ہو چکی ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو ۵۹/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے اور بھائی کو ۱۵/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔





۱۰۱۶۴۵۲ سوار خالد گل: آپ ۱۹۴۳ء میں ضلع پشاور کے قصبہ پیر پیائی میں محترم اسماب گل کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی۔ آپ کو فوجی زندگی سے بے حد لگاؤ تھا۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے فوجی کام نہایت محنت سے سیکھا۔ آپ حسنِ اخلاق کے پیکر، بہت جرأت مند اور دلیر تھے۔ آپ نے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اپنے عزیز وطن کی خاطر سیالکوٹ کی سرزمین پر جان قربان کر دی۔ آپ دشمن کے علاقے میں دور تک پیش قدمی کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ آپ کی لاش نہ مل سکی۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کی چار بہنیں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ آپ کے ایک بھائی سردار علی ایک فیکٹری میں ملازم ہیں۔ شہید کی والدہ ماجدہ کو ۱۹۱/- روپے پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۳۵۶۳ سوار محمد یوسف: آپ قصبہ تلہ میاں سنگھ میں محمد علی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی۔ مالی حالت کمزور تھی۔ زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ کچھ عرصہ والد کے ساتھ کھیتی باڑی کرنے کے بعد فوج میں ملازم ہوئے۔ آپ شروع ہی سے محنتی اور جفاکش تھے۔ آپ نے اپنا فوجی کام محنت اور شوق سے سیکھا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ سیالکوٹ محاذ پر حیدری یونٹ کے مایۂ ناز سپاہی تھے۔ آپ کا حوصلہ ہمیشہ بلند رہا۔ دشمن کی گولہ باری کی کبھی پروا نہ کی۔ ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شہید ہوئے۔ آپ کو آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ نہ تھے۔ شہید کے ایک بھائی ہیں جو کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ شہید کی والدہ محترمہ فوت ہو چکی ہیں۔ والد بزرگوار کو ۴۳/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۱۰۲۲۵۰۵ سوار عبدالمجید ملک: آپ موضع بھائی ضلع راولپنڈی ۱۹۴۵ء میں محترم خدا بخش کے گھر پیدا ہوئے۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول ادھوال سے پاس کیا۔ آپ نیک سیرت اور بلند اخلاق کے مالک تھے۔ فوجی زندگی بہت پسند تھی۔ آپ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ ایک بیباک اور دلیر سپاہی تھے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ شکرگڑھ کے میدان میں اپنے عزیز وطن کا دفاع کرتے ہوئے ۱۶ دسمبر کو جام شہادت نوش کر گئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ تین سال کے تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ صاحبہ کو ۶۶/- ماہوار پنشن اور ۲۵/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔



۱۰۲۶۴۳ سوار محمد اسلم: آپ ضلع جہلم کے گاؤں بوڑا خنگل میں فروری ۱۹۴۵ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد ماجد کا نام اللہ دتہ رکھا تھا۔ پانچ سال کی عمر میں آپ کے شفیق والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے مڈل تک تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول دینہ سے حاصل کی۔ مالی حالت کمزور تھی۔ کھیتی باڑی کرنے لگے۔ آپ بہت ملنسار اور خوش اخلاق تھے۔ کبڈی اور کشتی کا بہت شوق تھا۔ فوجی زندگی کی بڑی تمنا تھی۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ بہت محنتی اور ذہین تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں فوجی تربیت میں اعلیٰ معیار حاصل کیا۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں میدری پوسٹ کے ساتھ شکرگڑھ میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ آپ ٹینک شکن توپ کے گنر تھے۔ دشمن کے کئی ٹینک برباد کئے۔ آپنے ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شہادت پائی۔ پہلے گاؤں میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا بعد میں آبائی گاؤں میں دفن کئے گئے۔

شہید شادی شدہ تھے۔ ایک بیوہ اور ایک بچی پیچھے چھوڑے۔ بچی نسرین اختر چوتھی جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ شہید کی ایک بڑی بہن ہیں جنہیں شہید کی پرورش کی سعادت ملی۔ آپ چھوٹے تھے کہ آپ کی والدہ فوت ہو گئی تھیں۔ بیوہ کو ۵۰/- روپے ماہوار پنشن اور بیٹی کو ۳۰/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔

۱۱۱۴ رسالدار محمد بشیر: آپ بمقام سدھووال، تحصیل پنڈ دادن خاں، ضلع جہلم ۱۹۳۵ء میں کریم بخش کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل اسکول سمن وال میں حاصل کی۔ آپ بلا کے ذہین تھے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ فوجی خدمات کے لئے آپ بے چین رہتے تھے۔ آخر آپ آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ فنی اور تدبیری ہنر کے ماہر تھے۔ آپ ایک تجربہ کار لیڈر تھے۔ کافر سے لڑنا فخر سمجھتے تھے۔ آپ نے آرمرڈ کور اسکول نوشہرہ میں متعدد کورس کئے اور اعلیٰ نتائج حاصل کئے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ نے براول دستہ میں جانے کو ترجیح دی۔ جذبۂ جہاد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کے پاس ٹینک ٹروپ تھا۔ ۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شکر گڑھ کے میدان میں دشمن کے کئی ٹینک تباہ کئے۔ دشمن کی پیش قدمی روکی۔ اسی یلغار میں آپ کے اپنے ٹینک کو گولہ لگنے سے آگ لگ گئی۔ آپ کی لاش نہ مل سکی۔ شہید کا صرف ایک بیٹا شوکت محمود ہے جس کی عمر ۷ سال ہے۔ شہید کے تین بھائی اور ایک بہن ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں۔ شہید کی بیوہ کو معقول پنشن ملتی ہے۔ اب اس میں سے تناسب سے شہید کی والدہ کو بھی حصہ ملنا شروع ہوا ہے۔

۱۱۱۳ رسالدار محمد رمضان: آپ موضع جسیال، ضلع راولپنڈی میں محترم نور محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل اسکول بندہ سے حاصل کی۔ کاشت کاری میں بھی آپ دلچسپی لیتے تھے۔ آپ خداداد ذہانت کے مالک تھے۔ آپ کا حسنِ سلوک اور حسنِ اخلاق قابلِ تحسین تھا۔ تعلیم کے بعد آپ نے آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

آپ فنی اور تدبیری کاموں میں اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ آپ فرض شناس تھے۔ آپ نے کئی جنگیں لڑیں۔ آپ نے ہمیشہ ہمت اور جرأت کا ثبوت دیا۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ ٹروپ لیڈر تھے۔ دشمن کی پیش قدمی روکی اور اسے بہت نقصان پہنچایا۔ شکر گڑھ کی سرزمین پر شہادت نصیب ہوئی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے عبدالقدوس کی عمر ۱۵ سال ہے اور وہ میٹرک میں ہے۔ دونوں چھوٹے بچے بھی زیرِ تعلیم ہیں۔ آپ کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں یہ سب شادی شدہ ہیں۔ آپ کے ایک بھائی نائب صوبیدار محمد خاں سابقہ فوجی ہیں۔ بیوہ کو ۱۸۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے اور بچوں کو ۵۵/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔

۱۰۱۹۳۰۹ سوار عبدالکریم: آپ ضلع جہلم کے ایک چھوٹے سے گاؤں مکڑاچھ میں ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی ملک غلام حسین تھا۔ ابتدائی تعلیم قصبہ ڈلوال میں حاصل کی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ نے آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی۔

شہید ایک ذہین اور ان تھک سپاہی تھے۔ آپ اپنے فوجی کام میں ماہر تھے۔ جہاد کا بہت شوق تھا۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن کی یلغار کو روکتے ہوئے اپنے وطنِ عزیز کی حرمت اور اسلام کی سربلندی کی خاطر جان قربان کر دی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ نہ تھے۔ شہید کا صرف ایک ہی بھائی ہے جو شادی شدہ ہے۔ بچپن ہی میں شہید کے والدین رحلت فرما گئے۔ آپ کی پرورش کی سعادت آپ کے حقیقی چچا نائب صوبیدار (ریٹائرڈ) ملک فضل حسین صاحب کو ملی۔

۱۰۱۹۰۶۷ سوار محمد رزاق: آپ بمقام چک بگوال ضلع راولپنڈی پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام مرزا خان ہے۔ ابتدائی تعلیم مڈل اسکول انگوری میں حاصل کر کے آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر شہادت پائی۔ آپ کو اپنے گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے تین بھائی ہیں جو فوجی ملازم ہیں۔ شہید کی والدہ ماجدہ کو پنشن کے ۴۸/- روپے ملتے ہیں۔

۱۰۱۶۸۰۸ سوار فضل کریم: آپ بمقام ناڑہ موہڑ داخل دولتالہ ۱۹۲۷ء میں غلام حسین کے گھر پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم مڈل سکول دولتالہ میں حاصل کی۔ تعلیم کے بعد آپ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نے ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر قوم و ملک کی خاطر جان دے دی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ نہ تھے۔ شہید کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں۔ شہید کے والدین فوت ہو چکے ہیں۔

۱۰۱۷۷۵۸ سوار محمد افضل: آپ ۱۹۴۰ء میں ضلع جہلم کے گاؤں بھال میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام صوبیدار میجر محمد اسماعیل ہے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول بھرپھال کلاں میں حاصل کی۔ آپ کو فوجی زندگی کی بے حد آرزو تھی۔ آپ نے آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کر لی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن سے نبرد آزما ہوئے۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ کے ٹینک کو ٹینک شکن گولا لگا۔ ٹینک کو آگ لگ گئی۔ آپ شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچے۔ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے۔

شہید شادی شدہ تھے۔ اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے عقد ثانی کر لیا ہے۔ آپ کے صرف ایک بھائی غلام صابر حسین ہیں۔ جو فوجی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شہید کی چار بہنیں ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں۔ شہید کے والدین زندہ ہیں۔ والدہ محترمہ کو ۶۲/- روپے ماہوار پنشن اور ۲۵/- روپے وظیفہ ملتا ہے۔

۱۰۲۱۴۲۳ سوار نصر خان: آپ موضع ترخہ کھوئی تحصیل کرک ضلع کوہاٹ میں ۱۹۴۶ء میں عید حسن کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی۔ کچھ دن کاشت کاری کی۔ آپ نہایت جفاکش، محنتی اور فوجی ملازمت کے مشتاق تھے۔ موقع ملتے ہی آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نہایت فرمانبردار، وفادار اور شیر دل سپاہی تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر وطن عزیز کا دفاع کرتے ہوئے ۸ ستمبر کو جام شہادت نوش کیا۔

شہید کی بیوہ نے عقد ثانی کر لیا ہے۔ کوئی اولاد نہیں ہے۔ شہید کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی کے علاوہ باقی شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ محترمہ کو ۲۹/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۲۹۸۳ سوار عبداللہ: آپ بمقام درہ تحصیل صوابی ضلع مردان ۱۹۴۳ء میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام میاں اشرف تھا۔ آپ چھوٹے ہی تھے کہ والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے مڈل تک تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول صوابی میں حاصل کی۔ مالی مشکلات کی وجہ سے مزید تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر شہادت پائی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ اولاد نہیں تھی۔ بیوہ کو ۸۰/- روپے پنشن ملتی تھی۔ آپ کے ایک بھائی اور ایک بہن ہیں۔ بیوہ نے اب شہید کے چھوٹے بھائی سے عقد ثانی کر لیا ہے۔ بہن شادی شدہ ہے۔

۱۰۱۵۸۴۴ سوار محمد نواز رشن: آپ ۱۹۴۱ء میں بمقام نگر تھیل فتح جنگ ضلع کیمبلپور خدا بخش کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل اسکول بامیر میں حاصل کر کے فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ محاذ پر چونڈہ کے میدان میں شہادت پائی۔

آپ شادی شدہ تھے۔ اولاد کوئی نہ تھی۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی سے عقد ثانی کر لیا ہے۔ آپ کے تین بھائی ہیں جن میں سے دو محمد صادق اور محمد افضال فوج میں ملازم ہیں۔ آپ کی دو بہنیں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ شہید کے والدین فوت ہو چکے ہیں۔

۱۰۲۳۶۴۸ سوار غلام حسین: آپ بمقام چک نمبر ۱۹۲ بائیو الاضلع جھنگ ۱۹۴۵ء میں محترم غلام حسن کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ اسکول چک نمبر ۲۳۲ میں حاصل کی۔ آپ نہایت جفاکش اور محنتی تھے۔ آپ کو فوجی ملازمت کا بہت شوق تھا۔ آپ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ ایک فرمانبردار اور وفادار سپاہی تھے۔ اپنا کام اعلیٰ طریقے سے انجام دیتے تھے۔ آپ دلیر اور نڈر تھے۔ بعد میں آپ اسپیشل سروسز گروپ میں چلے گئے۔ کمانڈو ٹریننگ مکمل کرنے پر فازی کمپنی میں پوسٹ ہوئے۔ یہ کمپنی مارچ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان بھیجی گئی۔ آپ ایک خونریز معرکے میں شہید ہوئے۔

شہید شادی شدہ تھے۔ کوئی اولاد نہ تھی۔ شہید کے ایک بھائی ہیں جو غیر شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ اور بیوہ کو تناسب سے معقول پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۱۹۷۳ سوار محمد اشرف: آپ موضع چک عادل ضلع سیالکوٹ میں ۱۰ نومبر ۱۹۴۲ء کو محترم صابر حسین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل شیخاں میں حاصل کی۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول گوجرانوالہ سے پاس کیا۔ دلی خواہش کے مطابق آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

تھوڑے عرصے میں اعلیٰ تربیت حاصل کی۔ ہر کام میں پہل کرنے کی عادت تھی۔ نہایت فرمانبردار اور دلیر سپاہی تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں یہ بہادر سپوت سیالکوٹ کے محاذ پر وطن عزیز کا دفاع کر رہا تھا۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شدید فائرنگ کے دوران آپ کا ٹینک برباد ہوا۔ آپ ٹینک میں ہی شہید ہو گئے۔ آپ کی لاش نہ مل سکی۔ قوم و ملک ایک ہونہار اور بہادر فرزند سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے چار بھائی اور ایک بہن ہیں۔ آپ کے ایک بھائی ذاکر حسین فوج میں ملازم ہیں۔ بہن شادی شدہ ہے۔ آپ کے والدین زندہ ہیں۔ والدہ محترمہ کو ۱۴۱/- روپے سہ ماہی پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۳۰۲ سوار محمد صابر: آپ راولپنڈی کے ایک قصبہ ڈھوک بیگال میں محترم سلطان خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں حاصل کی۔ مڈل ڈھانڈو میں پاس کیا اور میٹرک گلہڑ گلی سے پاس کیا۔ شارٹ ہینڈ بھی سیکھا۔

آپ روشن دماغ، محنتی اور حسن اخلاق کا مجسمہ تھے۔ آپ نے فوجی ملازمت میں آرمرڈ کور کا انتخاب کیا۔

آپ نے بہت کم عرصے میں اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کر لی۔ آپ پر نیدری رجمنٹ کو فخر ہے۔ آپ جفاکش اور نڈر سپاہی تھے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سیالکوٹ محاذ پر پہلی دفعہ شریک ہوئے۔ جوانمردی اور دلیری سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ خوف و ہراس نہ تھا۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن کا جوابی حملہ گاؤں نتھک پور پر ہوا۔ دونوں طرف گولیوں کی بوچھاڑ تھی۔ آپ کے ٹینک کو گولہ لگا اور آپ نے اس کے اندر ہی شہادت پائی۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ شہید کے والدین زندہ ہیں۔ شہید کی والدہ کو ۴۲/- روپے پنشن ملتی ہے۔ شہید کے دو بھائی ملازم ہیں۔ شہید کی دو بہنیں شادی شدہ ہیں۔

۱۰۲۲۲۳ سوار محمد افضل شاہ: آپ بمقام کوٹلہ تحصیل ڈسکہ ۱۵ نومبر ۱۹۴۷ء کو سید مطاعین شاہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل اسکول ماجرہ میں حاصل کی۔ کچھ عرصہ کاشت کاری میں اپنے باپ کی مدد کی بعد میں آپ نے آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔ کھاریاں میں شہیدوں کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی صفدر حسین کے علاوہ باقی شادی شدہ ہیں۔ والدین زندہ ہیں۔ والدہ محترمہ کو ۱۷۹/- روپے سہ ماہی پنشن ملتی ہے۔

۱۰۱۴۲۹۳ سوار محمد اسلم: آپ موضع شیخ قریشیاں ضلع گجرات میں محمد صدیق قریشی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی اسکول کنجاہ میں پائی اور فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے شہادت پائی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کیا گیا۔

شہید شادی شدہ تھے۔ ایک بیوہ اور ایک بچی پس ماندگان میں ہیں۔ بیٹی چھٹی جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ شہید کے والدین زندہ ہیں۔ بیوہ کو پنشن ملتی ہے۔

۱۰۳۳۵۰۲ سوار سیف اللہ خان: آپ مارچ ۱۹۴۹ء میں بمقام موچھ ضلع میانوالی نور محمد خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل اسکول موچھ میں پائی۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ شکرگڑھ میں فرائض انجام دے رہے تھے۔ آپ جفاکش اور نڈر سپاہی تھے۔ لڑائی میں جوانمردی اور بہادری کا ثبوت دیا۔ ۷ دسمبر ۱۹۶۵ء کو شہادت پائی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کی تین بہنیں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ آپ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ آپ کے والد محترم ضعیف العمر ہو چکے ہیں۔ والدہ محترمہ فوت ہو چکی ہیں۔ آپ کے والد کو ۴۲/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۱۹۵۰ سوار محمد حمید: آپ بمقام پورہ ضلع پونچھ (آزاد کشمیر) ۱۹۵۲ء میں محترم عبدل خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول پلندری میں پائی۔ آپ کو کاشت کاری سے خاصی دلچسپی تھی۔ آپ نیک سیرت اور بلند اخلاق نوجوان تھے۔ فوجی زندگی سے لگاؤ تھا۔ آپ نے حسب منشا آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی۔

آپ ایک فرمانبردار اور دلیر سپاہی تھے۔ اپنے فرائض نہایت ذمہ داری سے ادا کرتے تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ شکرگڑھ کے میدان میں اپنے وطن عزیز کا دفاع کر رہے تھے۔ ۷ دسمبر ۱۹۶۵ء کو شدید فائرنگ کے دوران جان بحق ہوئے۔

شہید موصوف شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے چار بھائی اور ایک بہن ہیں۔ دو بھائی صوبیدار محمد عارف اور محمد آصف خان فوجی ملازمت میں ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ باقی بھائی زیر تعلیم ہیں۔ شہید کی بہن جماعت نہم میں پڑھتی ہے۔ شہید کے والد بزرگوار فوت ہو چکے ہیں۔ والدہ مایدہ کو فیملی پنشن ۷۴/- روپے ماہوار ملتی ہے۔

۴ کیولری





۷۸۵ نائب رسالدار محمد صادق :۔ آپ موضع گڑھ مہاراں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ۔ گڑھ مہاراں ہی میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی اور آزادی کے فوراً بعد آرمڈ کور میں بھرتی ہوگئے۔ آپ نے کھیم کرن سیکٹر میں ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شہادت پائی۔ آپ کے تین بھائی محمد شفیع، محمد طالب اور محمد شریف اپنے آبائی گاؤں میں ہیں۔ آپ کے تین بچے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے محمد عارف کی شادی ہو چکی ہے۔ عذرا پروین فارغ التحصیل ہے۔ محمد ارشد، شمیم اختر اور محمد افضل ہنوز زیر تعلیم ہیں۔ مجموعی طور پر شہید کے بیوی بچوں کو ۳۰۰ روپے ماہانہ پنشن اور وظیفہ ملتا ہے۔



۷۸۵ نائب رسالدار حضرت گل :۔ آپ ۱۹۲۹ء میں موضع ہڈ روالی تحصیل پنڈی گھیب ضلع کیمبل پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ خاں ہے پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی، پھر مڈل کا امتحان ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول چھب سے ۱۹۴۳ء میں پاس کیا اور وہیں بطور غیر تربیت یافتہ استاد ملازم ہو گئے۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں آرمڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ کی رجمنٹ نے نائب رسالدار حضرت گل کے نمبر ۲ ٹروپ (اہلکاڈرن) کو پیش قدمی کرتے وقت ہراول دستے کے فرائض سونپے۔ بکھنا گاؤں کے قریب آپ کے ٹروپ پر دشمن نے پہلی بار جوابی کارروائی کی۔ آپ کا ایک ٹینک تباہ ہو گیا۔ باقی ٹینکوں کی مدد سے آپ نے دشمن کے دو ٹینک تباہ کئے اور سکواڈرن کی کارروائی کے لئے پوزیشن سنبھال لی، آپ کا انداز اس قدر جارحانہ اور دلیرانہ تھا کہ دشمن سکواڈرن کی کارروائی سے پہلے ہی پسپا ہونا شروع ہو گیا لیکن اسی دوران میں آپ کا ٹینک ایک ٹینک شکن توپ کا گولہ لگنے سے تباہ ہو گیا۔ آپ جلتے ہوئے ٹینک سے باہر نکلے تو دشمن کی ایک مشین گن کی براہ راست زد میں آ گئے اور اسی جگہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جام شہادت نوش کیا۔

آپ کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ تینوں بھائی فوج میں ہیں، ایک بھائی نائب صوبیدار نامزد گل نے پنجاب رجمنٹ سے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں زخمی ہو کر پنشن پائی۔ دوسرے بھائی رسول خان پنجاب رجمنٹ میں اور تیسرے بھائی لانس دفعدار امیر بادشاہ ۴ کیولری میں ہیں۔ مؤخر الذکر دونوں بھائی ۱۹۶۵ء کی جنگ میں قیدی بنے گویا ایک بھائی شہید ہو گئے، ایک زخمی ہوئے اور دو قیدی بنے۔ وطن عزیز کے لئے ایک غریب خاندان اور کیا قربانیاں دے سکتا ہے۔ ماں باپ اور بہنوں نے صبر و تحمل سے کام لیا اور آخر حضرت گل شہید کے علاوہ باقی سب دوبارہ اپنے خاندان سے آن ملے۔ شہید کے والد کو مجموعی طور پر ۱۲۰ روپے کی پنشن ملتی ہے۔



۱۰۱۵۰۳۲ سوار محمد صدیق:۔ آپ لیسر کلاں ضلع سیالکوٹ کے نزدیک ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم لیسر کلاں میں ہی حاصل کی اور اس کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ ابھی نوکری بمشکل ایک سال ہی تھی کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں قصور کے محاذ پر دشمن کے ساتھ برسرِ پیکار ہو گئے۔ جب آپ کی رجمنٹ نے قصور سے پٹی کی طرف پیش قدمی کی تو آپ ہراول دستہ میں تھے۔ مہدی پور کے قریب ایک خونریز جھڑپ میں، ۱۱ ستمبر ۶۵ء کو جامِ شہادت نوش کیا۔

شہید کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں اور سب شادی شدہ ہیں۔ شہادت سے چھ ماہ قبل شہید کی شادی خاندان میں ہی ہوئی تھی۔ بعد میں بیوہ نے کم سنی کے باعث دوسری شادی کر لی۔ شہید کے والد وفات پا چکے ہیں اور ان کی وفات کے ساتھ پنشن بند ہو گئی ہے۔ شہید کی کوئی اولاد نہیں تھی۔



۲۱۹۶۵ سوار محمد اسلم:۔ آپ ۲۰ اگست ۱۹۴۶ء کو بمقام پھلور ضلع جالندھر (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آزادی کے بعد نومبر ۱۹۴۷ء میں والدین کے ساتھ ہجرت کر کے چک نمبر ۲۶ کھائی، پتوکی تحصیل چونیاں، ضلع لاہور میں آ کر آباد ہو گئے۔ ابتدائی تعلیم ڈھولن میں حاصل کی۔ مڈل وہاڑی سٹرے اور میٹرک برلا ہائی اسکول اوکاڑہ سے سائنس گروپ میں پاس کیا۔ آپ کے والد میاں جان محمد آرمی ایس سی سے بحیثیت حوالدار پنشن پائی۔ خاندانی روایات اور حب الوطنی کے جذبے کے تحت میاں جان محمد نے اپنے بیٹے کو آرمرڈ کور میں بھرتی کرا دیا۔

۶۵ء کی جنگ میں شہید کھیم کرن کے محاذ پر لڑتے ہوئے گم شدہ قرار پائے۔ آخر ۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو ان کی شہادت تسلیم کر لی گئی۔ آپ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ والد حیات ہیں مگر معذور۔ آپ کی شہادت کے بعد ۱۴ جنوری ۱۹۶۶ء کو ایک بچی فوزیہ اسلم پیدا ہوئی جو اب تیسری جماعت میں پڑھتی ہے۔ بیوہ اور بچی کو مجموعی طور پر ۸۷/- روپے کی پنشن ملتی ہے۔



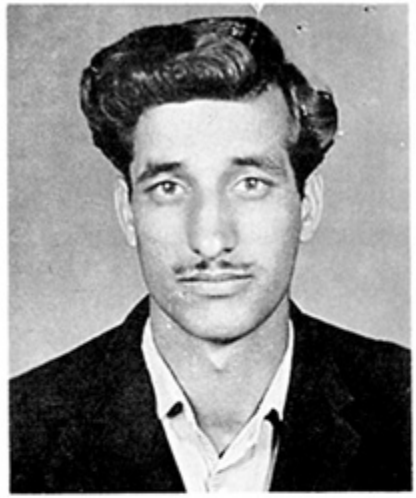
۱۸۴۱۹ سوار محمد زرامت :۔ آپ موضع وگھ تحصیل پنڈ دادن خان (جہلم) میں ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام راجہ شادمان تھا۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی میں حاصل کی۔ کچھ عرصہ اپنے والد کے ساتھ مل کر کاشت کاری کرتے رہے اور اس کے بعد فوج میں ملازم ہو گئے۔

آپ نے ۱۰ ستمبر ۶۵ء کو کھیم جوڑیاں کے محاذ پر شہادت پائی۔ آپ کے تین بھائی ہیں۔ ان میں سے ایک محمد ولایت آرمرڈ کور میں ہیں۔ باقی دونوں گھر پر کاشت کاری کرتے ہیں۔ شہید کی تین بہنیں بھی ہیں۔ شہادت کے وقت آپ کنوارے تھے۔ شہید کی بیوہ والدہ کو ۳۳/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔



۱۰۱۵۹۸۳ سوار محمد یعقوب :۔ آپ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۰ء کو چک نمبر ۳۴ شمالی تحصیل سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد رمضان ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی چک میں حاصل کی اور اس کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔

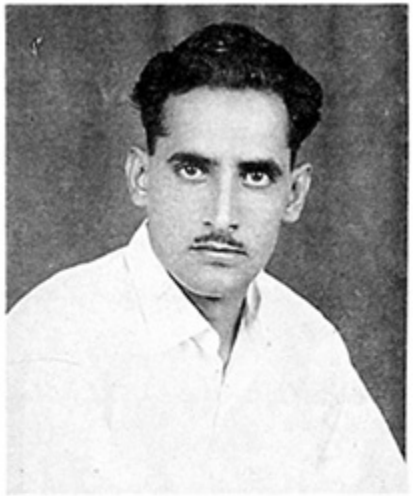
آپ نے ۸ ستمبر ۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر شہادت پائی۔ شہید کے دو بھائی، محمد شفیع اور محمد ایوب گھر پر کاشت کاری کرتے ہیں۔ آپ کی تین بہنیں بھی ہیں جن میں سے ایک کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔ شہید کی بیوی اور اکلوتی بچی کو مجموعی طور پر ۱۵۸/- روپے پنشن ملتی ہے۔



۱۰۱۹۰۵۲ اے ایل ڈی عبدالمجید :۔ آپ ۱۹۴۳ء میں موضع کلاں ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے کمرڈ ہائی اسکول میں آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں لاہور کے محاذ پر وطن عزیز کا دفاع کرتے ہوئے ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شہادت حاصل کی۔

آپ کے دو بھائی فوجی پنشنر ہیں اور ایک ای ایم ای میں ابھی تک فوجی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی تین بہنیں ہیں سب بہن بھائی شادی شدہ ہیں۔

شہید کے پسماندگان میں ان کی بیوہ اور ایک بچی ہے جو شہید کی شہادت سے دو ماہ قبل پیدا ہوئی تھی۔ بیوہ اور بچی کو قومی طور پر ۱۳۹/ روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے اور اسی پر گزر بسر کرنی پڑتی ہے۔



۱۰۱۵۹۶۱ سوار رمان اللہ :۔ آپ مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۲ء کو موضع لوکن کلاں تحصیل حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں تارڑ میں اور اس کے بعد مزید تعلیم ایم بی ہائی اسکول نمبر ا حافظ آباد میں حاصل کی۔ تحصیل علم کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ شہادت کے وقت آپ ایک ٹینک میں بھارتی علاقے میں دشمن کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بعد دوپہر جب آپ کی یونٹ محمود کوٹ (بھٹی) کے نزدیک پہنچی تو دشمن نے جوابی کارروائی کی اور ساتھ ہی بھرپور ہوائی حملہ کیا۔ شہید کے ٹینک کو ایک راکٹ براہ راست لگا جس سے آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جام شہادت نوش کر گئے۔ شہید ایک اچھے کھلاڑی اور ہنس مکھ نوجوان تھے آپ کی قبر بھارت میں میدان جنگ میں ہی واقع ہے۔

شہید کے والد پیر محمد گاؤں کے نمبردار ہیں اور کاشت کاری کرتے ہیں۔ انہیں ۶۲/ روپے ماہوار پنشن باقاعدگی سے مل رہی ہے۔

۱۰۱۴۷۱۳ لانس نائک عمر دین :- آپ موضع ہدو والی تحصیل پنڈی گھیب، ضلع کیمبل پور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام رئیس خان تھا۔ ابتدائی تعلیم ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول چھب میں حاصل کی۔ کچھ عرصہ کاشت کاری کرنے کے بعد آرمڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ کے تین بھائی ہیں اور سب فوج میں ملازم ہیں ہوبیدار گل زریں، حوالدار گل زمان اور کلرک محمد خان پاکستان میں مختلف جگہوں پر تعینات ہیں۔ آپ کی تین بہنیں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ شہید کی بیوہ اپنے اکلوتے بیٹے عبدالخالق کے ساتھ جس کی عمر گیارہ سال ہے، اپنے گاؤں میں رہتی ہیں۔ عبدالخالق چھٹی جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ مجموعی طور پر بیوہ اور بچے کو ۱۵۳/- روپے ماہانہ پنشن اور وظیفہ ملتا ہے۔

عمر دین نے ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر شہادت پائی اور اپنے گاؤں میں مدفون ہوئے۔

۱۰۱۸۷۶۳ دفعدار محمد حنیف :- آپ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۳ء کو بمقام میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا پیدا ہوئے۔ والد کا نام امام دین ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی اور اس کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول کھیوڑہ ضلع جہلم سے میٹرک پاس کیا۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے فوراً بعد فوج میں ملازم ہو گئے۔

آپ نے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر شہادت پائی۔ شہید کے دو بھائی ہیں جو کاشت کاری کرتے ہیں۔ ان کی بیوہ مسماۃ فاطمہ بی بی اپنے والدین کے پاس رہتی ہیں اور ۱۲۹ روپے ماہانہ پنشن پر گزر بسر ہوتی ہے۔

۱۰۱۸۴۰۲ ایل ڈی عبدالرؤف :- آپ یکم جنوری ۱۹۴۱ء کو موضع سلیمالی تحصیل جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد راجہ سید علی خان سمرون آرمڈ کور سے پنشن لے کر ریٹائر ہوئے۔ آپ نے اپنی تعلیم گورنمنٹ مڈل سکول بڑا گواہ (جہلم) میں حاصل کی۔ آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں بھارتی جارحیت کے خلاف نہایت بے جگری سے لڑتے رہے۔ آخر ۱۲ نومبر ۱۹۷۱ء کو ان کا ٹینک ایک ٹینک شکن توپ کا گولہ لگنے سے جل گیا۔ شہید نے بعد اپنے ساتھیوں کے جام شہادت نوش کیا۔ آپ اسی سرزمین پر مدفون ہیں۔

آپ کے بڑے بھائی دفعدار محمد عزیز چوہدری خاں ۴ کیولری سے پنشن یافتہ ہیں۔ ان کے دوسرے بھائی صوبیدار محمد عزیز پنجاب رجمنٹ میں ہیں اور تیسرے بھائی گل خاں بھی فوجی پنشنر ہیں۔ آپ کی دو بہنیں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔

شہید کی بیوہ اپنی بچی کے ساتھ رسیدہ خورد (۲ میل) میں رہتی ہیں جنہیں مجموعی طور پر ۱۴۳/- روپے بطور پنشن ملتے ہیں۔ بالکل بے سہارا ہیں اور تنگ دستی میں وقت کٹتا

۱۰۲۲۹۵۳ سوار محمد اشرف :- آپ بمقام بٹالہ تحصیل و ضلع گورداسپور پیدا ہوئے۔ والد کا نام کریم بخش تھا۔ آزادی کے بعد والدین کے ساتھ ہجرت کر کے میانوالی میں آباد ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم چک ۶/۵ ایم ایل تحصیل میانوالی میں ہوئی۔ مزید تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول پہلانی میں حاصل کی، مڈل پاس کرنے کے تقریباً ایک سال بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ کے مقام شہادت کے بارے میں کوئی مصدقہ معلومات حاصل نہ ہو سکیں، شہادت کے وقت غالباً اپنی رجمنٹ سے باہر کسی دوسری یونٹ کے ساتھ وابستہ تھے۔ البتہ سیالکوٹ سیکٹر میں کسی مقام پر ۱۹ مارچ ۶۶ء کو جام شہادت نوش کیا۔ آپ کے ایک بھائی اور ایک بہن اپنے آبائی گاؤں میں رہتے ہیں۔ والدہ بیوہ ہیں اور انہیں ۵۹/- روپے ماہانہ پنشن باقاعدگی سے ملتی ہے۔

۱۰۲۱۳۶۷ سوار محمد صدیق :- آپ موضع کھائواں تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد حیات خان ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے پرائمری سکول میں حاصل کی اور مڈل کا امتحان اپنے گاؤں سے چھ میل دور موضع جمالی بلوچاں سے پاس کیا۔

۱۰ ستمبر ۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر لڑتے ہوئے بھارتی سرزمین پر شہادت پائی۔ شہید کے ایک بھائی ہیں جو کھیتی باڑی کرتے ہیں اور دو شادی شدہ بہنیں ہیں۔ شہید کے والدین حیات ہیں اور مجموعی طور پر ۱۴۲/- روپے کی پنشن ملتی ہے۔ آمدنی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

۵۳، ۱۰۱۵ ایل ڈی محمد شریف :- آپ ۱۹۴۷ء میں سردار (بڑا گواہ جہلم) کے نزدیک ایک چھوٹی سی آبادی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مڈل کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول بڑا گواہ سے اور میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول ڈومیلی سے پاس کیا۔ نارنج التحصیل ہونے کے تقریباً ایک سال بعد آپ ملتان سے آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ۸ بلوچ کے ساتھ عارضی طور پر وابستہ رکھے گئے اور چھمب جوڑیاں کے محاذ پر نہایت بے جگری سے لڑتے ہوئے ۶ ستمبر ۶۵ء کو شدید زخمی ہو گئے۔ سی ایم ایچ کھاریاں میں سات دن تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد ۱۳ ستمبر کو جان جانِ آفریں کے سپرد کی اور اس طرح وطن عزیز پر قربان ہو گئے۔

شہید کے دو بڑے بھائی شادی شدہ ہیں اور باعزت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ شہید کے والدین عمر رسیدہ ہیں، والد نابینا ہیں۔ شہید کی پنشن ۶۲/- روپے ماہانہ والدہ کو ملتی ہے۔

۱۰۱۹۸۲۸ سوار زرجہان :- آپ موضع سائیکوٹ تحصیل کرک (کوہاٹ) میں ۱۹۴۲ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام علی حیدر شاہ تھا۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول صورتی میں حاصل کی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے کھیم کرن کے محاذ پر بھارتی علاقے میں پیش قدمی کرتے ہوئے ۱۰ ستمبر ۶۵ء کو شہادت پائی۔ آپ کھیم کرن کے نزدیک ہی مدفون ہیں۔ شہید غالباً شادی شدہ تھے۔ آپ کے تین بھائی سردار خان، احیٰی خان اور محمد زمان کاشت کاری کرتے ہیں۔ چھوٹے بھائی محمد زمان نے ایف اے تک تعلیم حاصل کی ہے لیکن کوئی مناسب نوکری نہ مل سکی۔ ان کے علاوہ آپ کی پانچ بہنیں بھی ہیں ان میں سے بڑی بہن بیوہ ہیں۔ شہید کی والدہ کو ۵۸/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔ بیٹوں کی معمولی امداد سے گزر بسر ہو رہی ہے۔

۱۰۲۳۱۷۰ سوار خوشحال خان :- آپ ۱۹۳۶ء میں بمقام پوسٹ سلہال، بڑا گراہ (جہلم) میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور مڈل ڈسٹرکٹ بورڈ سکول بڑا گراہ سے کیا۔ شہید نے ۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر شہادت پائی۔ آپ کا کوئی بھائی نہ تھا صرف تین بہنیں ہیں۔ والدہ زندہ ہیں شہید کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ ان کی عمر ۷ سال سے ۱۲ سال کے درمیان ہے یہ سب زیر تعلیم ہیں۔ شہید کی بیوہ بھی مئی ۱۹۷۵ء میں فوت ہو چکی ہیں۔ اب خاندان کی سرپرستی بچوں کے ماموں محمد یوستان خان کر رہے ہیں۔ مجموعی طور پر بچوں کو ۷۰۰/- روپے ماہوار پنشن مل رہی تھی جو بیوہ کی وفات کے بعد سے اب تک بند ہے۔ محمد یوستان خان کوشش کر رہے ہیں کہ ان کی سرپرستی میں بچوں کی پنشن جلد بحال ہو جائے۔ ان بچوں کی معمولی جائداد ہے اور کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ گذر بسر کے لئے ۷۰۰/- روپے کی قلیل رقم یقیناً انتہائی ناکافی ہو گی۔

۱۰۲۵۹۰ سوار خضر حیات :- آپ ہٹر سلطان پور تحصیل پنڈ دادن خان (جہلم) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام نوشیرواں خان ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ اس کے بعد مزید تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول بشارت تحصیل پنڈ دادن خاں میں حاصل کی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کھیم کرن کے محاذ پر ۱۱ ستمبر کو شہید ہوئے۔ آپ کی نعش ٹینک کے ساتھ ہی ختم ہو گئی۔ آپ کی شہادت کے بعد آپ کے والد نے دوسری شادی کی۔ دوسری شادی سے آپ کے والد کو ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں۔

فوجی کاغذات کی رو سے شہید کی والدہ کے نام انشورنس گریجوئٹی اور پنشن وغیرہ منظور ہائیں مگر والدہ گھریلو حالات سے مجبور ہو کر اپنے گاؤں سے نقل مکانی کر کے چک نمبر ۳۵۲ ڈبلیو۔ بی تحصیل لودھراں (ملتان) میں آ گئیں۔ تمام کاغذات ہاتھ سے نکل گئے۔ رقوم بینک میں موجود ہیں مگر کاغذات کی خیر موجودگی میں بوڑھی والدہ کو ابھی تک کچھ نہیں مل سکا اور وہ دوسروں کے رحم و کرم پر بے سروسامانی کی زندگی گزار رہی ہے۔



سلیمانکی ہیڈ ورکس، دریائے ستلج

۲۲ کیولری





۱۰۱۹۲۹ لانس دفعدار ستاج علی : آپ موضع محب باڈہ تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں ۲۲ اپریل ۱۹۴۲ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حاجی سجید خاں ریٹائرڈ نائب صوبیدار ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ بعد میں میٹرک کا امتحان پبی (نوشہرہ) سے دیا۔ ۱۹۶۳ء میں فوج میں شمولیت اختیار کی اور ۲۲ کیولری میں تعینات ہوئے۔

لانس دفعدار ستاج علی نے لنگانے والا (اجتھان) میں ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو دشمن کے ہوائی حملے کے خلاف جوابی کارروائی میں جامِ شہادت نوش کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی مشین گن پر گر کر اس طرح شہادت پائی کہ آپ کا ایک ہاتھ مشین گن کے لبلبے پر اور دوسرا ایجیکشن بلٹ پر تھا۔ ستاج شہید نے اپنی جان کی حفاظت کی پرواہ کئے بغیر کئی گھنٹے لگاتار فائر کیا۔ لیکن آخر جان جانِ آفریں کے سپرد کی اور شہادت کا بلند ترین مقام حاصل کیا۔

شہید کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ حبیب سلطانہ اور شمیم بیگم اپنے بھائی قیصر علی سے بڑی ہیں۔ تینوں بہن بھائی زیرِ تعلیم ہیں۔ بچوں کو معقول پنشن مل رہی ہے۔ بیوہ نے غالباً خاندان میں ہی عقدِ ثانی کر لیا ہے۔



۱۰۱۶۸۰۹ سوار فضل کریم : آپ گوجر خاں کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے، آپ نہایت ہی شریف النفس انسان تھے۔ کم گوئی اور سنجیدگی کی وجہ سے رجمنٹ کے بالا افسروں میں زیادہ مقبول تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ سے کچھ عرصہ پہلے آپ کیپٹن (اب لفٹیننٹ کرنل) ذوالفقار احمد خاں کے ساتھ اضافی ڈیوٹی پر ۲۲ فیلڈ ریجمنٹ میں کیمرکرن کے محاذ پر تشریف لے گئے۔ ایک رات جب اے اسکواڈرن نے گنڈا سنگھ کے محاذ پر قیصر ہند پر پہلا حملہ کیا تو آپ کا ٹینک گولہ لگنے سے بیکار ہو گیا۔ آپ نے اور آپ کے کمانڈر نے مل کر رات بھر ٹینک سے فائرنگ جاری رکھی اور دشمن کو سر نہ اٹھانے دیا۔ اگلے دن صبح کو جب سوار فضل کریم ٹینک کے باہر کی مشین گن کو ایمونیشن ختم ہو جانے کی وجہ سے آزما رہے تھے، دشمن کی ایک مشین گن کی گولیوں کی بوچھاڑ سے شدید زخمی ہوئے اور ٹینک پر ہی جامِ شہادت نوش کیا۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے ایک چھوٹے بھائی ہیں جو گھر کا کاروبار چلاتے ہیں۔ آپ کے والدین کو معقول پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۱۰۹۵۵ لے ایل ڈی سردار حسین : آپ ۵ جون ۱۹۳۰ء کو گلائی ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد ارشاد تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سری کوٹ تحصیل ہری پور میں حاصل کی۔ بعد میں یہیں سے میٹرک پاس کیا اور اس کے فوراً بعد آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

سردار حسین نے ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو لنگانے والا (اجتھان) میں جامِ شہادت نوش کیا۔

شہید کی دو بہنیں اور چار بھائی ہیں۔ چاروں بھائی میٹرک پاس ہیں، مگر ابھی تک بے روزگار ہیں۔ شہید کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ بیوہ کو معقول پنشن اور عمومی امداد مل رہی ہے۔



۱۰۲۲۴۸۸ لے ایل ڈی خلیل الرحمٰن : آپ ۱۸ فروری ۱۹۴۳ء کو شکر درہ تحصیل کوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام گل حسن ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی اور بعد میں فوج میں بھرتی ہو گئے۔

خلیل الرحمٰن نے اجتھان کے محاذ لنگانے والا میں ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جامِ شہادت نوش فرمایا۔

شہید کے سات بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ شہید کے تین بھائی فوج میں ہیں۔ ایک لانس نائیک نورالرحمٰن فرنٹیئر فورس میں، دوسرے لانس نائیک الرحمٰن فرنٹیئر فورس میں اور تیسرے لانس نائیک کلرک شمس الزماں ای ایم ای میں ہیں۔ باقی بھائی زیرِ تعلیم ہیں۔ بہنیں شادی شدہ ہیں۔ شہید کی شادی ہو چکی تھی لیکن کوئی اولاد نہ تھی۔

خلیل الرحمٰن شہید کے والد بزرگوار کو -/۱۱۱ روپے سہ ماہی اور بیوہ کو -/۵۳ روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔



۱۰۲۰۸۵۷ سوار ممتاز حسین : آپ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو اپنے آبائی گاؤں بٹہ تحصیل خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حق نواز ہے جو رسالے سے رسالدار ریٹائر ہوئے۔ ممتاز حسین نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور میٹرک مٹھہ ٹوانہ سے پاس کیا۔ نومبر ۱۹۶۸ء میں فوج میں شمولیت اختیار کی۔

ممتاز حسین نے ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو راجستھان میں دشمن کے ہوائی حملے کے خلاف جوابی کارروائی میں شہادت پائی۔ دشمن کے ہوائی جہاز کی مشین گن کی گولیاں سر سے سینہ تک آپ کے جسم کو چھلنی کرتی ہوئی نکل گئیں۔ شہید نے اپنی مشین گن سے شہادت کے وقت تک کئی گھنٹے لگاتار نہایت بے جگری سے مقابلہ کیا۔

شہید کے ایک بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ والد اپنی پنشن پر گزارہ کرتے ہیں۔ آپ کی بیوہ نے چار سال کے بعد عقد ثانی کر لیا اور اب ۲۵/- روپے ماہانہ دفاعی فنڈ سے امداد حاصل کر رہی ہیں۔

۱۰۱۵۲۵۹ لانس نائک ارسلان خان : آپ موضع ملکڑ ضلع کیمل پور میں ۱۹۳۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد فرنٹیئر فورس رجمنٹ سے نائب صوبیدار ریٹائر ہوئے تھے۔ ۱۹۵۲ء میں شہید کے والد فوت ہو گئے تو خاندان کی ذمہ داری ارسلان خان پر آن پڑی۔ آپ اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر ۱۹۵۵ء میں فوج میں داخل ہو گئے۔ والد کی وفات سے پہلے ۱۹۵۲ء میں ہی آپ نے شادی کر لی تھی۔ آپ نے اپنے ایک بھائی کو فرنٹیئر فورس رجمنٹ میں اور دوسرے کو آرمی سروس کور میں بھرتی کرا دیا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے چونڈہ کے محاذ پر شجاعت اور جوانمردی کے جوہر دکھائے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ نے راجستھان میں دشمن کے ہوائی حملے کے خلاف جوابی کارروائی میں جام شہادت نوش کیا۔

آپ نے شہادت سے پہلے اپنے کئی زخمی ساتھیوں کو ہوائی جہاز کی گولیوں کی بوچھاڑ میں محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ ان میں نائب رسالدار غلام محمد بھی شامل تھے جو بعد میں جانبر ہو سکے اور شہید ہو گئے۔

آپ کی دو بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ ایک بھائی فوج سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ دوسرا ابھی تک فوج میں ہیں۔ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ سب زیر تعلیم ہیں۔ شہید کی بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۴۴۰/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۷۷۹۰ سوار رحیم قادر : آپ ۱۰ فروری ۱۹۳۸ء کو موضع مرغز ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں مرغز میں ہی حاصل کی۔ بعد میں کچھ عرصے تک کاشتکاری کرتے رہے۔ پھر فوج میں شمولیت اختیار کی۔

آپ نے ۵ دسمبر ۷۱ء کو لنگانے والا (راجستھان) میں دشمن کے ہوائی حملے میں جوابی کارروائی کے دوران شہادت پائی۔

آپ کے دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ والدہ حیات ہیں۔ شہید کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ کو ۹۴/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۵۵۰۸ سوار صابر حسین : آپ ۱۹۵۳ء میں موضع باسوے کلاں تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام کرم داد تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول دیوی تحصیل گوجر خاں میں حاصل کی اور میٹرک کے آخری سال میں سکول چھوڑ کر آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

صابر حسین ۲۱ نومبر ۷۱ء کو جیسور (مشرقی پاکستان) میں ہندوستانی فوج سے بے جگری سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے اور وہیں مدفون ہیں۔

آپ کے تین بھائی ہیں جن میں سے محمد اقبال فوج میں ہیں۔ آپ غیر شادی شدہ تھے۔ شہید کے دوسرے بھائی محمد افضل کاشتکاری کرتے ہیں اور محمد اسلم خرابی صحت کی وجہ سے معذور ہیں اور عسری یا رفاہی امداد کے مستحق ہیں۔ ابھی تک انہیں یہ امداد نہیں ملی۔

۱۰۲۰۷۸۱ سوار سخی بادشاہ : آپ موضع جبڑ تحصیل کوہاٹ میں ۱۲ نومبر ۱۹۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام ملنگ شاہ تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور تھوڑے عرصے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ٹینک ڈرائیور تھے۔ ۲۰ ستمبر ۶۵ء کو ایک خونریز معرکے میں دشمن کے ایک ٹینک شکن راکٹ سے ٹینک میں آگ لگ جانے سے جام شہادت نوش کیا۔

شہید کا کوئی بھائی نہ تھا۔ دو بہنیں ہیں۔ شہید خود غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کی والدہ کو ۴۰/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۳۲۹۶۷ سوار عبدالنبی : آپ ۱۹۵۰ء میں آگرہ، مالاکنڈ ایجنسی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں آگرہ کے گورنمنٹ ہائی سکول میں حاصل کی۔ اسی سکول میں تھے کہ میٹرک کے آخری سال میں تعلیم چھوڑ کر فوج میں شمولیت اختیار کی۔

آپ نے ۵ دسمبر ۷۱ء کو لنگانے والا (راجستھان) میں دشمن کے ہوائی حملے کے خلاف جوابی کارروائی میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔

شہید کے چار بھائی اور تین بہنیں ہیں جو کم عمر ہیں۔ یہ سب زیر تعلیم ہیں۔ شہید کے والدین حیات ہیں۔

شہید شادی شدہ تھے اور ان کی صرف ایک لڑکی ہے۔ شہید کی بیوہ اور بچی کو ۹۷/- روپے سہ ماہی پنشن ملتی ہے۔



لاہور کے محاذ پر ایک بھارتی ٹینک

۲۳ کیولری





۵۲۲ رسالدار غلام علی ستارۂ جرأت: آپ ۱۹۲۲ء میں ضلع راولپنڈی کے ایک چھوٹے سے گاؤں موہڑہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی رایہ سجاول خاں ہے اور وہ سابقہ فوجی ہیں۔ مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد لکھنؤ میں ۱۰ کیولری میں بھرتی ہوئے۔ آزادیٔ وطن کے بعد پاکستان آرمرڈ کور میں آئے۔ آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ۲۳ کیولری میں اے اسکاڈرن کے ایک ٹروپ کی کمان کر رہے تھے۔ آپ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ہندوستانی فوج کے خلاف پہلی جوابی کارروائی میں لاہور سیکٹر پر آپ نے ہراول دستے کی کمان کی۔ زمین کے خراب ہونے اور نہر کی وجہ سے راستہ بہت تنگ اور انتہائی خطرناک تھا۔ سامنے دشمن ٹاک میں بیٹھا تھا۔ لیکن آپ نے اپنی جنگی مہارت سے اپنے ہراول دستے کو مناسب مقام پر پہنچایا اور دشمن پر حملہ کر دیا۔ آپ نے نہایت جرأت سے مردانہ وار حملے کئے اور شدید گولہ باری کی کوئی پروا نہ کی۔ آپ کے ٹینک پر دشمن کے کئی گولے لگے، لیکن خوش قسمتی سے ٹینک کو نہ آگ لگی اور نہ ہی کوئی پیچیدہ خرابی پیدا ہوئی۔ آپ برابر لڑتے رہے اور اسکاڈرن کی کارروائی کے لئے مناسب مواقع پیدا کئے۔ آخر کار آپ کے ٹینک کو ایک گولہ لگنے سے آگ لگ گئی۔ آپ نے جان پر کھیل کر اپنے عملے کے تمام لوگوں کو ٹینک سے نکالا۔ اسی کارروائی کے دوران آپ پر دشمن کے توپ خانے کا ایک گولہ گرا اور آپ جام شہادت نوش کر گئے۔ اس بہادری اور بے لوث خدمت پر آپ کو ستارۂ جرأت کا اعزاز ملا۔

شہید کے پس ماندگان میں ایک بیوہ، دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ آپ کا بڑا بیٹا نصیر احمد عمر ۲۰ سال میٹرک پاس کر چکا ہے۔ چھوٹا بیٹا صغیر احمد عمر ۱۲ سال چھٹی جماعت میں زیرِ تعلیم ہے۔ آپ کی بڑی بیٹی ایف اے پاس کر چکی ہے۔ دوسری لڑکی ایف اے میں اور تیسری پانچویں میں زیرِ تعلیم ہے۔ آپ کے دو بھائی بھی ہیں۔ آپ کی بیوہ اور بچوں کو ۱۰۰۰ روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔



۱۵۳۲ نائک رحمال دین: آپ موضع نارنگ والا ضلع امرتسر (ہندوستان) میں ۵ مارچ ۱۹۱۹ء کو بیرون کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو واہگہ سیکٹر پر شہادت پائی۔

آپ کے پس ماندگان میں ایک بیوہ اور تین بیٹے ہیں۔ بڑا بیٹا عبدالغفار عمر ۲۳ سال، شادی شدہ ہے۔ دوسرا لڑکا عبدالستار عمر ۱۹ سال غیر شادی شدہ ہے۔ تیسرا لڑکا عبدالجبار عمر ۱۵ سال بیماری کی وجہ سے بے کار ہے۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۱۲۱/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ شہید کے ایک بھائی بہن ہیں۔ دونوں شادی شدہ ہیں۔



۰۹، ۱۰۱۵ سوار شیر محمد خان: آپ بمقام ہڈالی تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء کو ملک مظفر خان کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار ۱۹۱۸ء میں ہڈسن ہارس سے پنشن پر ریٹائر ہوئے۔ شہید نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول ہڈیالی میں حاصل کی اور اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کر لی۔ آپ ایک اچھے سپاہی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے کھلاڑی بھی تھے۔ آپ میں جذبۂ جہاد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ واہگہ کے محاذ پر ٹریننگ گنر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ آپ نے دشمن کی کئی بکتر بند گاڑیوں کو برباد کیا۔ اچانک ایک گولہ لگنے سے شہید ہو گئے۔ آپ اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیے گئے۔

شہید کی ایک بیٹی فرح خاتون ہے جس کی عمر ۱۲ سال ہے۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی مصری خاں سے عقدِ ثانی کر لیا ہے۔ شہید کے تین بھائی ہیں۔ حوالدار ملک محمد فیروز اور دفعدار میجر مصری خاں دونوں فوجی ہیں۔ بیٹی کو ۲۸/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔ آپ کے والد محترم فوت ہو چکے ہیں۔



۰۸، ۱۰۱۷ سوار رب نواز: آپ اپریل ۱۹۳۹ء میں بمقام چک نمبر ۶۶ شمالی ضلع سرگودھا میں محمد خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں حاصل کی کے فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو واہگہ کے محاذ پر وطنِ عزیز کی خاطر لڑتے ہوئے جامِ حق نوش ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ نہ تھے۔ شہید کے والد بزرگوار فوت ہو چکے ہیں۔ شہید کا ایک بھائی بھی فوت ہو گیا ہے۔ اب صرف ایک بھائی ہے، جو شادی شدہ ہے۔ والدہ صاحبہ زندہ ہیں جنہیں ۶۲/۵ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۲۰۸۸۷ سوار شوکت علی: آپ موضع بہوا کبر پور، تحصیل و ضلع ریحگ (مشرقی پنجاب) میں یکم جنوری ۱۹۴۵ء کو اؤ دخاں کے گھر پیدا ہوئے۔ پاکستان بننے کے بعد اپنے والد کے ہمراہ چک نمبر ۱۱۱ جی/۵۲ تحصیل اوکاڑہ میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں حاصل کی۔ مزید تعلیم کے لئے ہائی اسکول اوکاڑہ میں داخل ہوئے۔ فوجی ملازمت کا بڑا شوق تھا۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر آرمرڈ میں بھرتی ہوئے۔ آپ نے بہت جلد اعلیٰ تربیت حاصل کر لی۔

آپ نے ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو واہگہ کے محاذ پر وطن عزیز کی خاطر دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے شہادت پائی آپ کو واہگہ میں شہیدوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شہید کے پس ماندگان میں ایک بیوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ بڑا بیٹا عبدالرؤف عمر ۱۱ سال سیکنڈ ٹائیگر میں اور چھوٹا محمد اسلم عمر ۱۲ سال پانچویں جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ بیٹی سعیدہ پروین کی عمر ۱۰ سال ہے شہید کے ایک بھائی اور چار بہنیں ہیں سب شادی شدہ اور خود کفیل ہیں۔ بیوہ کو پنشن ملتی ہے۔



۱۰۱۴۸۰۰ لانس نائک خلیل احمد: آپ برصغیر کی تقسیم سے پہلے ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پاکستان بننے کے بعد اپنے والد نور محمد کے ہمراہ چک نمبر ۱۱۱ جی/۵۲ تحصیل اوکاڑہ میں آباد ہوئے۔ پھر پاک فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں واہگہ محاذ پر اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے شدید زخمی ہوئے اور اسی حالت میں لڑتے رہے۔ کاری ضربیں لگی تھیں آپ کو لاہور ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جان بحق ہو گئے۔

آپ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ صرف ایک شادی شدہ بہن ہے۔ شہید کی بیوہ کو پراویڈنٹ فنڈ ماہانہ پنشن ملتی ہے۔



۱۵۳۳۶ سوار محمد بخش: آپ ضلع ملتان کے ایک چھوٹے سے گاؤں چک نمبر آر ۱۵/۸ میں ۱۹۳۹ء میں جلال خاں کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم نزد دیسی اسکول بنو ماگڑھ میں حاصل کی۔ بچپن سے فوجی ملازمت کا شوق تھا۔ دورانِ تعلیم ہی آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ نے بڑی محنت کی اور تھوڑے عرصے میں اعلیٰ تربیت حاصل کر لی۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ واہگہ سیکٹر پر دشمن کے مذموم ارادے کچلتے ہوئے شہید ہو گئے۔

شہید کے پس ماندگان میں ایک بیوہ، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں رہ گئی ہیں۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی لعل حسین سے عقدِ ثانی کر لیا۔ بڑی بیٹی نذیراں بی بی سولہ سال کی عمر میں اللہ کو پیاری ہو گئی۔ اب ایک بیٹا عبدالستار جس کی عمر ۱۸ سال ہے، دسویں جماعت میں پڑھتا ہے اور ایک بیٹی انور بی بی عمر ۱۳ سال، پانچویں جماعت میں پڑھتی ہے۔ شہید کے چھ بھائی ہیں، سب شادی شدہ ہیں اور خود کفیل ہیں۔ بچوں کو مجموعی طور پر ۵۰/- روپے پنشن اور وظائف ملتے ہیں۔

۱۰۱۳۵۴۶ سوار محمد حلیم تمغۂ جرأت: آپ موضع سوزے بہادر ضلع راولپنڈی میں ۱۹ ستمبر ۱۹۳۸ء کو حکم داد خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم متعلقہ اسکول میں حاصل کی۔ میٹرک ڈینیئر ہائی اسکول راولپنڈی سے پاس کیا۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ نہایت ذہین اور محنتی تھے۔ بہت کم عرصے میں اعلیٰ تربیت حاصل کر لی۔

آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں اسپیشل سروس گروپ میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ آپ کو جنگ کے اوائل میں چھاتہ بردار فوج کے ساتھ، ستمبر کو اودھم پور کے ہوائی اڈے پر اتارا گیا۔ آپ نے اس کارروائی میں شجاعت و بہادری کے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو تمغۂ جرأت کا جنگی اعزاز ملا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑی۔ بیٹا محمد گلزار، عمر ۱۴ سال، جماعت ہشتم میں اور بیٹی الفرید یوں عمر ۱۱ سال، جماعت پنجم میں زیرِ تعلیم ہے۔ آپ کے ایک بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ ایک بہن کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔ شہید کی بیوہ اور بچوں کو پنشن اور وظائف مل رہے ہیں۔

۱۰۱۴۱۰۵ لانس دفعدار محمد سلطان: آپ آزادیٔ وطن کے بعد ہجرت کرکے ہندوستان سے اپنے والد محمد شاہ کے ہمراہ پاکستان آئے اور چک نمبر ۱۱۱ ر/ ۶ ضلع ملتان میں آباد ہوئے۔ میٹرک ملتان سے پاس کیا اور فوج میں ملازمت اختیار کرلی۔

آپ نے ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو واہگہ کے محاذ پر ایک خونریز معرکے میں جامِ شہادت نوش کیا۔

آپ کے پس ماندگان میں ایک بیوہ اور ایک بیٹی ہے۔ والدہ فوت ہوچکے ہیں۔ آپ کے ایک چھوٹے بھائی ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ آپ کی بیٹی کی عمر ۱۳ سال ہے۔ بیوہ اور بیٹی کو پنشن ملتی ہے۔

۱۰۱۲۰۹۹ اے ایل ڈی محمد اکبر: آپ موضع کیال ہجرانہ تحصیل گوجر خان میں ۱۰ مارچ ۱۹۴۱ء کو بدرالدین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی۔ پھر تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر فوج میں بطور رنگروٹ بھرتی ہوگئے۔

آپ اپنی رجمنٹ کے بہترین سپاہیوں میں سے تھے۔

آپ نے ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو واہگہ سیکٹر پر ٹینک ڈرائیور کے فرائض انجام دیتے ہوئے شہادت پائی۔ آپ اپنے آبائی گاؤں میں مدفون ہیں۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ صرف دو بڑے بھائی شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ صاحبہ کو ۷۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۱۲۰۸۴ سوار علی محمد: آپ تحصیل فتوحی کے نواحی گاؤں میں یکم دسمبر ۱۹۴۳ء کو نواب خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ہائی سکول فتوحی میں حاصل کی۔ فوجی ملازمت کا شوق تھا۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نے ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو واہگہ محاذ پر دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ٹینک پر گولہ لگنے سے شہید ہوئے۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ شہید کے تین بھائی اور ایک بہن ہیں۔ آپ کے دو بھائی اورنگ زیب اور جان محمد فوجی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اورنگ زیب کے علاوہ سب بہن بھائی شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ کو ۶۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۱۹۹۱۰ سوار محمد شریف: آپ موضع چینی کھرال کا بنا تحصیل شکرگڑھ میں ۱۷ ستمبر ۱۹۴۲ء کو پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام جمال دین ہے۔ ابتدائی تعلیم پانچ جماعت تک نورنگ آباد پرائمری سکول میں حاصل کی اور مڈل گورنمنٹ ہائی سکول سکھوچک سے پاس کرکے فوج میں بھرتی ہوگئے۔

آپ نے ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو واہگہ سیکٹر پر وطن عزیز کی خاطر دشمن کے خلاف مقابلہ کرتے ہوئے شہادت پائی۔ آپ کو لاہور چھاؤنی میں شہیدوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی برکت علی سے نکاح کرلیا۔ شہید کے چھ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں اور خود کفیل ہیں۔ شہید کی والدہ کو ۶۱/- روپے پنشن ماہوار ملتی ہے۔

۱۰۲۰۸۱۰ سوار محمد لطیف: آپ نے موضع نیالو چک تحصیل ذیرہ آباد ضلع گورداسپور میں اپریل ۱۹۴۸ء میں سید محمد شاہ صاحب کے گھر میں آنکھ کھولی۔ ابتدائی تعلیم چک عزیز میں حاصل کی اور میٹرک اسلامیہ ہائی اسکول میترانوالی سے پاس کیا۔ فوجی ملازمت کا شوق تھا۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ نے قلیل عرصہ میں اعلیٰ تربیت حاصل کرلی اور سپاہی بن گئے۔

یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کو واہگہ محاذ پر آپ کے ٹینک کو گولہ لگا وہیں شہید ہوگئے۔ آپ کی لاش بھی نہ مل سکی۔ آپ نے شہید ہونے تک بڑی بہادری سے اپنے فرائض انجام دیئے۔

شہید کی بیوہ نے دوسرا نکاح کرلیا ہے۔ آپ کا ایک بیٹا تقدیر رضا اپنی دادی کے زیر کفالت ہے۔ اس کی عمر ۱۴ سال ہے۔ شہید کے دو بڑے بھائی ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی حمت خان سابقہ فوجی ہیں۔ دونوں بھائی شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ اور بیٹے کو مجموعی طور پر ۹۴/- روپے پنشن ملتی ہے۔

۱۰۳۹۴۲۳ سوار محمد افضل: آپ موضع چک جمال ریاست جموں و کشمیر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل تک ترکوال میں حاصل کی۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر فوجی ملازمت اختیار کرلی۔

آپ ۱۰ ماچ ۱۹۶۵ء کو واہگہ کے میدان میں بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے جان بحق ہوئے۔ آپ کو ترکوال قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے تین بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ آپ سب سے بڑے تھے۔ آپ کے بھائی محمد اکرم عمر ۲۰ سال کی شادی ہوچکی ہے۔ آپ کے بھائی الطاف حسین اور معظم خان زیر تعلیم ہیں۔ آپ کی چاروں بہنیں ابھی نابالغ ہیں اور زیر تعلیم ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو ۴۹/- روپے ماہوار پنشن اور ۱۵/- روپے ماہوار وظیفہ مل رہا ہے





۲۴ کیولری





میجر خادم حسین ستارۂ جرأت : ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ۲۴ کیولری میں تھے اور کھیم کرن کے محاذ پر اپنی رجمنٹ کو رسد پہنچانے کے فرائض پر مامور تھے۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ۵ ایف ایف کھیم کرن کی نہر پر دفاعی پوزیشن میں تھی اور اس کے کچھ فاصلے پر آپ کی رجمنٹ موجود تھی۔ آپ صبح سویرے اپنی رجمنٹ کو ایمونیشن، راشن اور پٹرول پہنچانے کی غرض سے ۵ ایف ایف کی پوزیشن کے ساتھ ساتھ نہر پر سے گزر رہے تھے۔ اسی درمیان آپ نے دیکھا کہ دشمن کا ایک بڑا بکتر بند دستہ جملہ ٹینکوں اور انفنٹری کے ۵ ایف ایف کی دفاعی لائن کو نہر اور سڑک کے ساتھ روندتا ہوا گزر رہا تھا۔ آپ کی اور آپ کی گاڑیوں کی سلامتی کو کوئی خطرہ نہ تھا کیونکہ آپ اس مقام سے گزر چکے تھے اور اب اپنی رجمنٹ کی طرف رخ تھا۔ مگر وہ جنگی صورتحال کو فوراً سمجھ گئے۔ اگر دشمن اس سڑک پر اور اس خاص مقام پر قابض ہو جاتا تو کھیم کرن کا دفاع ناممکن ہو جاتا اور پاکستان آرمی کا بڑا حصہ سخت مشکل میں گرفتار ہو جاتا۔ ۵ ایف ایف بے جگری سے لڑ رہی تھی، مگر اس خاص مقام کا دفاع کرنے والے سب لوگ شہید ہو چکے تھے۔ انہی حالات میں میجر خادم حسین نے کچھ فاصلے پر ایک ٹینک شکن توپ دیکھی جس کا تمام عملہ شہید ہو چکا تھا۔ آپ نے فوراً وہاں پہنچ کر توپ کا رخ دشمن کے ٹینکوں کی طرف کیا اور گولے ڈال ڈال کر فائر شروع کر دیا۔ آپ نے اس پھرتی اور تیزی سے فائرنگ کی کہ دشمن کو بجائے ایک کے کئی توپوں کی موجودگی کا گمان ہوا۔ آپ کے نشانے ٹھیک ٹھیک لگ رہے تھے۔ جونہی دشمن کے ہراول دستے کے دو ٹینک تباہ ہوئے اور اس نے توپوں کی تعداد کا غلط اندازہ لگایا، اس کی تباہی شروع ہو گئی۔ آپ لگاتار فائر کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک گولہ آپ پر گرا اور آپ نے موقع پر ہی جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کی بہادری، جرأت، دلیری، حاضر دماغی اور بروقت کارروائی سے کھیم کرن کا محاذ سلامت رہا۔

شہادت کے بعد آپ کو ستارۂ جرأت کا اعزاز ملا۔



۶۰۷ نائب رسالدار لال خان : آپ موضع پریڑہ تحصیل پنڈ دادن خان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام چوہدری ولی داد خاں تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم پرائمری سکول جنیوال میں حاصل کی اور بعد میں مڈل، شارٹ سے پاس کیا۔ پھر آپ آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

لال خان ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر ایک ٹینک ٹروپ کی کمان کرتے ہوئے کمال بہادری اور دلیری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

شہید کے دو بھائی ہیں۔ چوہدری عبدالحق مقامی سکول میں ہیڈ ماسٹر ہیں اور نائب رسالدار محمد اشرف آرمرڈ کور میں ہیں۔ شہید کے تین بیٹے اور ایک بیٹا ہے۔ بڑے لڑکے ظفر اقبال نے پاک جرمن ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر منٹگمری سے ٹریننگ مکمل کر کے ہیوی کیمیکس ٹیکسلہ میں ملازمت اختیار کر لی ہے۔ دوسرا لڑکا گورنمنٹ کالج کلاس میں زیر تعلیم ہے اور تیسرا لڑکا شارٹ سکول میں پڑھ رہا ہے۔

بیوہ اور بچوں کو ۲۲۵/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کو تعلیمی وظائف بھی باقاعدگی سے مل رہے ہیں۔



۱۰۰۷۲۶۹ دفعدار محمد رفیق خان : آپ دسمبر ۱۹۳۲ء میں بمقام لہم تحصیل گوہانہ ضلع روہتک (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ آزادیٔ وطن کے بعد آرمرڈ کور سنٹر نوشہرہ میں بھرتی ہوئے۔

محمد رفیق خان نے ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے میدان میں جامِ شہادت نوش کیا۔

آپ کے پانچ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ شہید کے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ سبھی زیرِ تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو معقول پنشن مل رہی ہے۔ آپ کا خاندان موضع بہاولا رس رڑولہ تحصیل دیپالپور میں آباد ہے اور شہید یہیں مدفون ہیں۔



۱۰۰۴۷۸۰ دفعدار محمد حسن : آپ اپریل ۱۹۲۶ء میں بمقام باسوا ریاست بہاولپور (بھارت) پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حاجی محمد عمر خاں تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ میٹرک سکیرے پاس کیا۔ ۱۹۴۷ء میں آرمڈ کور میں بھرتی ہو کر لکھنؤ چلے گئے۔ آزادی کے بعد پاکستان تربیت کا باقی حصہ آرمڈ کور سنٹر نوشہرہ (پاکستان) میں پورا کیا۔

آپ کا خاندان جھڈو ضلع تھرپارکر میں آباد ہے۔

محمد حسن پہلے ۱۹ لانسرز میں تھے۔ بعد میں ۲۴ کیولری میں تعینات ہوئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں دفعدار محمد حسن، نائب رسالدار لال خان شہید کے ٹروپ میں ٹروپ وفعدار تھے۔ نائب رسالدار لال خان کی شہادت کے بعد آپ نے فوراً ٹروپ کی کمان سنبھال لی اور پیش قدمی جاری رکھی۔ مگر اسی دن اپنے ٹینک کے برباد ہو جانے پر اس کے اندر ہی جامِ شہادت نوش کر گئے۔ آپ کی بہادری اور شجاعت کی داستان "اردو ڈائجسٹ" کے ۱۹۶۶ء کے سالنامہ اور آرمڈ کور کی سیبر اینڈ لانس ۱۹۷۲ء میں سنہری حروف سے مرقوم ہیں۔

شہید کی دو بہنیں اور ایک بھائی ہیں۔ بہنوں کے خاوند بلوچ رجمنٹ سے پنشن یافتہ ہیں۔ ان کے بڑے بھائی رسالدار میجر محبوب علی خاں کا تعلق ۱۹ لانسرز سے تھا اور آرمڈ کور اسکول میں وہ رسالدار میجر رہے اور تمغۂ خدمت کلاس اوّل حاصل کیا۔ بعد میں ۵۲ کیولری سے ریٹائر ہوئے۔

شہید کے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ بڑا لڑکا شادی شدہ ہے اور بے روزگار ہے۔ دوسرا لڑکا محمد عثمان شاہد انجینئرنگ یونیورسٹی نواب شاہ میں سال دوم کا طالب علم ہے۔ بیوہ کو ۱۰۰/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔



۴۵۵۹ ۱۰۰ وحدار محمد شریف : آپ موضع بینڈ پور ریاست الور (بھارت) میں ۲۰ جون ۱۹۲۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام فیض محمد خاں ہے۔ ابتدائی تعلیم موضع بینڈ پور میں حاصل کی اور ۱۸ سال کی عمر میں آرمرڈ کور سنٹر لکھنؤ میں بھرتی ہو گئے۔ آزادیٔ وطن کے بعد اپنے خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔

محمد شریف نے ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر دشمن پر ایک بھرپور حملے میں داد شجاعت دیتے ہوئے شہادت بتول فرمائی۔

شہید کا کنبہ تا حال ضلع بدین میں آباد ہے۔ شہید کے دو بھائی موضع صادق آباد میں رہتے ہیں۔

آپ کی بیوہ اپنے ایک بیٹے اور تین بیٹیوں کے ساتھ تاحال (بدین) میں مقیم ہیں۔ بڑے لڑکے اور دو لڑکیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ چھوٹی لڑکی ابھی زیر تعلیم ہے۔ بیوہ اور بچوں کو -/۱۱۲ روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۲۰۹۳۵ سوار رونق علی : آپ آزادیٔ وطن کے وقت اپنے والد منشی گلزار محمد اسحاق کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ والد گرامی فسادات میں شہید ہو گئے۔ اسی وقت رونق علی کی عمر ایک سال تھی۔ والدہ پاکستانی بننے کے ایک سال بعد فوت ہو گئیں۔ آپ کی پرورش آپ کی خالہ مسمات فاطمہ نے کی۔ ان کا خاندان کھرڑ پکا تحصیل لودھراں میں آباد تھا۔ آپ نے لودھراں کے ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور فوج میں بھرتی ہو گئے۔

رونق علی چونڈہ کے محاذ پر ایک گھمسان کے معرکے میں لاپتہ ہو گئے۔ اگست ۱۹۶۶ء کو آپ کی شہادت تسلیم کر لی گئی۔

آپ کے دو بھائی ہیں۔ سوار امام دین آرمرڈ کور سے پنشن پا کر گھر گئے۔ محمد اسلم آرٹلری رجمنٹ میں تھے اور طبی معائنے کے بعد خصوصی پنشن پر وہ بھی گھر گئے۔ شہید غیر شادی شدہ تھے۔ والدین کی عدم موجودگی میں آپ کا کوئی وارث قرار نہیں پایا۔



۵۰۵ نائب رسالدار اکبر علی : آپ ضلع حفظ آباد تحصیل حفظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں ۱۵ نومبر ۱۹۲۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول بنڈوکی میں حاصل کی اور میٹرک ایم۔ بی ہائی سکول حفظ آباد سے پاس کیا۔ تعلیم کے دوران حفظ آباد کے متصل ایک گاؤں پریم کوٹ میں تقسیم ہند سے پہلے آپ نے آبرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

اکبر علی نے ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر جرأت اور بہادری کے ساتھ دشمن پر ایک زبردست حملے میں شہادت پائی۔

شہید کے چار بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ بھائی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ شہید کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ بڑے لڑکے نے ۱۹۷۲ء میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا ہے فوج میں بھرتی ہے، دوسرا بیٹا چھوٹے لڑکے نے ۱۹۷۶ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور اب اسسٹنٹ گرائنر کا کورس کر رہا ہے۔ اپنے لیے پاکستان کو مقبول پنشن اور وظائف مل رہے ہیں۔

۱۰۱۲۲۱۲ لے ایل ڈی بشیر حسین : آپ موضع معصوم تحصیل کھاریاں میں ۱۹۴۱ء میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام فضل دین ہے۔ ابتدائی تعلیم وڑائچ مڈل اسکول سلوات پور تحصیل کھاریاں میں حاصل کی۔ کچھ عرصے بعد آپ آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ایک گھمسان کے معرکے میں داد شجاعت دیتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

آپ کے ایک بھائی بحریہ میں، بھائی پولیس میں ملازم ہیں۔ شہید کا صرف ایک بیٹا ہے جو ۱۳ سال کا ہے اور جماعت چہارم میں زیر تعلیم ہے۔

شہید کی بیوہ نے خانہ آبادی سوم کے مطابق شہید کے چھوٹے بھائی (جو فوج میں ہے) کو اختیار کر لیا ہے۔ شہید کے بیٹے عارف حسین کو ۱۰۰/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۰۱۰ اے ایل ڈی محمد الیاس: آپ بنام فقیر تحصیل جہلم ضلع روہتک ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد یونس تھا جو آرمڈ کور سے وفادار ریٹائر ہوئے تھے۔ محمد الیاس نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ آزادی کے بعد والدین کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آئے اور چک نمبر ۵۰ شمالی تحصیل سرگودھا میں آباد ہو گئے۔ آپ نے میٹرک کا امتحان انجمن اسلام ہائی سکول سرگودھا سے پاس کیا۔ اس کے فوراً بعد آپ آرمڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

محمد الیاس نے ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کیم کرن کے محاذ پر داد شجاعت دیتے ہوئے شہادت پائی۔

محمد الیاس شہید کا پورا خاندان فوج میں ہے۔ آپ کے والد کے چاروں بھائی بھی فوج میں تھے اور اب پنشن پا رہے ہیں۔ شہید کے تین بھائی اور ایک بہن ہیں۔ ایک بھائی محمد اشرف آرمڈ کور میں اور دوسرے لیفٹیننٹ فوج میں ہیں۔ تیسرا بھی زیر تعلیم ہے۔

شہید کا صرف ایک بیٹا ہے جس کی عمر اس وقت ۱۴ سال ہے اور وہ زیر تعلیم ہے۔ بیوہ اور بچے کو پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۰۰۳ اے ایل ڈی بشیر احمد: آپ بک سید تحصیل چہلم ضلع گجرات میں ۱۵ دسمبر ۱۹۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام اللہ دتہ ہے۔ ابتدائی تعلیم مڈل سکول نور جہاں جنوبی میں پائی۔ پھر سکول بھرتی فوج میں شرکت اختیار کی۔

بشیر احمد ستمبر ۱۹۶۵ء میں مشرقی پاکستان میں شہید ہوئے۔ شہید کے تین بھائی اور ایک بہن ہیں۔ شہید کی بیوہ نے خاندانی رسوم کے مطابق ان کے چھوٹے بھائی نذیر احمد سے عقد ثانی کر لیا ہے۔ شہید کی ایک بیٹی پروین محمود سال اپنی ماں کے پاس رہتی ہے۔ شہید کی والدہ کو ۱۵ روپے ماہوار اور بیٹی کو ۱۰ روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۰۲۵۹ سوار فخار حسین: آپ موضع کھیوال رسہنگل آباد تحصیل چکوال میں ۳ اپریل ۱۹۴۲ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے میٹرک تک تعلیم سہنگل مڈل ہائی سکول سہنگل آباد میں حاصل کی۔ کچھ عرصے بعد آپ آرمڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

سوار فخار حسین ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کیم کرن کے محاذ پر ایک خونریز معرکے میں لاپتہ ہو گئے۔ عام قیاس کے مطابق انہیں اور ان کے دو ساتھیوں کو قیدی بنا کر ہندوستانی فوجیوں نے قتل کر دیا۔ بعد میں چشم دید شہادتوں کے پیش نظر ۲۰ جون ۱۹۶۶ء کو آپ کی شہادت تسلیم کر لی گئی۔

آپ کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ بھائی ملازمت پیشہ ہیں۔ شہید غیر شادی شدہ تھے۔ شہید کی والدہ کو ۱۵ روپے ماہانہ پنشن اور عبوری امداد اور والد صاحب کو ۷۳ روپے سہ ماہی وظیفہ مل رہا ہے۔

۱۰۱۰۵۳۵ سوار محمد نواز: آپ موضع بالی تحصیل چکوال ضلع جہلم میں یکم جولائی ۱۹۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی اور میٹرک سہنگل آباد ہائی سکول سہنگل آباد تحصیل چکوال سے پاس کیا۔ اس کے فوراً ہی بعد آپ فوج میں شامل ہو گئے۔

آپ کیم کرن کے محاذ پر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ایک خونریز معرکے میں لاپتہ ہو گئے۔ بعد میں ۲۰ جون ۱۹۶۶ء کو آپ کی شہادت تسلیم کر لی گئی۔

شہید کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی فوج میں ملازم ہیں اور ایک زیر تعلیم۔ تیسرے بھائی ایک ٹانگ سے محروم ہیں۔

شہید کی والدہ کو ۱۵ روپے ماہانہ پنشن اور والد کو ۷۳ روپے سہ ماہی وظیفہ مل رہا ہے۔

۲۱۹۲۹ سوار دوست محمد : آپ موضع نمبر سیداں، ڈیرہ بری پنجر میں ۱۹۴۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام علی محمد تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی اور بعد میں میٹرک تک اٹیالہ میں پڑھتے رہے۔ فوج میں بھرتی ہونے سے قبل کچھ عرصہ تک والد بزرگوار کے ساتھ زراعت کا کاشتکاری کرتے رہے۔

آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کیم کرن کے محاذ پر لاپتہ ہوگئے لیکن بعد میں عینی گواہوں کی شہادت پر معلوم ہوا کہ شہید دشمن کے نرغے میں آکر گھر گئے تھے اور نہایت بے جگری سے لڑتے ہوئے ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شہید ہوئے۔

دوست محمد شہید کا صرف ایک بھائی ہے جو کہ اپاہج ہے معذور ہے۔ آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو ۳۰/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۱۲۸۰ سوار علی داد : آپ موضع کریڑ تحصیل مانسہرہ میں ۱۹۴۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام اللہ داد خان تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ فوج میں شمولیت سے پہلے اور ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کاشتکاری کرتے تھے۔

آپ کیم کرن کے محاذ پر ۱۹۶۵ء میں لاپتہ ہوگئے تھے۔ بعد میں ۲۰ اگست ۱۹۶۶ء کو ان کی شہادت تسلیم کرلی گئی۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے دو بھائی اور چھ بہنیں ہیں۔ ایک بھائی فوج میں ملازم ہیں۔ والدہ کو معقول پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۲۲۵۲ سپاہی منظور احمد : آپ غریب والی تحصیل پنڈ دادن خاں ضلع جہلم میں یکم جون ۱۹۴۱ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام سوہنا خاں تھا۔ منظور احمد نے ابتدائی تعلیم غریب والی میں حاصل کی۔ مڈل کا امتحان سنگ والی سے اور میٹرک کا دریالہ جالب سے پاس کیا۔

منظور احمد نے ۶۵ کی جنگ میں کیم کرن کے محاذ پر ۷ ستمبر کو جام شہادت نوش کیا۔

شہید کے ایک بھائی بہن ہیں۔ شہید غیر شادی شدہ تھے۔ والدہ کو ۳۰/- روپے ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔



سیکنڈ لیفٹیننٹ نذیر احمد رشید ۴۴ کیولری

۲۵ کیولری







۷۷۸ نائب رسالدار محمد خالق ستارۂ جرأت: آپ جنوری ۱۹۳۰ء میں موضع ہشل میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام محمد جمعہ تھا۔ ابتدائی تعلیم نہایت اعلیٰ طریقے سے مڈل اسکول کوٹلی سیداں میں حاصل کی۔ غربت کی وجہ سے مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور فوج میں بوائز بھرتی ہو گئے۔ ان کی محنت اور کوشش نے ان کو ایک بہترین سپاہی اور اچھا کھلاڑی بنا دیا۔ آپ آرمی کی باکسنگ اور باسکٹ بال ٹیم کے کھلاڑی تھے۔ کھیل کے ساتھ ساتھ ان کی پیشہ ورانہ صلاحیتیں بھی اعلیٰ معیار کی تھیں۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ۲۵ کیولری میں ٹروپ لیڈر تھے۔ ۱۵ ستمبر کو دشمن نے چونڈہ پر قبضہ کرنے کے لئے بھرپور حملہ کیا۔ چونڈہ تو دشمن کے قبضے میں نہ آیا لیکن ایک ملحقہ گاؤں بٹر ڈوگر نڈی پر دشمن قبضہ جمایا۔ نائب رسالدار خالق کو دشمن کے خلاف جوابی کارروائی کا حکم ملا۔ آپ نے اپنے ٹروپ سے بٹر ڈوگر نڈی پر حملہ کر دیا۔ آپ اور آپ کا ٹروپ اس بے جگری سے لڑے کہ چند ہی گھنٹوں میں دشمن کا صفایا ہو گیا اور نائب صاحب نے گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ مگر حملہ کے آخری مراحل میں آپ کا ٹینک تباہ ہو گیا اور آپ نے اپنے عملے (لے ایل ڈی سلیم اختر اور لے ایل ڈی محمد سلیم) کے ساتھ جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو اس مردانہ وار کارروائی پر ستارۂ جرأت ملا۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ، ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں۔ آپ کا بیٹا محمد کبیر عمر ۱۷ سال فرسٹ ایئر میں زیرِ تعلیم ہے۔ آپ کی بڑی بیٹی نسیم اختر عمر ۱۸ سال غیر شادی شدہ ہے۔ چھوٹی بیٹی شاہین اختر عمر ۱۵ سال ساتویں جماعت کی طالب علم ہے۔ آپ کے پانچ بھائی اور ایک بہن ہیں۔ سب شادی شدہ اور خود کفیل ہیں۔ آپ کے دو بھائی شیر افسر اور محمد فاضل فوجی ملازم ہیں۔ بیوہ کو پنشن ۱۳۴/- روپے ماہوار اور جنگی انعام ۵۰/- ۲۲ روپے ماہوار مل رہا ہے۔ تینوں بچوں کو مجموعی وظائف ۱۴۰/- روپے مل رہے ہیں۔ ۲۵ ایکڑ اراضی بطور انعام ابھی تک نہیں ملی۔

۱۰۰۵۹۶ اے ایل ڈی امانت حسین، تمغۂ جرأت: آپ موضع پنڈوڑی تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی میں ۲۹ فروری ۱۹۲۵ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام محمد دین ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ آپ کو فوجی زندگی سے بہت لگاؤ تھا۔ بڑے شوق سے فوجی خدمات کے لئے فوجی ملازمت اختیار کر لی۔ بہت محنتی اور ذہین تھے۔ آپ نے تھوڑے ہی عرصہ میں فنی صلاحیتیں حاصل کر لیں۔ آپ ایک مثالی قومی سپاہی تھے۔ چونڈہ کے محاذ پر ۸ ستمبر کو ۔ کی رجمنٹ ۲۵ کیولری دشمن کے ساتھ نبرد آزما تھی تو آپ نے ایک ہی معرکے میں یکے بعد دیگرے دشمن کے تین ٹینک تباہ کئے۔ آپ کا اپنا ٹینک دشمن کے فائر سے ناکارہ ہو چکا تھا لیکن گن ٹھیک کام کرتی تھی چنانچہ اپنی ڈیوٹی کی ذمہ داریوں سے بہت آگے بڑھ کر آپ نے ٹینک چھوڑنا گوارا نہ کیا اور دشمن پر کارآمد گن سے فائر کرتے رہے حتیٰ کہ آپ کے ٹینک کو ایک اور گولہ لگا۔ ٹینک نے آگ پکڑ لی اور آپ اس کے اندر ہی شہید ہو گئے۔ آپ نے تمغۂ جرأت کا اعزاز پایا۔

شہید شادی شدہ تھے۔ شہید کی بیوہ نے آپ کے چھوٹے بھائی محمد حسین سے عقد ثانی کر لیا ہے۔ شہید کا صرف ایک ہی لڑکا محمد اکرم ہے جس کی عمر ۱۴ سال ہے اور وہ آٹھویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ آپ کی والدہ صاحبہ کو ۴۸/- روپے ماہوار پنشن اور آپ کے بیٹے کو ۳۰/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ شہید کی دو بہنیں ہیں دونوں شادی شدہ ہیں۔



۱۰۲۱۳۰۵ سوار محمد کریم تمغہ جرأت: آپ بمقام سیری ضلع راولپنڈی میں ۱۹۴۵ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم ہیوڑ ہائی سکول سے حاصل کرنے کے کچھ عرصہ بعد ۱۲ دسمبر ۱۹۶۲ء کو آپ نے آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جب چونڈہ کے محاذ پر ایک فورز میر کے میں آپ کے اسکاڈرن کمانڈر میجر (اب لفٹیننٹ کرنل) رضا خان شدید زخمی ہو گئے تو آپ نے ان کو ٹینک سے نکالا اور محفوظ مقام پر لے جا رہے تھے کہ راستے میں شہید ہو گئے۔ اس جانفشانی، بے لوث جذبۂ خدمت اور جرأت و شجاعت کے اعتراف کے طور پر آپ کو تمغہ جرأت کا اعزاز دیا گیا۔

آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ آپ کے دو بھائی ہیں جن میں سے ایک فوج میں ہیں اور دوسرے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ آپ کی پانچ بہنیں ہیں سب شادی شدہ ہیں شہید کی والدہ کو ۶۰/- روپے ماہانہ پنشن، ۱۰۰/- روپے ماہانہ مہنگائی انعام اور ۱۵۰/- روپے ماہانہ بطور عطیہ آرمرڈ کور سنٹر کی طرف سے ملتا ہے۔



۱۰۱۱۸۱۶ لے ایل ڈی سلیم اختر تمغہ جرأت: آپ ۱۶ مارچ ۱۹۳۶ء کو اپنے آبائی گاؤں موضع غربی تحصیل جہلم میں پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار کا نام سجاول خان ہے ابتدائی تعلیم رہتاس میں حاصل کی۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول ڈومیلی سے پاس کیا۔ آپ شروع سے محنتی اور جفاکش تھے۔ فوجی زندگی پسند تھی۔ آپ نے پاکستانی فوج کے صف اول کی سپاہ آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کر لی آپ بیدار مغز اور نڈر سپاہی تھے۔ آپ بھی نائب رسالدار محمد خالق کے ساتھ ٹینک کے عملے میں تھے ۱۵ ستمبر ۶۵ء کو آپ نے اپنے کمانڈر اور اے ایل ڈی محمد سلیم کے ساتھ جام شہادت نوش کیا آپ کو تمغہ جرأت کا اعزاز ملا۔

آپ شادی شدہ تھے پسماندگان میں ایک بیوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے آپ کا بڑا بیٹا ارشد محمود عمر ۱۲ سال تعلیم مڈل ہے طاہر محمود عمر ۱۰ سال دسویں جماعت میں اور طارق محمود عمر ۸ سال آٹھویں جماعت میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ کی بیٹی روبینہ کوثر پانچویں جماعت میں زیر تعلیم ہے شہید کے دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ ایک بھائی کے علاوہ سب شادی شدہ ہیں بیوہ اور بچوں کو قومی طور پر پنشن اور وظائف ۱۹۸/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔





۱۰۱۱۴۵۹ ۔ اے ایل ڈی محمد سلیم تمغۂ جرأت : آپ ۱۹۳۶ء میں بمقام بیرہ گوا تحصیل رائیونڈ میں میر محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی مڈل تک ملٹری کیمپ میں پڑھے فوجی زندگی پسند تھی ایئر فورس میں بھرتی ہو گئے۔ بڑی لگن سے فوجی کام سیکھے اور بہترین سپاہی بن گئے۔

آپ نائب رسالدار محمد خالق کے ساتھ اس ٹینک میں تھے آپ نے بھی نائب صاحب کے ساتھ ہی ستمبر کو جام شہادت نوش کیا اور تمغۂ جرأت کا اعزاز پایا۔

آپ شادی شدہ تھے ایک بیوہ اور ایک بچی آپ کے پسماندگان میں ہیں۔ بیٹا فرسٹ ایئر میں زیر تعلیم ہے۔ شہید کے کوئی بھائی بہن نہ تھے۔ والدہ زندہ ہیں۔ بیوہ کو ۱۰۰/- روپے ماہوار پنشن اور بیٹے کو ۵۰/- روپے ماہوار وظیفہ مل رہا ہے۔

۸۰۳ نائب رسالدار سلطان بہادر : آپ موضع قاضی پور تحصیل ہری پور ضلع ایبٹ آباد میں ۱۹۳۲ء میں حسین خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کر کے چک لالہ ایم ٹی سنٹر میں ایئر مین بھرتی ہو گئے آپ کو آرمرڈ کور سے والہانہ عشق تھا بڑی جدوجہد کے بعد آرمرڈ کور میں ۲۵ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔

آپ نے ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ سیکٹر میں چونڈہ کے مقام پر دشمن کے ناپاک عزائم کچلتے ہوئے جام شہادت نوش کیا آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ایک بچی چھوڑی۔ بچی ریحانہ بی بی گورنمنٹ گرلز ہائی سکول غازی میں جماعت ہفتم میں زیر تعلیم ہے۔ آپ کے تین بھائی اور ایک بہن ہیں۔ سب شادی شدہ اور خود کفیل ہیں۔ بیوہ اور بچی کو مجموعی طور پر ۲۷۰/- روپے سہ ماہی پنشن اور وظائف ملتے ہیں۔



، ۹۴۵۰۰ الانس دفعدار رازی خاں : آپ موضع گاڑ منارہ تحصیل صوابی ضلع مردان میں ۱۲ جون ۱۹۳۳ء کو محمد اعظم خاں کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ ثانوی تعلیم کے لئے مرغزا سکول میں داخل ہوئے۔ بشرک میں فیل ہونے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ ۱۹۶۵ء میں سیالکوٹ محاذ پر وطن عزیز کی خاطر لڑتے ہوئے شدید زخمی ہوئے۔ ہسپتال میں پہنچتے ہی ۱۰ ستمبر کو شہادت پائی آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا ہے۔

آپ شادی شدہ تھے بیوہ کے ساتھ ایک بیٹا اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ آپ کے چھ بھائی ہیں۔ دو بھائی رسالدار وزیرزادہ اور رسالدار صاحب زادہ آرمرڈ کور سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ شہید کی دو بہنیں ہیں دونوں شادی شدہ ہیں بیوہ اور بچوں کو پنشن، وظیفہ اور مورثی عطیہ بھی مل رہا ہے۔



۱۰۱۱۸۲۶ لے ایل ڈی قاسم شاہ : آپ موضع سروڈھی تحصیل خوشاب میں پُل پیر شاہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں پائی۔ شہید کو فوجی زندگی بہت پسند تھی۔ آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی۔ آپ نے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ سیکٹر میں چونڈہ کے مقام پر وطن عزیز کی خاطر جان قربان کر دی اور شہادت کا رتبہ پایا۔

آپ شادی شدہ تھے کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے دوسری شادی نہیں کی۔ شہید کے ایک بھائی اور تین بہنیں ہیں ایک بہن کے علاوہ باقی شادی شدہ ہیں۔ بیوہ کو پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔





۱۰۱۴۸۵۲ سوار تمرازمان: آپ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو موضع مندر تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں میرزمان کے گھر پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ میں حاصل کی۔ غربت کی وجہ سے مزید تعلیم نہ حاصل کر سکے۔ فوجی زندگی بڑی پسند تھی۔ آرمرڈ کور میں ایک گنر کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی۔

آپ نے ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر چونڈہ کے مقام پر دشمن کی پیش قدمی روکتے ہوئے شہادت پائی۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ شہید کے دو چھوٹے بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ ایک بھائی منظور حسین فوج میں ملازم ہیں۔ دوسرے بھائی ایف اے پاس ہیں لیکن بیماری کی وجہ سے گھر پر رہتے ہیں۔ چاروں بہنیں شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ صاحبہ کو ۶۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ آپ کے والد صاحب کو ۱۰/- روپے ماہوار عطیہ ملتا ہے۔

۱۰۱۴۵۵۸ سوار قاضی شاہ: آپ ضلع کوہاٹ کے ایک چھوٹے سے گاؤں مندوری میں ۲ جون ۱۹۳۹ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام زر علی شاہ ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ چھٹی جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ گھر کی مالی حالت اچھی نہ تھی۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ ایک خوبصورت جوانمرد تھے۔ اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ نے ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ سیکٹر میں چونڈہ کے مقام پر جوانمردی کے جوہر دکھاتے ہوئے جان قربان کر دی۔

آپ شادی شدہ تھے کوئی اولاد نہ تھی۔ شہید کے دو بھائی قربان بادشاہ اور پیر بادشاہ ہیں۔ دونوں شادی شدہ اور خود کفیل ہیں۔ شہید کے والدین زندہ ہیں۔ بیوہ کو ۹۱/- روپے ماہوار پنشن اور ۲۵/- روپے ماہوار عطیہ ملتا ہے۔



۱۰۱۵۶۰۱ سوار سجاول خان:۔ آپ موضع تورڈھیر تحصیل صوابی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی میرداس خان ہے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھے۔ فوجی زندگی بے حد پسند تھی آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے اور اعلیٰ تربیت حاصل کی۔

آپ نے ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر اپنے ایمان اور جواں مردی کا ثبوت دیتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید نیر شادی شدہ تھے۔ آپ قوم اور ملک کی نامس پر قربان ہو گئے۔ سوگوار ورثاء بقید حیات ہیں اور تحصیل کے شاندار موت پر فخر کرتے ہیں۔ شہید کی والدہ کو ۱۹۳ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۱۰۲۸۹۹ سوار گلزار احمد : آپ بمقام چنا ضلع گجرات میں شاہ محمد کے گھر میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مڈل اسکول چھوکر کلاں میں حاصل کی۔ غربت کی وجہ سے مزید تعلیم نہ حاصل کر سکے اور فوجی ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر وطن عزیز کی خاطر جان قربان کر کے شہادت قبول فرمائی۔

آپ شادی شدہ تھے ایک بیوہ اور دو بچے چھوڑے۔ بڑا بیٹا محمد سلیم عمر ۱۲ سال جماعت پنجم میں اور چھوٹا بیٹا امتیاز احمد عمر ۱۰ سال جماعت چہارم میں پڑھتا ہے۔ شہید کی دو بہنیں ہیں دونوں شادی شدہ ہیں۔ شہید کے تین بھائی ہیں۔ دو کاشت کاری کرتے ہیں اور ایک زیر تعلیم ہے۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۱۸۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۲۵۱۳ لے ایل ڈی وزیر علی: آپ ۱۰ جولائی ۱۹۴۷ء کو اپنے آبائی گاؤں آڑھ میں سردار خاں کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم نور دوالی اسکول میں پائی۔ فوجی زندگی میں دلچسپی رکھتے تھے آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے مکتی باہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے آپ کی شہادت کی تصدیق ۲۵ مئی ۱۹۷۴ء کو ہوئی۔

آپ شادی شدہ تھے۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور ایک بچہ ہے جس کی عمر چھ سال ہے۔ شہید کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ چھوٹے بھائی کے علاوہ دونوں بھائی بہن شادی شدہ ہیں۔ بیوہ اور بچے کو فوجی طور پر ۷۵/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۲۳۴۷ سوار لک سردار دین: آپ موضع ڈھوک مہراں خاں تحصیل تلہ گنگ ضلع کیمبلپور میں اعتبار خان کے گھر پیدا ہوئے۔ مالی حالت بہت کمزور تھی معمولی سی ابتدائی تعلیم کے بعد فوجی ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں شکر گڑھ کے محاذ پر اپنے وطنِ عزیز کی خاطر اپنے بھائیوں کی خدمت کرتے ہوئے جان قربان کی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے اور آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ آپ کے تین بھائی ہیں۔ دو فوجی ملازم ہیں۔ بیوہ کو ۸۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۷۱۶۹ سوار محمد افضل: آپ موضع بھور چھ بسوہا ضلع گجرات میں ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی محمد حسین ہے۔ آپ کے والد بھی سابقہ فوجی ہیں۔ شہید نے ابتدائی تعلیم مڈل تک آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ کچھ عرصہ آپ ہائی اسکول کنڑالی میں بھی زیرِ تعلیم رہے آپ نے آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں مکتی باہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۲۹ مئی ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔

شہید شادی شدہ تھے۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ آپ کے دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ چھوٹے بھائی کے علاوہ باقی شادی شدہ اور خود کفیل ہیں۔ شہید کے والدین زندہ ہیں۔ شہید کی والدہ ماجدہ اور بیوہ کو مناسب سے پنشن ملتی ہے۔

۲۷ کیولری



۱۰۲۵۷۳ سوار محمد سلیم: آپ موضع کرل تحصیل مری ضلع راولپنڈی میں نومبر ۱۹۴۳ء میں فیض احمد کے گھر پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم مڈل سکول دانوٹیاں میں حاصل کی۔ آپ ذہین اور محنتی تھے۔ بلند اخلاق اور اچھے اطوار کے مالک تھے۔ تعلیم کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ نے اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ جلد ہی مثالی سپاہی بن گئے۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کو پاک وطن کا دفاع کرتے ہوئے آپ نے سیالکوٹ کی سرزمین پر جان قربان کی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔ آپ کا تعلق ۱۷ کیولری سے تھا۔

شہید شادی شدہ تھے اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی محمد نسیم سے عقد ثانی کر لیا ہے۔ آپ کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ محمد امین فوجی ملازم ہیں۔ چھوٹے بھائی محنت مزدوری کرتے ہیں۔ بہن زیر تعلیم ہے۔ شہید کی والدہ کو ۶۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۳۰ کیولری





۳۰۰۷ سوار بخشش احمد: آپ ۱۰ اپریل ۱۹۴۱ء کو ضلع گورداس پور سرحد بھارت پر تھانہ ماڑی پتن میں محترم چوہدری سلطان احمد خاں کے گھر پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے موقع پر چک نمبر آر بی ۱۹۳/ ضلع لائلپور میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل اسکول میانوالہ میں حاصل کی۔ کچھ دن کاشت کاری کی۔ آپ نہایت جفاکش اور ذہین تھے دل سکون حاصل کرنے کے لئے آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی۔

آپ اپنا کام قومی جذبے سے کرتے تھے آپ بلند اخلاق کے مالک تھے ۲۲ دسمبر ۱۹۶۵ء کو پر کی ہڈیارہ سیکٹر پر دشمن کے مذموم ارادوں کے خلاف اپنے عزیز وطن کا دفاع کرتے ہوئے گولہ باری کے دوران آپ شہید ہو گئے آپ کو میاں میر چھاؤنی لاہور کے شہداء کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔

شہید شادی شدہ نہ تھے شہید کے تین بھائی اور ایک ہمشیرہ ہیں۔ دو بھائی کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ایک سول میں ملازم ہیں۔ شہید کی والدہ کو ۲۹/ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ آپ کا تعلق ۳۰ کیولری سے تھا۔



۳۰۰۷ سوار مختار احمد: آپ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں کوٹہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا اسم گرامی محمد امین ہے۔ ابتدائی تعلیم (پری جماعت تک) کوٹہ میں حاصل کی۔ آپ کو فوجی ملازمت کا بہت شوق تھا تعلیم کو ادھورا چھوڑتے ہوئے آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ نے فوجی تربیت حاصل کرنے کے لئے دل و جان محنت کی۔ بہت جلد ایک معیاری سپاہی بن گئے۔ آپ فراخ دل، حوصلہ مند، بہادر اور دلیر انسان تھے ۱۹۶۵ء میں آپ قصور سیکٹر پر اپنے وطن عزیز کا دفاع کرتے ہوئے گولہ باری کے دوران شدید زخمی ہوئے۔ آپ کو لاہور ملٹری ہسپتال لایا گیا۔ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ۱۱ ستمبر کو جام شہادت نوش کیا آپ کو لاہور یادگار شہداء قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ نہ تھے آپ کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ بھائی برسر روزگار ہیں بہن جماعت نہم میں پڑھتی ہے۔ سب بہن بھائی غیر شادی شدہ ہیں شہید کی والدہ اور ہمشیرہ کو پنشن اور وظائف مل رہے ہیں۔



۱۹۶۸-۸۵ء سوار محبت خان، آپ ضلع کیمبلپور کے ایک گاؤں سنگوال میں پیدا ہوئے، والد بزرگوار کا اسم گرامی حاجی اللہ یار خاں ہے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں پائی۔ میٹرک تلہ گنگ ٹائی سکول سے پاس کیا۔ آپ بہت جفاکش اور محنتی تھے۔ روشن ضمیر اور روشن دماغ تھے۔ ترقی و کمال کے لئے آپ نے فوجی ملازمت اختیار کی اور آرمرڈ کور کا انتخاب کیا۔ آپ نے اعلیٰ معیار کی تربیت حاصل کی۔ آپ قوم کے ایک ہونہار فرزند تھے۔ آپ ایک دلیر اور بہادر سپوت تھے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ وطن کی حفاظت کرتے ہوئے لاہور سیکٹر میں شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ نے دو شادیاں کی تھیں۔ آپ کی شہادت کے بعد دونوں بیویاں فوت ہوگئیں۔ آپ کی صرف دو بیٹیاں پیچھے رہ گئی ہیں۔ اب دونوں سن بلوغ کو پہنچ چکی ہیں۔ آپ کے دو بھائی ہیں۔ دونوں عیال دار ہیں۔ آپ کی دو بہنیں ہیں۔ بدنصیبی سے دونوں بیوہ ہوگئی ہیں۔ آپ کی یتیم بچیوں کو ۱۰۰/- روپے ماہوار اور آپ کے والد محترم کو ۷۱/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ آپ کے والد ضعیف العمر ہیں اور نابینا ہو چکے ہیں۔


734
40
040734

۳۱ کیولری







۲۲۲۱۵-۱ سوار ملتان خان: آپ سہ اگست ۱۹۴۹ء کو موضع کڈنی ضلع پشاور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مہیب گل ہے۔ ابتدائی تعلیم مڈل اسکول گلیلہ میں حاصل کی۔ ثانوی تعلیم کے لئے ہائی اسکول نختی میں داخل ہوئے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد فوج میں بطور سپاہی بھرتی ہوئے۔

آپ نے ۱۱ دسمبر ۷۱ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر نیناکوٹ کے مقام پر شہادت پائی۔ آپ کو امانت کے طور پر نیناکوٹ میں دفن کیا گیا بعد میں آپ کو آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے پانچ بھائی اور دو بہنیں۔ چار بھائی افسیار گل، حیات گل، محب گل اور حمید اللہ خان نابالغ ہیں اور زیر تعلیم ہیں۔ سب سے بڑے بھائی لطاف گل ان پڑھ اور بے روزگار ہیں۔ شہید کی والدہ کو ۴۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ شہید کے دو بھائیوں حیات گل اور افسیار گل کو ۱۵/- روپے ماہوار فوجی فاؤنڈیشن کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے۔ آرمڈ کور سنٹر کی طرف سے ۳۰/- روپے سہ ماہی عطیہ بھی ملتا ہے۔

۱۰۱۹۷۸۳ سوار منظور احمد: آپ ۱۹۴۱ء میں بمقام سیدپور ضلع سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ والد کا نام سلطان احمد ہے۔ ابتدائی تعلیم شکرگڑھ میں حاصل کر کے فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۱۱ دسمبر ۷۱ء کو شکرگڑھ محاذ پر شہادت پائی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

شہید منظور احمد شادی شدہ تھے۔ کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے ابھی تک دوسری شادی نہیں کی۔ بیوہ کو ۵۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ شہید کے دو بھائی ہیں۔ دونوں فوج میں ملازم ہیں۔



۱۰۱۴۱۰۳ خوشی محمد: آپ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ کوئی تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ کچھ عرصہ سیالکوٹ میں نوکری مزدوری کی۔ آخر فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔

خوشی محمد ۱۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر جاں بحق ہوئے اور سیالکوٹ میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔

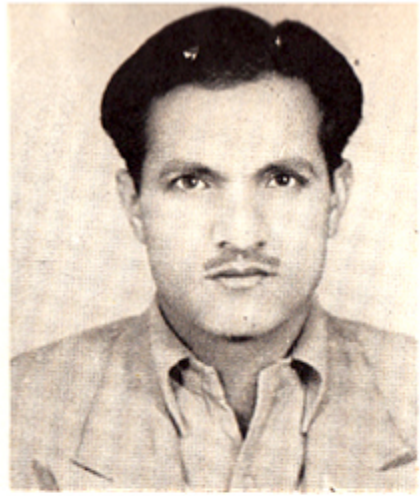
خوشی محمد کے پس ماندگان میں ایک بیوہ، تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ لڑکی کی عمر ۱۲ سال ہے چاروں بچے زیر تعلیم ہیں۔ انہیں مجموعی طور پر مبلغ ۳۱۰/- روپے سہ ماہی پنشن ملتی ہے۔ آرمڈ کور سنٹر کی طرف سے ۱۵۰/- روپے سہ ماہی اور یونٹ کی طرف سے ۱۶۰/- روپے سہ ماہی علیحدہ ملتا ہے۔



۱۰۲۹۹۴۷ سوار محمد اقبال: آپ ضلع جہلم کے ایک گاؤں مگھال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ مڈل تک تعلیم مقامی ہائی سکول ڈلوال میں حاصل کی۔ آپ کے والد کا نام باز خان ہے۔ ایک سال تک کھیتی باڑی میں اپنے والد کا ہاتھ بٹایا۔ اس کے بعد فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ظفروال کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔ آپ کو آبائی گاؤں مگھال میں دفن کیا گیا۔

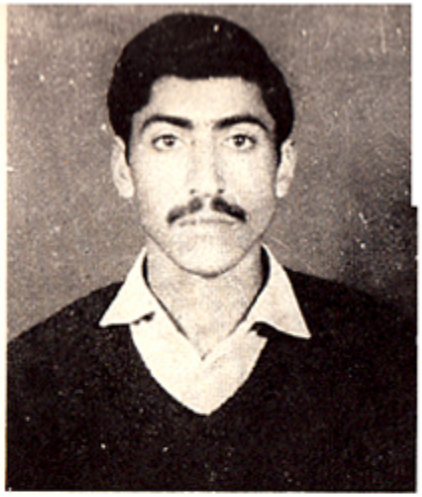
محمد اقبال شہید شادی شدہ تھے۔ شادی ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا تھا۔ کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے عقد ثانی کر لیا ہے۔ شہید کے تین بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ تینوں بھائی فوج میں ملازم ہیں۔ ایک بہن بیوہ ہو چکی ہیں اور ایک غیر شادی شدہ ہیں۔ والدہ کو مبلغ ۷۰/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۲۷۵ اسفندیار علی شاہ: آپ ضلع گجرات کے قریبی گاؤں نارووالی میں سید فرزند علی شاہ کے گھر ۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل اسکول جوکالیاں میں حاصل کی۔ ثانوی تعلیم کے لئے اسلامیہ ہائی اسکول گجرات میں داخل ہوئے۔ میٹرک کے امتحان کے دوران بیمار ہو گئے۔ پرچہ امتحان نہ دے سکے۔ صحت یاب ہوتے ہی ۱۵ جنوری ۱۹۵۱ء کو فوجی ملازمت اختیار کر لی۔ تقریباً گیارہ سال ملازمت کرنے کے بعد ریزرو آ گئے۔ محکمہ مہر میں بحیثیت اسسٹنٹ اوورسیر ملازم ہو گئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں قوم اور ملک نے دوبارہ فوجی خدمات کے لئے پکارا تو بخوشی چلے گئے۔

آپ ۸ ستمبر ۶۵ء کو سیالکوٹ محاذ پر بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

شہید کے چھ بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں۔ دو بھائی فوج میں ملازم ہیں۔ شہید کے پس ماندگان میں ایک بیوہ اور دو بچے ہیں۔ بڑا بیٹا سید کفایت حسین بی اے پاس کر چکا ہے۔ دوسرا بیٹا سید علمدار حسین عمر ۱۴ سال جماعت نہم میں زیر تعلیم ہے۔ بیوہ کو ۱۰۴/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے آرمڈ کور سنٹر کی طرف سے ۵۰/- روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ چھوٹے بیٹے علمدار حسین کو ۱۵/- روپے ماہوار وظیفہ مل رہا ہے۔



۱۰۲۷۶ سوار محمد بشارت: آپ موضع کھائی دھیال ضلع راولپنڈی میں ۱۹۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام غلام محمد تھا۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ثانوی تعلیم کے لئے گورنمنٹ ہائی اسکول کلیام آموان میں داخل ہوئے۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر فوجی ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۹ نومبر ۱۹۷۱ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر وطنِ عزیز کی خاطر جان دے دی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا ہے۔

شہید محمد بشارت غیر شادی شدہ تھے۔ ان کی دو بہنیں اور دو بھائی ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ کو ۷۰/- روپے ماہوار پنشن اور ۳۰/- روپے ماہوار آرمڈ کور سنٹر سے وظیفہ مل رہا ہے۔



۱۰۱۴۱۶ سوار قناعت شاہ: آپ ۲۰ اگست ۱۹۳۵ء کو بمقام ماہیری پایان ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی محبت شاہ ہے۔ شہید نے ابتدائی تعلیم سوابی میں حاصل کرکے فوجی ملازمت اختیار کرلی۔

آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سیالکوٹ محاذ پر شہید ہوئے۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ کی شہادت کی تصدیق ہوئی۔

شہید قناعت علی شاہ شادی شدہ تھے پسماندگان میں ایک بیوہ اور ایک بیٹا مسرت شاہ ہے۔ شہید کے ایک بھائی ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ بیوہ کو ۱۰۰/- روپے ماہوار اور بیٹے مسرت شاہ کو ۷۵/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۱۰۵ سوار غلام رشید تمغۂ جرأت: آپ ۱۹۴۳ء میں کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام غلام صدیق ہے۔ ابتدائی تعلیم کوہاٹ میں پائی۔ چھٹی جماعت پاس کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہوئے۔

آپ نے ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ محاذ پر چونڈہ کے مقام پر کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہوئے شہادت پائی۔ اعلیٰ کارکردگی کے صلے میں آپ کو تمغۂ جرأت ملا۔ آپ کو سیالکوٹ چھاؤنی نزد ریلوے روڈ کے بابا کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔

شہید غلام رشید شادی شدہ تھے۔ صرف ایک بیٹا جاوید اقبال ہے جو گورنمنٹ جامع ہائی سکول کوہاٹ میں ساتویں جماعت میں زیرِ تعلیم ہے۔ شہید کے دو بھائی غلام رضا اور غلام نبی ہیں۔ غلام نبی ایک عرصے دراز کی حیثیت سے فوجی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی غلام رضا سے عقدِ ثانی کر لیا ہے۔ شہید کی دو بہنیں ہیں۔ دونوں شادی شدہ ہیں۔ شہید کے بیٹے جاوید اقبال کو ۴۰/- روپے ماہوار پنشن اور ۲۰/- روپے ماہوار جنگی انعام ملتا ہے۔ شہید کی والدہ کو ۱۹/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۱۹۳۸۳ سوار عبدالعزیز: آپ بمقام نتھوٹ ضلع جہلم دسمبر ۱۹۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام صوبیدار بصری خان صاحب ہے۔ شہید نے ابتدائی تعلیم آٹھویں جماعت تک گورنمنٹ ہائی سکول ڈومیلی میں حاصل کی۔ مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ بطور ٹینک ڈرائیور بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جان قربان کر دی۔ ٹینک میں آگ لگ جانے سے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔

شہید عبدالعزیز غیر شادی شدہ تھے۔ ان کے سوگواروں میں والد، والدہ، دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ ایک بھائی عبدالحمید فوجی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ دونوں بھائیوں اور تین بہنوں کی شادی ہو چکی ہے۔ دو بہنیں غیر شادی شدہ ہیں۔ والدہ کو ۳۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۱۴۱۷۰ سوار محمد اسلم: آپ ۱۷ جون ۱۹۴۵ء کو سیالکوٹ میں صوبیدار محمد حسین صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مراکیول ہائی سکول میں حاصل کرنے کے بعد فوجی ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چونڈہ محاذ پر جان قربان کی۔ موقع پر لاش نہ مل سکی۔ ان کی راکھ ہمیشہ کیلئے وطنِ عزیز کی خاک میں مل گئی۔ ۱۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو ان کی شہادت کی تصدیق ہوئی۔

شہید کے پس ماندگان میں ایک بیوہ، ۱۱ اور ۹ سالہ بیٹے محمد عارف اور امجاز علی رہ گئے ہیں۔ محمد عارف کی عمر ۱۵ سال ہے۔ وہ آٹھویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ امجاز علی کی عمر ۱۳ سال ہے اور وہ پانچویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ بیوہ کو ۷۹/- روپے ماہوار، محمد عارف کو ۱۵/- روپے ماہوار اور امجاز علی کو ۱۲/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔ شہید کے بھائی بہن شادی شدہ ہیں۔ بھائی برسرِ روزگار ہیں۔

۱۰۱۲۷۹۴ خوشی محمد: آپ بمقام دولت پور ضلع جہلم ۱۰ مئی ۱۹۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ والد کا نام مہدی خان ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ میٹرک ہائی سکول دریا جانب سے پاس کیا۔ مزید تعلیم کے لئے گورنمنٹ کالج چکوال میں داخل ہوئے۔ مہر فروری ۱۹۶۵ء کو رضاکارانہ شوق پر فوجی ملازمت اختیار کی۔ تقریباً پانچ سال فوجی خدمات کے بعد ریزرو آ گئے۔ اور سول ملازمت اختیار کر لی۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں قوم کی پکار پر دوبارہ فوجی خدمات کے لئے حاضر ہوئے۔

آپ نے ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ، سچیت گڑھ کے مقام پر جان قربان کر دی۔ ٹینک کو آگ لگنے سے لاش جل کر راکھ ہو گئی۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کی دو بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ بڑے بھائی محمد افضل فوج میں ملازم رہ چکے ہیں۔ چھوٹے بھائی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ دونوں بہنیں شادی شدہ ہیں۔ آپ کی شہادت کے کئی سال بعد آپ کی والدہ ماجدہ ۷ مارچ ۱۹۷۸ء کو وفات پا گئیں۔ یہ جب تک حیات رہیں، انہیں پنشن ملتی رہی۔

۱۰۱۲۹۸۲۷ سوار عبدالرحیم: آپ موضع گنیاں ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام سکندر خان تھا۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد فوجی ملازمت اختیار کی۔

آپ نے سیالکوٹ کے محاذ پر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شہادت پائی۔ کافی عرصہ تک آپ کی شہادت کی تصدیق نہ ہو سکی۔ آخر ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو سرکاری طور پر آپ کی شہادت تسلیم کر لی گئی۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ والدین کا سایہ بچپن ہی میں سر سے اٹھ چکا تھا۔ شہید کے ایک بھائی اور پانچ بہنیں پسماندگان میں رہ گئے ہیں۔ بہن بھائی سب شادی شدہ ہیں۔

۱۰۳۱۳۴ سوار خورشید احمد: آپ ۹ اگست ۱۹۵۳ء کو ضلع گجرات کے ایک قصبہ کوٹلہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام حسن محمد ہے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول کنگرالی میں پانے کے بعد فوجی ملازمت اختیار کی۔

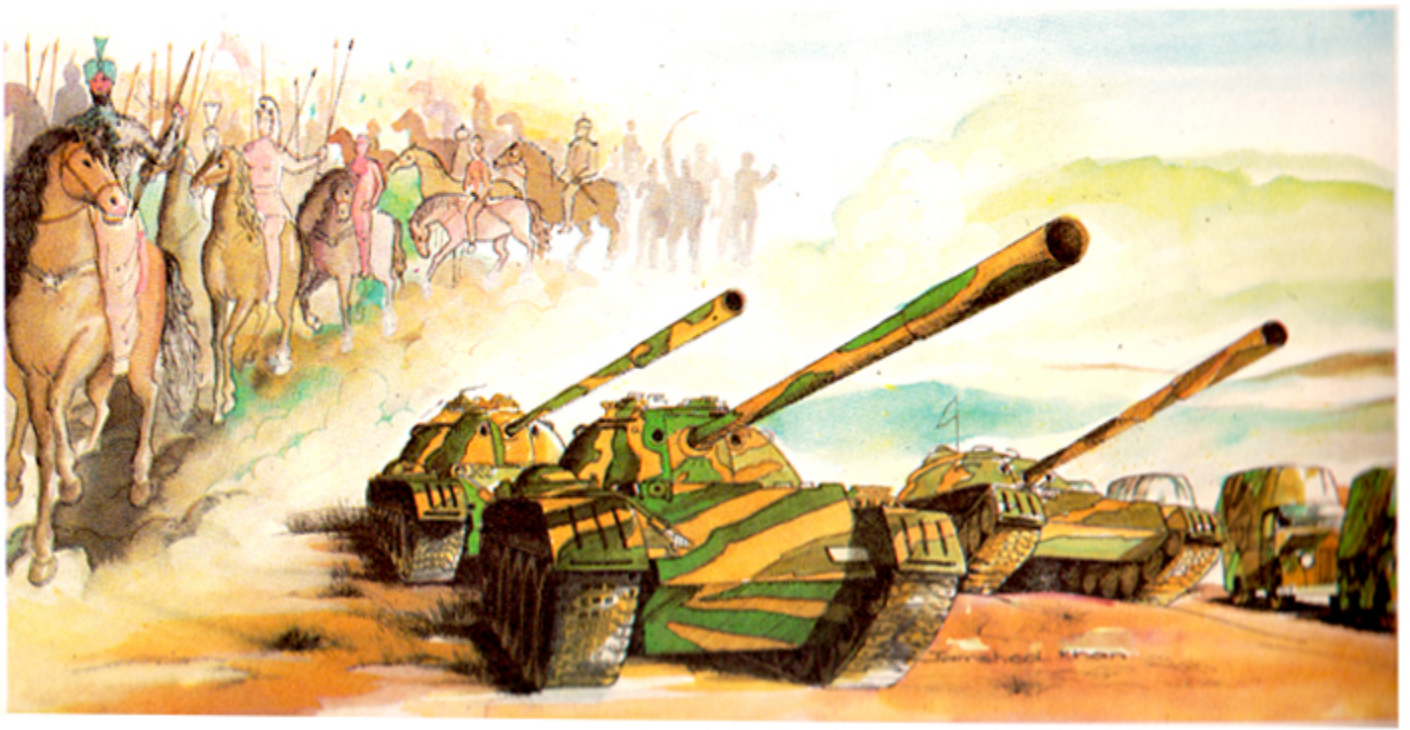
آپ نے ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شکرگڑھ کے محاذ پر شہادت پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن کئے گئے۔

آپ شادی شدہ تھے۔ پس ماندگان میں ایک بیوہ اور ایک بیٹی خورشید بی بی ہے بیٹی کی عمر چھ سال ہے اور وہ زیر تعلیم ہے۔ شہید کا کوئی بھائی نہ تھا صرف دو بہنیں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ بیوہ کو ۴۰ روپے ماہوار اور بیٹی کو ۲۱ روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۹۵۲ سوار محمد رفیق: آپ ایک چھوٹے سے گاؤں چھوٹا تفیل ایبٹ آباد میں ۲ فروری ۱۹۵۱ء کو پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد عرفان ہے۔ آپ نے میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول نواں شہر سے پاس کیا۔ فوجی زندگی سے لگاؤ کی خاطر آرمرڈ کور میں شامل ہو گئے۔

آپ نے ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر شہادت پائی۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ پس ماندگان میں والدہ، والد، دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ بڑے بھائی شادی شدہ اور فوجی ملازم ہیں۔ چھوٹے بھائی نے میٹرک پاس کر لیا ہے ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ بہن کی شادی ہو چکی ہے۔ شہید کی والدہ کو ۸۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے فرنٹ کی طرف سے ۹۰ روپے سہ ماہی اور آرمرڈ کور سنٹر کی طرف سے ۳۰ روپے سہ ماہی بطور وظیفہ ملتے ہیں۔





۳۲ کیولری







۱۰۲۲۱۹۲ سوار محمد حبیب : آپ بمقام سوراڑ اس تحصیل تجارہ ریاست الور (بھارت) میں ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام ہمدار خان ہے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کے والدین نے حیدر آباد کے ایک قصبہ ہوسٹری میں سکونت اختیار کی۔ ابتدائی تعلیم ہوسٹری سکول میں پائی۔ آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ نے بھی فوجی ملازمت اختیار کی اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے آپ اچھے اخلاق اور کردار کے مالک تھے۔ آپ نے محنت اور کوشش سے اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ ایک دلیر اور بہادر سپاہی تھے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ نے ۳۲ ٹی ڈی بار کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا۔ قصور سیکٹر پر صف آرا تھے ہوائی حملے سے آپ نے شہادت پائی۔ آپ کو لیاقی میں شہداء کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ نہ تھے آپ کے دو بھائی ہیں۔ ایک شادی شدہ ہیں۔ آپ کی والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ والد نے دوسری شادی کر لی ہے تین سوتیلے بھائی اور ایک سوتیلی بہن ہیں۔ والدہ کو ۴۰۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۴۷۷ سوار ملک محمد اقبال : آپ ضلع جہلم کے قصبہ چوہا بہادر میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام غلام حیدر ہے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد کاشت کاری شروع کر دی۔ نیک نیت اور جفاکش تھے ملازمت کی غرض سے آرمرڈ کور میں بطور ڈرائیور بھرتی ہوئے۔ آپ نے اپنے مجاہد بھائیوں کی دل و جان سے خدمت کی۔ آپ انتھک اور باہمت مجاہد تھے۔ آپ کے حسن سلوک اور خدمت سے تمام لوگ بہت متاثر تھے۔ آپ نے کبھی اپنے آرام کی پروا نہ کی، ہر ممکن کوشش سے اپنے مجاہد بھائیوں کو سکون اور اطمینان پہنچانے کی کوشش کی۔ آپ قصور سیکٹر پر اپنے فرائض انجام دے رہے تھے ۱۹۷۱ء ستمبر ۱۹۷۱ء کو ہوائی حملہ سے شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے ایک بیوہ اور ایک بچی جس کی عمر ۱ سال ہے، آپ کے پسماندگان میں ہیں آپ کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں سب شادی شدہ ہیں۔ شہید کی بیوہ اور بچی کو ۱۲۰ روپے ماہوار پنشن اور وظیفہ ملتا ہے۔

۸۱۴۴-۱۰۰ دفعدار محمد افضل: آپ موضع کوٹلہ فقیر ضلع جہلم میں ۱۹۲۸ء میں چوہدری فضل حسین کے گھر پیدا ہوئے آپ نے ابتدائی تعلیم پرائمری سکول سعید اور گورنمنٹ ہائی سکول جہلم میں پائی۔ آپ میں انسانی ہمدردی کا جذبہ تھا جانفاں اخلاق اور کردار کے مالک تھے تعلیم ادھوری چھوڑ کر فوج میں شمولیت اختیار کی۔

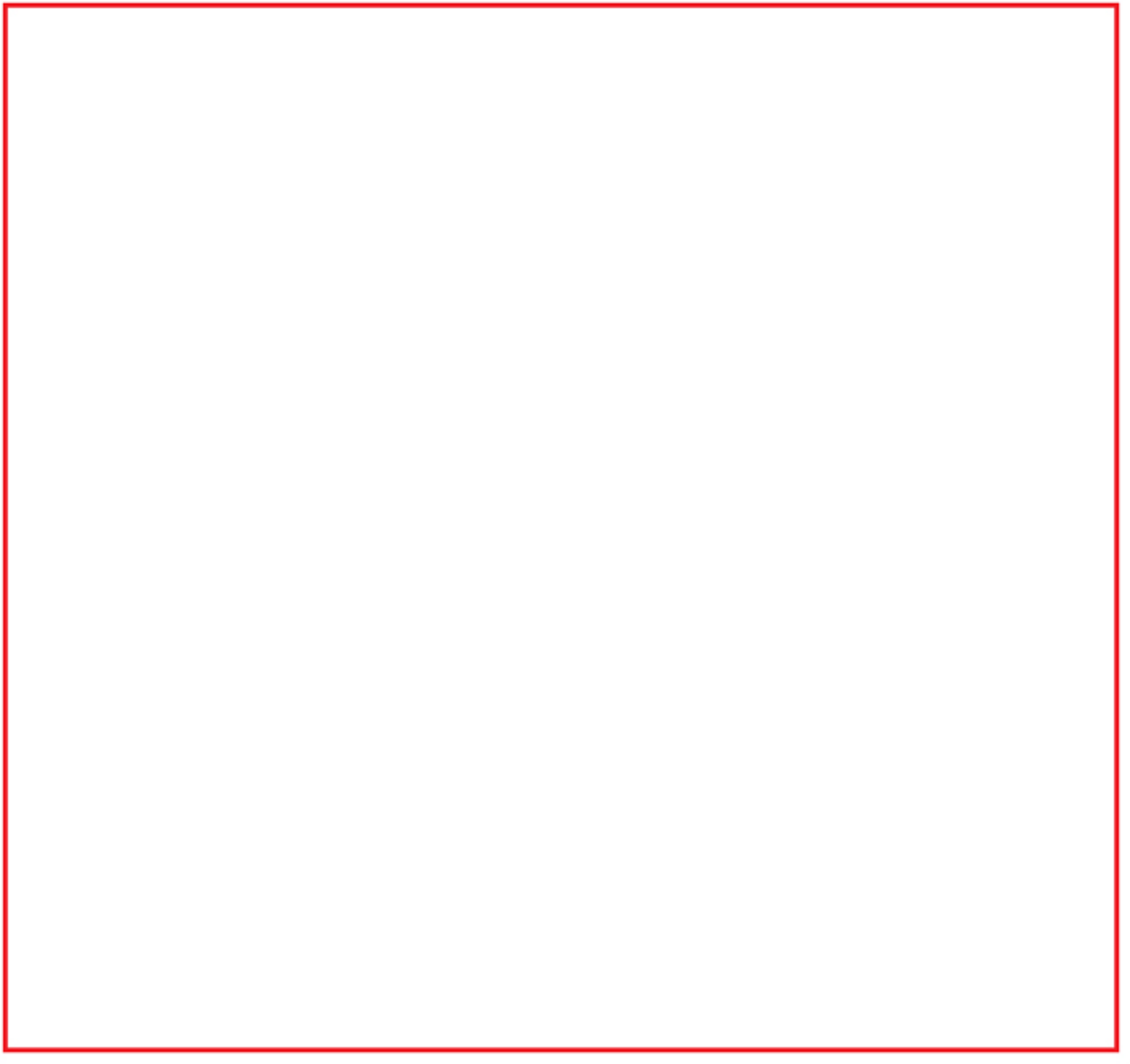
آپ نے اپنی محنت اور ذہانت سے اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی اور بہت جلد ترقی کی۔ آپ ایک ہتھوں ٹینک کمانڈر تھے ۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو قصور سیکٹر میں دشمن کے مذموم ارادوں کے خلاف اپنے وطن عزیز کا دفاع کرتے ہوئے شہادت پائی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا ہے۔

شہید کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور ایک لڑکا جو ڈھائی سال ہے یادگار چھوڑا ہے شہید کے تین بھائی ہیں ایک شادی شدہ ہیں۔ بیوہ اور بچے کو پنشن اور وظیفہ ملتا ہے۔

۱۷۴۲۵-۱ سوار بشیر حسین: آپ ۲۴ اگست ۱۹۳۵ء کو بمقام دھارہ ہرچھ ریاست جموں و کشمیر میں محترم جناب میر محمد خان کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سابقہ فوجی ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں اور آٹھویں جماعت تک ہائی سکول پلندری میں پائی۔ اس کے بعد آزاد کشمیر میں شمولیت اختیار کی۔

آپ نے فوجی تربیت بڑی محنت اور شوق سے حاصل کی آپ نہایت وفادار اور فرمانبردار سپاہی تھے۔ آپ کے ساتھی آپ کی دل سے قدر کرتے تھے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ اپنی رجمنٹ کے ساتھ کھیم کرن کے محاذ پر دشمن کے خلاف لڑے۔ بھاری گولہ باری سے بری طرح زخمی ہو گئے۔ ماں باز و جسم سے الگ ہو گیا چند لمحوں بعد آپ نے اللہ اکبر کہتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ تھے شہید کا صرف ایک بچہ تھا جو پندرہ دن کی عمر میں فوت ہو گیا۔ بیوہ نے عقد ثانی کر لیا ہے شہید کے دو بھائی اور چار بہنیں ہیں آپ کے دونوں بھائی لانس نائیک ذاکر حسین اور امجد حسین فوج میں ملازم ہیں۔ سب سے بھائی شادی شدہ ہیں شہید کی والدہ محترمہ کو ۲۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۳۳ گیولری





۱۰۱۷۹۴۱ اے ایل ڈی شیر خاں تمغہ جرأت: آپ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء کو دوجیال تحصیل سرابی ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام فرید خان تھا۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد فوجی ملازمت اختیار کی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں اعلیٰ کارکردگی پر آپ کو تمغہ جرأت ملا۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ نے ڈھاکہ میں خدمات سرانجام دیں۔ آخر محصور محاذ پر اپنے وطن عزیز کی خاطر لڑتے ہوئے شہادت پائی۔ سقوطِ ڈھاکہ کے بعد آپ لاپتہ رہے۔ ۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو آپ کی شہادت تسلیم کر لی گئی۔

آپ کے دو بھائی شادی شدہ ہیں۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور چار بیٹے ہیں۔ والدہ حیات ہیں۔ بڑا لڑکا عمر ۲۱ سال ساتویں جماعت میں، دوسرا لڑکا عمر ۱۲ سال چوتھی جماعت میں اور دو جڑواں لڑکے عمر ۵ سال پہلی جماعت میں زیرِ تعلیم ہیں۔

بیوہ کو مبلغ ۹۰/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔ چاروں بیٹوں کو کل ۵۶/- روپے ماہوار وظیفہ مل رہا ہے۔



۱۰۱۴۲۴۹ دفعدار بشیر احمد: آپ ۱۰ اپریل ۱۹۴۹ء کو کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام غلام حبیب ہے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر ۱ کوہاٹ میں حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے ایم ای ایس کوہاٹ میں ملازمت اختیار کی۔ لیکن دل سکون نہ مل سکا۔ آخر قومی خدمت کے جذبے سے سرشار فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شکرگڑھ کے محاذ پر جامِ شہادت نوش کیا۔

شہید بشیر احمد شادی شدہ تھے۔ ان کا صرف ایک لڑکا شبیر احمد ہے جو اس وقت چوتھی جماعت میں پڑھ رہا ہے۔ شہید کے تین بھائی ہیں۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی تنویر احمد سے شادی کر لی ہے۔ باقی دونوں بھائی شادی شدہ ہیں۔ ان میں سے ایک بھائی ارشاد احمد فوج میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

شہید کی والدہ کو مبلغ ۹۰/- روپے ماہوار پنشن اور بیٹے شبیر احمد کو مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔ بیوہ کو مبلغ ۴۹/- روپے آرمڈ کور سنٹر کی طرف سے بطور وظیفہ مل رہے ہیں۔



۱۰۲۷۸۸۰ سوار محمد وارث: آپ ۱۰ مارچ ۱۹۵۵ء کو موضع چک میراں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام اللہ دتا تھا۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ اس کے بعد کڑیانوالہ ہائی سکول میں مڈل تک تعلیم حاصل کر کے فوج میں بھرتی ہوئے۔

آپ نے ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شکر گڑھ کے محاذ پر کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہوئے شہادت پائی۔ آپ کو آبائی گاؤں میں سپرد خاک کیا گیا۔

شہید شادی شدہ تھے کوئی اولاد نہیں ہے۔ بیوہ نے دوسری شادی نہیں کی شہید کے کوئی دوسرے بھائی بہن نہیں ہیں۔ شہید کے والد ان کی زندگی میں ہی فوت ہو چکے تھے۔ پسماندگان میں ایک والدہ اور ایک بیوہ ہیں۔ بیوہ کو مبلغ ۹۵/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۲۰۰۹۵ سوار محمد مہیب: آپ مارچ ۱۹۴۹ء میں ضلع راولپنڈی میں سیوڑ کے مقام پر عبدالغنی کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم لوئر سکول میں حاصل کرنے کے بعد کچھ دن کاشت کاری کی پھر فوج کی ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۱۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو شکر گڑھ کے محاذ پر شہادت پائی۔

شہید شادی شدہ تھے۔ کوئی اولاد نہیں ہے۔ آپ کی تین بہنیں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ آپ کے چار بھائی ہیں۔ چاروں شادی شدہ ہیں۔ تین فوجی ملازم ہیں اور ایک کاشت کاری کرتے ہیں۔ بیوہ نے دوسری شادی نہیں کی۔ ان کو مبلغ ۹۱/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۸۷۹۹ سوار سبز علی: آپ ضلع مردان کے ایک چھوٹے سے گاؤں کنج میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام نعمت خاں ہے جو سابق فوجی ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ پھر گورنمنٹ ہائی اسکول کاملنگ میں پانچویں جماعت میں داخل ہوئے۔ آٹھویں جماعت میں پڑھ رہے تھے کہ جذبۂ جہاد سے مغلوب ہو کر تعلیم کو ادھورا چھوڑ دیا اور فوج میں ملازم ہو گئے۔

آپ نے ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ، جسڑ کے مقام پر شہادت پائی۔

آپ کے پانچ بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ ایک بھائی شاد محمد خان فوج میں ملازم ہیں۔ باقی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ آپ کی شادی ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا تھا۔ آپ کی شہادت کے بعد بیوہ کا عقدِ ثانی آپ کے چھوٹے بھائی سے کر دیا گیا۔ آپ کی والدہ کو مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۲۴۰۲ رحمت حسین: آپ ۱۹۵۱ء میں لہڑی ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام عنایت شاہ ہے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ سیالکوٹ محاذ پر زخمی ہوئے۔ راولپنڈی فوجی ہسپتال میں ۱۹ جنوری ۱۹۷۲ء کو جان بحق ہوئے اور آبائی گاؤں میں سپردِ خاک کئے گئے۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے پس ماندگان میں والدین کے علاوہ پانچ بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ آپ کے ایک بھائی صدیق حسین شاہ ملازم ہیں جب کہ دوسرے تین زیرِ تعلیم ہیں۔ شبیر حسین شاہ شیر خوار ہے۔ آپ کی دو بہنیں شادی شدہ ہیں اور تین غیر شادی شدہ۔ آپ کی والدہ کو مبلغ ۳۷/- روپے ماہوار پنشن اور وظیفہ مل رہا ہے۔

۱۰۱۵۶۴۶ سوار بہادر خان: آپ ۱۹۳۹ء میں ضلع گجرات کے ایک گاؤں ڈوگر میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام اللہ داد ہے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول دولت نگر میں حاصل کی۔ ۱۸ سال کی عمر میں فوجی خدمات کی خاطر رسالے میں ملازمت اختیار کی۔

آپ نے ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ، چونڈہ کے مقام پر جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو آبائی گاؤں میں سپردِ خاک کیا گیا۔

شہید بہادر خان شادی شدہ تھے۔ کوئی اولاد نہیں۔ بیوہ اپنے والدین کے پاس رہتی ہیں۔ آپ کی تین بہنیں ہیں۔ ایک فتح بیگم شادی شدہ ہیں۔ نازیہ اور خالدہ غیر شادی شدہ ہیں۔ شہید کا کوئی بھائی نہ تھا۔ والدہ کو معقول پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۷۵۶۵ سوار محمد اکرم: آپ میانوالی میں پیدا ہوئے اور ۱۰ ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ والد کا نام عبداللہ تھا۔ آپ کی شہادت کے بعد والدین نے راولپنڈی شہر میں سکونت اختیار کی۔

آپ نے ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ، چونڈہ کے مقام پر جامِ شہادت پیا۔

آپ کے تین بھائی ہیں۔ رشید سابق فوجی ہیں باقی دونوں بھائی سول ملازم ہیں۔ آپ کی تین بہنیں ہیں۔ تینوں شادی شدہ ہیں۔ آپ کے دو بیٹے ہیں۔ قیوم اخترِ عمر ۲۰ سال فارغ التحصیل ہے۔ دوسرا بیٹا اکبر علی عمر ۱۸ سال فوج میں ملازم ہے۔ آپ کی دو بیٹیاں ہیں۔ فرخندہ عمر ۱۶ سال آٹھویں جماعت میں اور شہناز عمر ۱۴ سال چھٹی جماعت میں زیرِ تعلیم ہیں۔

بیوہ کو مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار پنشن اور بیٹیوں شہناز اور فرخندہ کو بیس بیس روپے ماہوار وظیفہ مل رہا ہے۔

۱۰۱۵۵۱ سوار گل رحمان: آپ موضع دوپڑ ضلع کیمبل پور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام میاں دین تھا۔ ابتدائی تعلیم بھی مکمل نہ کر سکے اور فوج میں ملازمت اختیار کی۔

آپ نے یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کو جسڑ کے مقام پر شہادت پائی۔

آپ شادی شدہ تھے، آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے ان کے چھوٹے بھائی عبدالرحمٰن سے عقدِ ثانی کر لیا تھا مگر عبدالرحمٰن بھی ۱۹۷۱ء میں بنگال میں شہید ہو گئے ہیں۔ اب سوگواروں میں آپ کی والدہ، ایک بھائی صفی الدین جو سول ملازم ہیں اور دو بہنیں شادی شدہ ہیں۔ آپ کی والدہ کو پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۵۰۵۸ لانس نائک ذوالفقار علی: آپ ۹ جنوری ۱۹۴۳ء کو بوانی کیرا تحصیل بالنی ضلع حصار مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ پاکستان بننے کے بعد اپنے والد عالم علی کے ہمراہ چک نمبر آر۔۱۰/۱۲۵ تحصیل خانیوال ضلع ملتان میں آباد ہوئے۔ ساتویں جماعت تک تعلیم خانیوال میں حاصل کی۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑتے ہوئے رسالے میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ، چونڈہ کے مقام پر شہادت پائی۔

آپ کا صرف ایک بھائی مشتاق احمد ہے، آپ کا ایک بیٹا سلطان احمد آٹھویں جماعت میں پڑھ رہا ہے۔ آپ کی ایک بیٹی سلطانہ بیگم غیر شادی شدہ ہے۔ والدہ کو پنشن اور بچوں کو وظیفہ مل رہا ہے۔

خاندانی مجبوریوں کی بنا پر آپ کی بیوہ اپنے بچوں سمیت چک نمبر آر۔۱۰/۱۲۵ سے کوچ کر کے گاؤں ڈفروں تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں آباد ہو گئی ہیں۔





۲۶ کیولری







کیپٹن نقیب اللہ بیگش ستارۂ جرأت : آپ کوہاٹ کے نزدیک ایک قصبہ ہنگو میں یکم اپریل ۱۹۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا اسم گرامی قاضی حلیم اللہ ہے۔ آپ نے کوہاٹ اور پشاور میں تعلیم پائی۔

خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے آپ نے ۲۶ کیولری میں کمیشن حاصل کیا۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ اسی اسکاڈرن میں ایک ٹروپ لیڈر تھے۔ ۶ دسمبر کو آپکو ۱۱۱ بریگیڈ کے ہراول دستے کا کمانڈر مقرر کیا گیا اور کوئل نوئل کے پار چھمب کے خلاف پیش قدمی کا حکم ملا۔ پہلے مرحلے میں آپ کو ایک گہرے نالے سے گزر کر سامنے بھاگو رنج پر قبضہ کرنا تھا۔ دشمن نے تمام نالے میں بارودی سرنگیں بچھائی تھیں۔ آپ نے دفاعی پوزیشن اختیار کر کے بارودی سرنگ کے اندر اپنا ٹینک کھڑا کر دیا اور اپنے ہاتھ سے بارودی سرنگوں کو صاف کیا اور ٹینکوں کے لئے راستہ بنایا۔ اس اثنا میں نالے کے پار سے صرف چند سو گز کے فاصلے سے دشمن اندھا دھند فائرنگ کر رہا تھا لیکن آپ نے پورے تحمل اور اعتماد کے ساتھ اپنی کارروائی مکمل کی اور راستہ بن جانے کے بعد پیش قدمی جاری رکھی۔ نالے کے پار آپ کا ٹینک دشمن کا گولہ لگنے سے تباہ ہو گیا تو آپ نے اس ٹینک کو چھوڑ کر دوسرے ٹینک میں جا کر ہراول دستے کی کمان دوبارہ سنبھال لی اور پیش قدمی جاری رکھی۔ آپ کے پاس صرف دو ٹینک رہ گئے تھے اور دشمن کے پاس ٹینکوں کی بھاری تعداد تھی۔ آخر کار آپ کا دو قتِ شہادت آن پہنچا اور آپ کا دوسرا ٹینک بھی دشمن کا گولہ لگنے سے تباہ ہو گیا اور اس میں آگ لگ گئی۔ آپ نے جرأت و جوانمردی کا عملی مظاہرہ کرنے کے بعد اپنے ٹینک کے اندر ہی جامِ شہادت نوش کیا۔ اس پامردی اور حوصلہ کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرنے پر آپ کو تمغۂ جرأت کا اعزاز ملا۔

کیپٹن سید حسن ظہیر ستارۂ جرأت : آپ لکھنؤ (بھارت) میں ۱۰ جون ۱۹۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام سید ظہیر حسن تھا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کے والدین کراچی میں آباد ہو گئے۔ آپ نے اسی شہر میں تعلیم پائی اور فوج سے بے پناہ عقیدت کے باعث ۲۶ کیولری میں کمیشن حاصل کیا۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ بی اسکاڈرن میں ایک ٹروپ لیڈر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ۶ دسمبر کی صبح کو آپ کے اسکاڈرن کو بھارتی مقبوضہ کشمیر کے اندر بھنڈار پوسٹ پر قبضہ کرنے کا حکم ملا۔ آپ نے رضاکارانہ طور پر ہراول دستے کی کمان کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ صبح ساڑھے چار بجے آپ نے نہایت جارحانہ انداز میں پیش قدمی شروع کی۔ دشمن نے زمینی فوج کے ہر ہتھیار سے زبردست جوابی کارروائی کی۔ دن چڑھنے کے بعد دشمن کے ہوائی جہاز بھی میدانِ کارزار پر پہنچ گئے، مگر کیپٹن سید حسن ظہیر کے عزم صمیم کے آگے یہ آگ اثر انداز نہ ہو سکی۔ آپ نے معمولی نقصان کے بدلے دشمن کے بے شمار مضبوط مورچے، خود کار ہتھیار، ٹینک اور ٹینک شکن توپیں تباہ کیں۔ آخر کار مکمل کامیابی سے چند لمحے پہلے آپ کا ٹینک دشمن کی ایک ٹینک شکن توپ کا شکار ہو گیا اور آپ نے جامِ شہادت نوش کیا۔ مذہبی عقیدت کے طور پر آپ کو ستارۂ جرأت کا اعزاز ملا۔

آپ غیر شادی شدہ اور اپنی بیوہ ماں کے اکلوتے بیٹے تھے۔ بہنیں شادی شدہ ہیں۔ والدہ محترمہ کو معقول ماہانہ پنشن مل رہی ہے۔ حسن ظہیر کی یاد دل سے محو نہیں ہو سکتی۔



۱۰۳۲۲۰۷ سوار اسماعیل خان تمغۂ جرأت : آپ بمقام کھنہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام فقیر خاں ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں پائی۔ مزید تعلیم سکرگڑھ میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان دیئے بغیر آپ نے اسکول چھوڑ دیا۔ کچھ عرصے کے بعد آپ نے آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔ آپ نے تھوڑے ہی عرصے میں پیشہ ورانہ مہارت حاصل کرلی۔ آپ رجمنٹ کی سالانہ ٹینک فائرنگ میں ہر سال اوّل پوزیشن حاصل کرتے۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ کیپٹن نقیب اللہ بخش شہید ستارۂ جرأت کے ٹینک گنر تھے۔ ۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جب ناکہ کراس کرنے کے بعد آپ نے پھاگوارہ پر پوزیشن سنبھال لی تو آپ کے سامنے دشمن کا ایک ٹینک اسکاڈرن تھا۔ آپ نے آن کی آن میں دشمن کے دو ٹینک اور ایک ٹینک شکن توپ کو تباہ کردیا۔ دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے مگر اسی اثناء میں آپ کے ٹینک کو دشمن کا گولہ لگا اور اس میں آگ لگ گئی۔ آپ نے موقع پر ہی شہادت پائی۔

آپ کی جرأت و جوانمردی کے اعتراف کے طور پر آپ کو تمغۂ جرأت کا جنگی اعزاز دیا گیا۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے چار بھائی ہیں جن میں سے تین سابقہ فوجی ہیں۔ شہید کے والدین زندہ ہیں۔ والدہ کو ۱۴۰/- روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔



۱۷۲۱ نائب رسالدار عبدالخالق : آپ بمقام تھوراڑ تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام نائب صوبیدار جلال خاں تھا۔ شہید نے ابتدائی تعلیم مڈل تک اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ شہید میں فوجی خدمات کا بڑا شوق تھا۔ فوجی زندگی میں انہوں نے پیشہ ورانہ اعلیٰ معیار حاصل کیا۔ آپ جذبۂ جہاد سے سرشار تھے۔ آپ نے ۲۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب سیکٹر پر جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔ شہید کے لپسماندگان میں ایک بیوہ اور تین لڑکے ہیں۔ بڑا لڑکا خالد نواز عمر ۱۲ سال آٹھویں جماعت میں، خالد محمود عمر ۱۰ سال چوتھی جماعت میں اور مصطفےٰ کمال عمر ۷ سال پہلی جماعت میں زیر تعلیم ہیں۔ شہید کے پانچ بھائی ہیں۔ ان میں محمد خارق خاں محمد وزیر خاں فوجی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک کے علاوہ باقی شادی شدہ ہیں۔ شہید کی دو بہنیں ہیں۔ دونوں شادی شدہ ہیں۔ بیوہ کو ۸۶/- ۱۶۳ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ بچوں کو مجموعی طور پر ۸۴/- ۱۴۲ روپے ماہوار ملتے ہیں۔



۷۹۴۰۱۰۲۰ سوار محمد اکرم : آپ واڑہ الہ دین ضلع شیخوپورہ میں ۱۲ نومبر ۱۹۴۸ء کو علی محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پانچویں تک پرائمری سکول کپی کوٹھی میں حاصل کی۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول مانانوالے سے پاس کیا۔ اس کے بعد آپ نے فوجی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔

آپ نے ۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب محاذ پر جان قربان کر دی۔ آپ کو اپنے آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے سوگواروں میں والد، والدہ اور ایک بہن ہیں۔ والدہ کو ۵۰/۴۸ روپے ماہوار اور والد کو ۲۱/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔ والد سابقہ فوجی ہیں۔



۱۰۱۶۴۱۵ دفعدار محمد ایوب۔ آپ بمقام سکیاہ ضلع میرپور (آزاد کشمیر) ۱۵ جنوری ۱۹۴۲ء کو راجہ لہراسب خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل تک سوال شریف سکول میں حاصل کی۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔ شہید ایک ذہین اور محنتی عہدیدار تھے۔ انہوں نے اپنی یونٹ کے لئے ایک مثالی زندگی چھوڑی ہے۔

آپ نے ۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب کے محاذ پر اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے جان قربان کی۔ ان کو آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ، دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ بڑا لڑکا عمر ۹ سال، پانچویں جماعت میں اور چھوٹا لڑکا عمر ۷ سال تیسری جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ لڑکی دختار النساء عمر ۱۱ سال چھٹی جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ آپ کے پانچ بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ تین بھائی شادی شدہ ہیں۔ دو غیر شادی شدہ اور زیر تعلیم ہیں۔ دو بہنیں شادی شدہ ہیں۔ تیسری بہن کی عمر ۹ سال ہے اور وہ زیر تعلیم ہے۔ شہید کے والدین زندہ ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۲۱۳/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔ نیز ۵۰/- روپے ماہوار آرمڈ کور سنٹر سے علیحدہ مل رہا ہے۔



۱۰۱۹۵۱ لانس دفعدار منظور حسین : آپ ضلع جہلم تحصیل چکوال کے ایک چھوٹے سے گاؤں جوا مائیر میں ۱۹۴۳ء میں نور محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد میٹرک چکوال ہائی سکول سے پاس کیا۔ تعلیم سے فارغ ہوتے ہی فوج میں بھرتی ہو گئے۔ آپ کو فوجی زندگی سے بڑا انس تھا۔ آپ یونٹ کے جانباز مجاہدوں میں سے تھے۔

آپ اپنے سپاہانہ فرائض سرانجام دیتے ہوئے ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب محاذ پر شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گھر میں سپرد خاک کیا گیا ہے۔

شہید کے پسماندگان میں ضعیف باپ، بوڑھی ماں اور ایک جوان بیوہ ہیں۔ شہید کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے دوسری شادی نہیں کی اور شہید کے ضعیف والدین کی خدمت کرتی ہے۔ بیوہ کو ۱۶۰/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۲۳۰۷۰ سوار فضل حسین : آپ ۲۹ مارچ ۱۹۵۲ء کو بمقام پڑیالی ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ والد کا اسم گرامی محمد عالم ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں مڈل تک حاصل کی۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول چکری سے پاس کیا۔ اس کے بعد آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب محاذ پر جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید فضل حسین غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ بڑے بھائی سول ملازم ہیں باقی تین بھائی زیر تعلیم ہیں۔ بڑی بہن شادی شدہ ہیں۔ بقیہ دو بہنیں زیر تعلیم ہیں۔ والدہ کو ۵۹/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔





۱۰۲۲۹۱۱ سوار محمد اصغر: آپ موضع ماجوکلاں ضلع سیالکوٹ میں شیخ چراغ دین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کر کے فوج میں ملازمت اختیار کی۔ چند سال فوجی خدمات کے بعد آپ ریزرو ہو کر چلے گئے لیکن جونہی جہاد کا وقت آیا فوراً واپس تشریف لائے۔

آپ نے ۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب سیکٹر میں جام شہادت نوش کیا۔ آپ کو تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں شہیدوں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے چار بھائی ہیں، شیخ نیامت علی، شیخ برکت علی، شیخ اکبر جاوید اور شیخ محمد اشرف! اور ایک بہن ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں۔

۱۰۲۲۹۹۴ اے ایل ڈی محمد اکرم: آپ ۲ جنوری ۱۹۴۳ء کو بمقام کڑی ضلع جہلم پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام غلام علی ہے جو سابقہ فوجی ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مڈل تک قصبہ سنگھوئی میں حاصل کی۔ میٹرک اسلامیہ ہائی اسکول جہلم سے پاس کیا۔ اس کے بعد آپ اپنے بڑے بھائی محمد اسلم کے پاس کراچی چلے گئے۔ وہاں ٹائپنگ سیکھی۔ کچھ عرصہ کراچی میں مختلف اداروں میں ٹائپسٹ کلرک کے فرائض انجام دیئے۔ دل نہ لگا اور فوجی ملازمت اختیار کر لی۔ اسلامی تاریخ سے انہیں والہانہ لگاؤ تھا۔ آپ میں جذبہ جہاد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

آپ نے ۸ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب محاذ پر اپنی دلی مراد پائی اور ساتھیوں کے لئے ایک شاندار روائت قائم کی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔

آپ شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ اور ایک بچہ ہے جس کی عمر سات سال ہے۔ پرائمری اسکول میں پڑھتا ہے۔ آپ کے ایک بھائی اور تین بہنیں ہیں سب شادی شدہ ہیں۔ آپ کے والدین اپنے بڑے لڑکے محمد اسلم کے پاس کراچی میں رہتے ہیں۔ بیوہ کو ۱۰۲/۲۵ روپے ماہوار اور بیٹے کامران کو ۴۶/۵۰ روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔ آرمرڈ کور کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار عطیہ ملا ہے۔



۱۰۳۲۱۸۷ سوار محمد عنایت : آپ ۲ فروری ۱۹۵۱ء کو کمٹی ضلع گجرات میں غلام قادر کے گھر پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول ڈنگہ میں حاصل کی ۔ فوجی ملازمت کا بہت شوق رکھتے تھے ۔ آخر مڈل تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر فوج میں ملازم ہو گئے ۔ آپ کو پیشہ ورانہ کام سیکھنے کا بہت شوق تھا ۔ بہت کم عرصے میں اعلیٰ تربیت حاصل کر لی ۔

آپ نے چھمب سیکٹر میں وطن اور قوم کی خاطر ۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جان قربان کر دی اور شہادت کا عظیم رتبہ حاصل کر لیا ۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں کمٹی میں سپردِ خاک کیا گیا ۔

شہید محمد عنایت غیر شادی شدہ تھے ۔ شہید کے دو بھائی ہیں ۔ دونوں شادی شدہ ہیں ۔ شہید کی والدہ کو ۶۰/۸۰ روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے ۔



۱۰۱۹۳۶۱ اے ایل ڈی حشمت وین : آپ بھکر شہر کے قصبہ چھینہ میں ۱۹۳۹ء میں پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم بھکر شہر میں حاصل کر کے فوجی ملازمت اختیار کی ۔

آپ نے ۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب کے محاذ پر شہادت پائی ۔ آپ کو آپ کے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا ۔

آپ شادی شدہ تھے ۔ لسماندگان میں ایک بیوہ اور ایک بچہ نصیر الدین ہے جس کی عمر ۹ سال ہے ۔ شہید کے ایک بھائی رفاقت علی اور تین بہنیں ہیں ۔ تینوں بہنیں شادی شدہ ہیں ۔ بیوہ نے شہید کے بھائی رفاقت علی سے عقد ثانی کر لیا ہے ۔





۱۰۱۶۶۶۵ دفعدار محمد اختر: آپ یکم جنوری ۱۹۳۰ء کو ضلع راولپنڈی کے ایک گاؤں بھٹنہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مہربان خان تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم پانچویں تک اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول کہوٹہ سے پاس کیا۔ شہید کو فوجی ملازمت کا بڑا شوق تھا۔ تعلیم سے فارغ ہو کر فوجی ملازمت اختیار کر لی۔ اختر شہید میں فوجی صلاحیتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ ایک مثالی فرض شناس عہدیدار تھے۔ آپ نے ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب کے محاذ پر اعلیٰ کمار کردگی کا اظہار کرتے ہوئے جان قربان کر دی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ اور ایک بچہ عنصر محمود ہے جس کی عمر ۱۰ سال ہے اور زیر تعلیم ہے۔ والد کا سایہ اٹھ جانے سے گھر کا بوجھ آپ ہی پر تھا۔ آپ کے پانچ بھائی اور ایک بہن ہیں۔ دو بھائی شادی شدہ ہیں اور بہن کی بھی شادی ہو چکی ہے۔ تین بھائی زیر تعلیم ہیں۔ بیوہ کو ۷۰/- روپے ماہوار اور بیٹے کو ۱۵/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔ شہید کی والدہ بقید حیات ہیں۔

۱۰۲۱۸۷۱ سوار غلام محمد: آپ جہلم شہر میں ۱۹۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام اللہ دتہ ہے۔ ابتدائی تعلیم نویں جماعت تک حاصل کرنے کے بعد فوجی ملازمت اختیار کی۔

آپ نے ۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب کے محاذ پر شہادت پائی اور آپ کو آبائی قبرستان جہلم میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے تین بھائی غلام سرور، غلام نبی اور غلام دین ہیں۔ تینوں شادی شدہ ہیں۔ والدہ کو -/۶۰ روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۱۹۹۷ دفعدار محمد خان: آپ موضع صندل کمینگر تحصیل گوجر خان میں ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی نور حسین ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کی اور میٹرک گوجر خان ہائی سکول سے پاس کیا۔ آپ اسلامی تاریخ سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ آپ نے ملی سکون کے لئے فوجی ملازمت اختیار کی۔ آپ یونٹ کے بہترین عہدیداروں میں سے تھے۔

آپ نے جنگ میں نہایت احسن طریقے سے فرائض سرانجام دیئے۔ آخر ایک دن دل کی مراد پوری ہوئی۔ اور ۱۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب محاذ پر شہادت نصیب ہوئی۔ آپ کو اپنے گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ ایک لڑکا محمد شبیر عمر ۷ سال اور دو لڑکیاں ہیں ایک کی عمر ۹ سال اور دوسری کی ۲ سال ہے۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ شہید کے تین بھائی ہیں۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی عبدالرحمٰن سے عقد ثانی کر لیا ہے۔ شہید کی چار بہنیں ہیں۔ چاروں شادی شدہ ہیں۔ بچوں کو وظائف مل رہے ہیں۔

۱۰۲۸۶۲۷ سوار غلام نبی: آپ بمقام نندوال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات ۱۹۵۳ء میں چوہدری عبداللہ خاں کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں پائی۔ میٹرک اسلامیہ ہائی سکول لالہ موسے سے پاس کیا۔ مزید تعلیم کے لئے گجرات کالج میں داخل ہوئے۔ انٹر کے امتحان ہونے والے تھے کہ آپ شوق سے فوج میں بطور سپاہی بھرتی ہو گئے۔ شہید بہت محنتی اور ہونہار تھے۔ ان کی فوج میں بہت کم زندگی گزری کہ امتحان کا وقت آ گیا۔

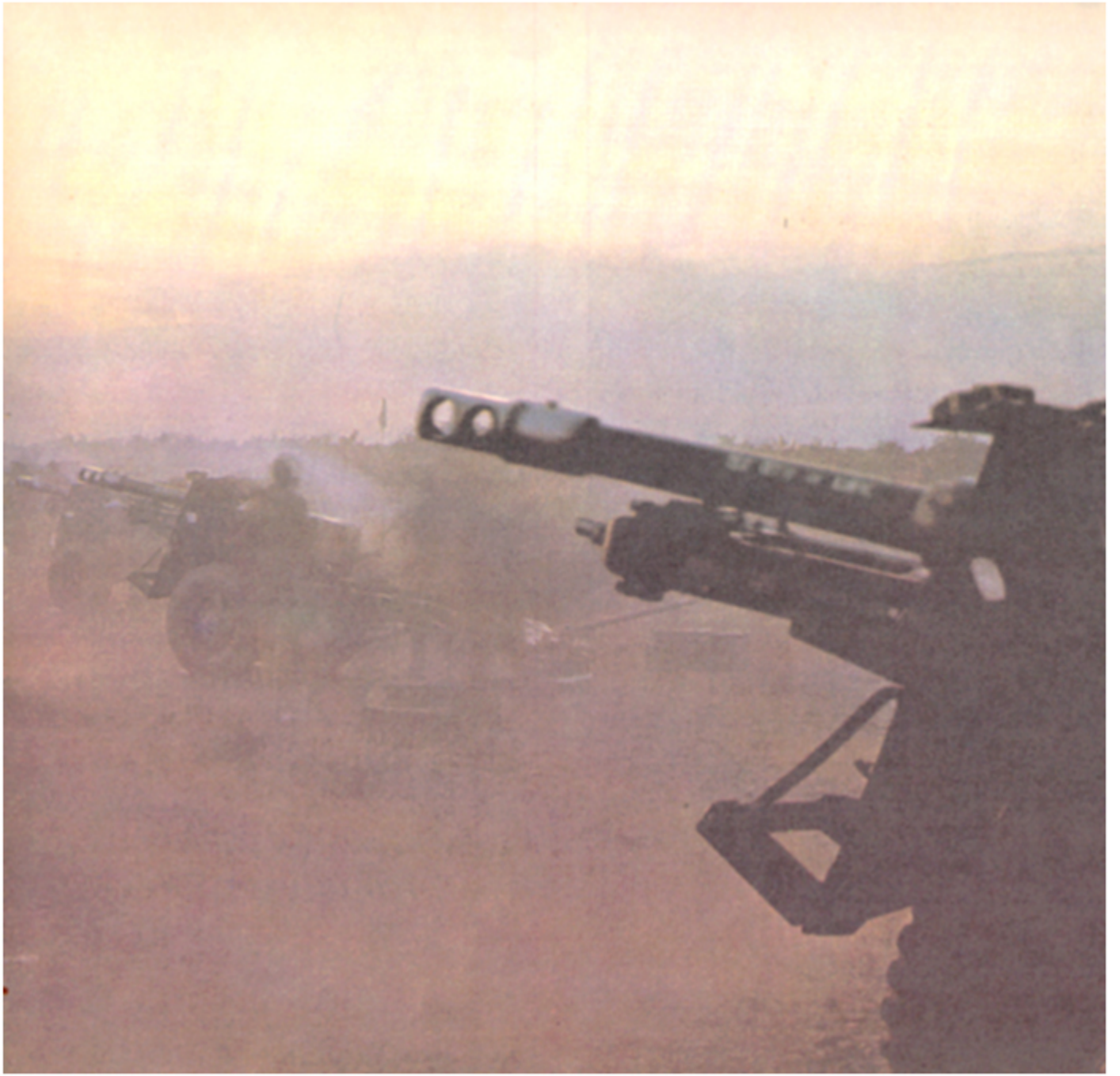
آپ نے ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب محاذ پر اپنی جان قربان کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ شہید کے دو بڑے بھائی اور دو بڑی بہنیں ہیں۔ بڑے بھائی نائب صوبیدار احمد علی صاحب اور ان سے چھوٹے حوالدار فضل علی ہیں جو فوجی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ شہید کے والد کو ۴۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ آرمرڈ کور کی طرف سے ۵۵/- روپے ماہوار عطیہ ملتا ہے۔ دونوں بہنیں شادی شدہ ہیں۔

۱۰۲۴۴۷۱ سوار شان محمد: آپ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو موضع دلوچہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں خوشی محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل تک کھیرا سکول میں حاصل کی۔ میٹرک اسلامیہ ہائی سکول منڈی بہاؤالدین سے پاس کیا۔ شہید کو فوجی خدمات کا بہت شوق تھا۔ جلد ہی فوج میں ملازم ہو گئے۔ بہت کم عرصے میں اعلیٰ تربیت حاصل کی۔

آپ نے ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو دشمن کے ساتھ لڑتے ہوئے چھمب کے محاذ پر شہادت پائی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کیا گیا۔

شہید شان محمد شادی شدہ نہ تھے۔ شہید کے تین بھائی ہیں۔ دو فوجی ملازم ہیں۔ تیسرا ابھی زیر تعلیم ہے۔ آپ کے والدین زندہ ہیں آپ کی والدہ کو ۵۹/- روپے ماہوار اور والد کو ۲۵/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔



۲۸ کیولری





۹۲۰ نائب رسالدار شمشاد علی تمغۂ جرأت: آپ ضلع رہتک (ہریانہ) کے مشہور قصبہ کانہور میں ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد بزرگوار کا نام عبداللہ خاں تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم ہائی اسکول کانہور میں حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد والدین کے ساتھ چک نمبر ۱۱ بی بی/۵۹ تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں آباد ہوئے۔ اعلیٰ خاندانی روایات کے مطابق آپ نے بھی فوجی ملازمت کو پسند کیا اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ ذہین، مفاکش اور اعلیٰ حسن اخلاق کے مالک تھے۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ ایک ٹروپ کی کمان کر رہے تھے اور ۱۶ دسمبر کی صبح چھمب جوڑیاں محاذ پر دشمن کے خلاف برسرپیکار تھے۔ ۱۵ دسمبر کی صبح کو جب آپ کی رجمنٹ نے چھمب پر چڑھائی کی تو آپ رجمنٹ کے ہراول دستے کی کمان کر رہے تھے۔ دشمن نے ہر قسم کے زمینی ہتھیاروں کے علاوہ ہوائی حملہ بھی شروع کر دیا۔ گولہ باری اتنی شدید اور اس قدر کارگر تھی کہ رجمنٹ کا حملہ ناکام ہوتا نظر آیا۔ مگر شمشاد صاحب نے اسی شدومد سے دشمن کے خلاف جوابی کارروائی کی۔ آپ نے دشمن کے ایک بمبار جہاز اور ایک ٹینک شکن توپ کو تباہ کیا اور آگے بڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ کا ٹینک دشمن کا گولہ لگنے سے تباہ ہو گیا۔ آپ کی جرأت و بہادری کی یہ کارروائی جنرل افتخار جنجوعہ اور بریگیڈیئر سردار احمد نے اپنی آنکھوں سے دیکھی اور ہدیۂ تحسین پیش کیا۔ آپ کو شہادت کے بعد ستارۂ جرأت عطا کیا گیا۔

آپ کو اپنے گاؤں چک نمبر ۱۱ بی بی/۵۹ میں دفن کیا گیا ہے۔

شہید کے پس ماندگان میں ایک بیوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ تینوں بیٹے زیر تعلیم ہیں۔ سب سے بڑا بیٹا محمد ارشاد، جس کی عمر ۱۵ سال ہے، آٹھویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ بڑی بیٹی فرید بیگم کی عمر ۱۸ سال ہے۔ وہ غیر شادی شدہ ہے۔ چھوٹی بیٹی زیر تعلیم ہے۔ شہید کے ایک بھائی ہیں جو کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۲۰۰/- روپے ماہوار پنشن اور ۱۲۰/- روپے ماہوار خیراتی انعام مل رہا ہے۔



۹۲۱ رسالدار محمد حنیف تمغۂ جرأت: آپ ضلع گجرات کے ایک گاؤں کھدیالی میں ستمبر ۱۹۳۰ء میں جناب محمد خاں کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی اسکول اور مڈل اسکول کھوہاری میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے علمدار کالج جہلم (سرائے عالمگیر) میں داخل ہوئے۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ کے موقع پر ۲۸ کیولری میں چھمب جوڑیاں محاذ پر ایک ٹروپ کی کمان کر رہے تھے۔ ۵ دسمبر کو صبح ۹ بجے پیش قدمی کے دوران آپ ہراول دستے کی کمان کر رہے تھے۔ دشمن نے چھالیہ (نزد چھمب) کے علاقے سے تمام قسم کے زمینی ہتھیاروں سے زبردست جوابی کارروائی کی۔ آپ نے اپنی پیش قدمی جاری رکھی۔

آپ کا ٹینک تباہ ہو گیا اور آپ کا تمام عملہ بری طرح زخمی ہو گیا۔ آپ نے اپنے زخموں کی کوئی پروا نہ کی اور ایک ناکارہ ٹینک کے اندر سے دشمن کے اوپر گولہ باری شروع کر دی۔ یہ ٹینک حرکت نہیں کر سکتا تھا، اس لئے اس میں موت یقینی تھی۔ لیکن رسالدار صاحب نے اپنی جان کی کوئی پروا نہ کی اور دشمن پر کاری ضربیں لگاتے رہے، حتیٰ کہ آپ کے ٹینک کو گولہ لگنے سے آگ لگ گئی۔ اور آپ نے شہادت پائی۔ آپ کو تمغۂ جرأت کا اعزاز ملا۔

آپ کو اپنے گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید کے چار لڑکے ہیں۔ بڑا لڑکا محمد امتیاز آٹھ جماعت پاس کر چکا ہے۔ اس کی عمر ۱۵ سال ہے۔ باقی تینوں بچے زیر تعلیم ہیں۔ شہید کے تین بھائی اور ایک بہن ہیں۔ تینوں بھائی فوج میں ہیں۔ بہن شادی شدہ ہے۔ بیوی اور بچوں کو مجموعی طور پر ۴۸۰/- روپے ماہوار پنشن اور وظائف مل رہے ہیں۔



۲۲۹۲۰۱ سوار محمد اسلام شہید نشانِ حیدر: آپ بمقام سروٹ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی ۱۹۵۱ء میں حکم داد خان کے ہاں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی اسکول کہوٹہ سے میٹرک پاس کیا۔ آپ ابتدائی ذہین اور محنتی تھے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ خاندانی روایات کے مطابق آپ نے بھی فوجی ملازمت کو ترجیح دی اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ۲۰ کیولری کے ساتھ سکاؤٹ مین ایک ٹینک کے گنر تھے۔ ۱۶ دسمبر کو جب آپ کی رجمنٹ نے شکر گڑھ پار زرنج پر حملہ کیا تو آپ نے دشمن پر ٹھیک ٹھیک نشانے لگا کر اس کا بھاری نقصان کیا۔ اسی اثنا میں آپ کے اپنے ٹینک کو گولہ لگا اور ٹینک کی گن بے کار ہو گئی۔ ساتھ ہی عملے کے دو آدمی شدید زخمی ہو گئے۔ آپ نے اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے ایک اور ساتھی کی مدد سے زخمیوں کو ٹینک سے نکالا اور محفوظ مقام پر پہنچایا۔ اتنے میں آپ کے ٹینک سے ایک زخمی کو سنبھال کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ ایک اور گولہ آپ کے ٹینک کو لگا جس سے اس میں آگ لگ گئی اور آپ نے اندر ہی جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو اس جرأت و جوانمردی پر نشانِ حیدر کا اعزاز دیا گیا۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے چار بھائی ہیں۔ آپ کے دو بھائی فرزند خان اور محمد اسلم فوجی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ باقی دونوں بھائی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ آپ کی پانچ بہنیں ہیں۔ تین بہنوں کی شادی ہو چکی ہے۔ دو بہنیں بیوہ ہو کر بچے پال رہی ہیں۔ ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو پنشن اور وظائف ملتے تھے۔ وہ فوت ہو گئی ہیں۔



۱۹۷۴ء نائب رسالدار محمد رزاق: آپ ضلع راولپنڈی کے ایک چھوٹے سے گاؤں سہی میں یکم جنوری ۱۹۳۴ء کو جناب مطاعم کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل اسکول ہرکسوال میں پائی۔ خاندانی روایات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپ نے فوجی ملازمت کا انتخاب کیا اور آرمرڈ کور میں شرکت اختیار کی۔

ذوق و شوق سے فوجی تربیت پائی اور فنی مہارت حاصل کی۔ آپ نے محنت اور لگن سے کام کر کے ترقی پائی اور نان کمیشن حاصل کیا۔ آپ ایک بہترین ٹینک کمانڈر اور بہترین ٹروپ لیڈر تھے۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب سیکٹر میں اپنے ٹروپ کی کمان کرتے ہوئے شہادت پائی۔

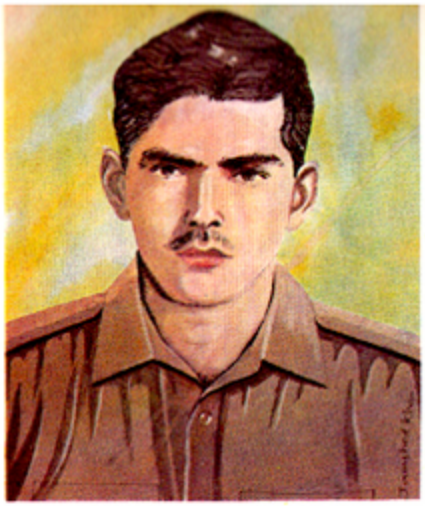
آپ شادی شدہ تھے۔ صرف ایک بیٹا ہے جس کی عمر ۱۱ سال ہے۔ شہید خود یتیم و یتامیٰ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ والدین کا سایہ بچپن ہی میں سر سے اٹھ گیا تھا۔ نہ کوئی حقیقی بھائی ہے نہ بہن۔ بیوہ کو ۱۷۰ روپے ماہوار پنشن اور آرمرڈ کور سے ۱۰۰ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔



پی جے او ۔ ۱۵۳، نائب رسالدار محمد اسلم: آپ ضلع جہلم کے مشہور شہر چکوال میں ۱۹۳۶ء میں جناب کرم الدین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول چکوال میں حاصل کی۔ آپ کو فوجی زندگی سے والہانہ عشق تھا۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ محنتی، جفاکش اور اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔

آپ نے محنت اور شوق سے اعلیٰ تربیت حاصل کی اور فنی کاموں میں مہارت پیدا کی۔ ہر شخص آپ کی عزت اور قدر کرتا تھا۔ آپ نے بہت جلد جونیئر کمیشن حاصل کیا۔ آپ ایک بہترین ٹینک کمانڈر اور ٹروپ لیڈر تھے۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب سیکٹر میں دشمن کے خلاف صفِ اوّل میں برسرِ پیکار ہو کر جامِ شہادت نوش کیا۔

شہید کے تین بچے ہیں۔ ایک لڑکا اور دو لڑکیاں۔ لڑکے کا نام شہزاد اسلم ہے۔ وہ تیسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ بڑی لڑکی ساتویں جماعت میں پڑھتی ہے۔ شہید کے دو بھائی ہیں جو برسرِ روزگار اور شادی شدہ ہیں۔ شہید کی بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۱۹۴/- روپے ماہوار پنشن اور وظائف ملتے ہیں۔



۱۰۳۵۲۲۹ حوالدار شتاق احمد: آپ ضلع جہلم کی تحصیل مالنسہرہ کے ایک گاؤں کریڑہ میں ۱۰ جولائی ۱۹۵۲ء کو جناب فیروز دین خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل سکول چمالی میں پائی۔ میٹرک ہائی سکول منگورے پاس کیا۔ میٹرک کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ ذہین اور محنتی تھے۔ اخلاق اور حسنِ سلوک کے حامل تھے آپ ایک اچھے کھلاڑی بھی تھے۔

محنت اور ذہانت سے اعلیٰ تربیت حاصل کی۔ آپنے ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب جوڑیاں سیکٹر میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے وطن کی آن پر جان نذر کر دی۔ شہادت دشمن کے علاقے میں ہوئی اور لاش نہ مل سکی۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ شہید کے دو بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ بڑے بھائی انجینئرنگ میں صوبیدار ہیں۔ چھوٹا بھائی کاشت کاری کرتا ہے۔ چاروں بہنیں شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ ماجدہ کو ۵۹/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۱۰۳۳۷۰ سوار طارق پرویز: آپ ضلع گجرات کے قصبہ بیکری والیلاں میں جناب کرامت حسین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول گلیانہ میں پائی۔ جوان ہو کر فوجی زندگی کا انتخاب کیا اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ اعلیٰ اوصاف اور اخلاقِ حسنہ کے مالک تھے۔

فوجی تربیت حاصل کرنے میں بہت جدوجہد کی۔ جلد ہی ایک معیاری سپاہی بن گئے۔ آپ ایک فرمانبردار اور وفادار فوجی تھے، دلیر اور بہادر! ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھب جوڑیاں محاذ پر دشمن کے ساتھ دلیرانہ اور مجاہدانہ لڑتے ہوئے اپنے وطنِ عزیز کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کیا۔ آبائی گاؤں میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ شہید کے ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ بڑی بہن شادی شدہ ہیں۔ باقی دو نوں بہن بھائی غیر شادی شدہ ہیں۔ شہید کے والدین بقیدِ حیات ہیں۔ والدہ کو معقول ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۱۰۳۳۳۹ سوار عبدالمجید اختر: آپ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۴ء کو چک نمبر ۱۰۹ گرب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں نائب صوبیدار عبدالغنی کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مقامی سکول سے حاصل کی۔ میٹرک میونسپل ہائی سکول کاہنہ سے پاس کیا۔ والد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فوجی زندگی میں قدم رکھا اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نے ذوق و شوق سے تربیت حاصل کی۔ آپ بڑے وفادار اور فرمانبردار سپاہی تھے۔ آپ کی قابلیت اور ذہانت سے سب لوگ متاثر تھے اور آپ کی قدر کرتے تھے۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھب جوڑیاں سیکٹر پر دلیرانہ اور مجاہدانہ کارنامے انجام دیتے ہوئے اپنے وطنِ عزیز کی ناموس پر قربان ہو گئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ تھے۔ بیوہ اور ایک بچہ پس ماندگان میں ہیں۔ بچے کی عمر چھ سال ہے۔ شہید کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ شہید سب سے بڑے تھے۔ آپ کے ایک بھائی نے میٹرک پاس کر لیا ہے۔ باقی سب زیرِ تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچے کو ماہوار پنشن اور مالی امداد مل رہی ہے۔



۱۰۲۸۷۵۹ سوار محمد اشرف: آپ ضلع جہلم کے ایک گاؤں ترکوال میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا اسم گرامی شاہ سوار ہے۔ ابتدائی تعلیم ہائی اسکول ڈھوڈیال میں پائی۔ آبائی روایات کے مطابق آپ نے فوجی ملازمت کا انتخاب کیا اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نے فوجی تربیت بڑے ذوق و شوق سے حاصل کی۔ بہت کم عرصے میں آپ نے اپنے کام میں مہارت حاصل کر لی اور ایک شاہی سپاہی بن گئے۔ ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آپ چھمب جوڑیاں سیکٹر میں دلیرانہ اور مجاہدانہ انداز میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

شہید شادی شدہ تھے۔ آپ کے ایک بھائی اور ایک بہن ہیں۔ آپ کے بھائی کاشتکاری کرتے ہیں۔ شہید کی والدہ محترمہ کو ۱۰۷ روپے ماہوار پنشن اور وظیفہ ملتا ہے۔

۱۰۲۸۷۴۰ نائب رسالدار محمد یعقوب: آپ ۱۹۳۵ء میں بمقام نگانہ ضلع ہشیارپور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کے والدین چک نمبر ای۔ بی/۱۵۳ تحصیل پاک پتن ساہیوال میں آکر آباد ہو گئے۔ میٹرک ہائی اسکول عارف والا سے پاس کیا۔ آپ بہت جفاکش اور محنتی تھے۔ پیشہ آبائی سپہ گری تھا۔ آپ نے بھی فوج کے ہراول دستے آرمرڈ کور میں شرکت اختیار کی۔ خداداد ذہانت اور ذاتی محنت سے آپ نے اعلیٰ تربیت حاصل کی۔ ہر اعتبار سے قابلِ اعتماد تھے۔ قابلیت کی بنا پر آپ جونیئر کمیشن آفیسر کے عہدے تک پہنچ گئے۔ اللہ اور رسول پر پکا ایمان تھا۔ اس لئے ڈر اور خوف سے آپ بے نیاز تھے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ بہت دلیری اور بہادری سے دشمن کے ساتھ نبرد آزما ہوئے۔ ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ایک انتہائی خونریز معرکے میں شہادت پائی۔

آپ شادی شدہ تھے۔ آپ کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ بڑا لڑکا محمد حسین عمر ۱۰ سال چھٹی جماعت میں پڑھتا ہے۔ باقی سب بچے ابھی زیرِ تعلیم ہیں۔ آپ کے تین بھائی ہیں۔ تینوں کی شادی ہو چکی ہے۔ بیوہ کو معقول پنشن ملتی ہے اور بچوں کو مجموعی طور پر ۱۰۰/- روپے وظیفہ ملتا ہے۔

۱۰۲۶۵۷ سوار سید قمر عباس نقوی: آپ یکم فروری ۱۹۵۰ء کو ملتان شہر محلہ ہنگر میں جناب اشفاق حسین نقوی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مسلم ہائی سکول ملتان میں پائی میٹرک پاس کیا جسن اخلاق کی بدولت چھوٹے بڑے سب آپ کی عزت کرتے تھے آپ نیک سیرت تھے اور جذبہ ہمدردی سے سرشار!

بے لوث خدمات کے لئے آپ نے فوجی ملازمت کو پسند کیا اور آرمرڈ کور میں شامل ہو گئے۔

آپ نہایت محنتی اور ذہین تھے، بہت کم عرصے میں اعلیٰ تربیت حاصل کر لی۔ تمام افسران بالا آپ کی قابلیت اور کردار سے متاثر ہو کر آپ کی قدر کرنے لگے۔ آپ قوم کے ایک ہونہار فرزند، خوددار اور نڈر سپاہی تھے۔

۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو محب سیکٹر میں دریائے توی کے پار ایک زبردست محاذ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

شہید غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے ایک ہی بھائی بہن ہیں۔ بھائی ثمر عباس بیمار رہتے ہیں۔ آپ کی بیشرہ سن بلوغت کو پہنچ چکی ہیں۔ ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ آپ کی والدہ محترمہ کو ۱۲۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

آپ کے والد بقید حیات، اور ضعیف العمر ہیں۔

۱۰۲۹۳۷ سوار محمد رفیق: آپ ہندوستان کے ایک قصبے میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا اسم گرامی نذیر احمد ہے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کے والدین چک نمبر ۹ بی او ۹/۶۶ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل سکول ۱۱/۶۷ ک ب میں حاصل کی میٹرک ہائی سکول پیر محل سے پاس کیا۔ انٹر کا امتحان گورنمنٹ غوثیہ کالج فرید آباد سے دیا۔ چند مضامین میں ناکامی ہوئی۔ آپ نہایت خوش مزاج اور خوش اخلاق انسان تھے آپ نے آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

قلیل عرصے میں اعلیٰ تربیت حاصل کی۔ آپ قوم کے ایک ہونہار فرزند تھے۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو محب محاذ پر اپنی بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے آپ کے چھوٹے بھائی سے عقد ثانی کر لیا۔ شہید کے ایک بھائی بہن ہیں۔ شہید کے والد دمے کے مریض ہیں۔ بہن شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ کو ۱۷۵ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۶۱۲۷ سوار محمد اشتیاق: آپ ضلع جہلم کے مشہور قصبہ چوہا سیدن شاہ میں یکم دسمبر ۱۹۵۳ء کو جناب فتح محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول چوہا سیدن شاہ میں حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے بڑے ذوق و شوق سے فوجی زندگی کا آغاز کیا۔ اعلیٰ تربیت حاصل۔ آپ ایک ہونہار سپاہی تھے۔

۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو محب محاذ پر اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سمان جان آفریں کے سپرد کی اور زندۂ جاوید ہو گئے۔ آپ کو آپ کے گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ اولاد نہ تھی۔ آپ کے ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ بھائی دوکاندار کرتے ہیں۔ بہنیں غیر شادی شدہ ہیں۔ بیوہ کو ۱۰۰ روپے سہ ماہی پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۸۱۵ سوار لال خاں: آپ لائلپور کے گاؤں گز چک آر بی/۱۵۲ میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام مبارک علی ہے۔ میٹرک ہائی اسکول چک ۲۴/۴ سے پاس کیا۔ میٹرک کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

آپ نے ذہانت اور محنت سے اعلیٰ تربیت حاصل کی۔ آپ ایک وفادار اور فرض شناس سپاہی تھے۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ نے مشرقی پاکستان میں ریگچور میں قومی فرائض انجام دیتے ہوئے ۱۸ اگست کو شہادت پائی۔ رنگ پور میں ہی دفن کئے گئے۔

شہید غیر شادی شدہ تھے، آپ کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ آپ سب سے بڑے تھے، آپ کے بھائی فقیر حسین کی عمر ۱۴ سال ہے۔ باقی چھوٹے ہیں اور زیر تعلیم ہیں۔ والد بوڑھے ہو چکے ہیں۔ شہید کی والدہ محترمہ کو ۳۲ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

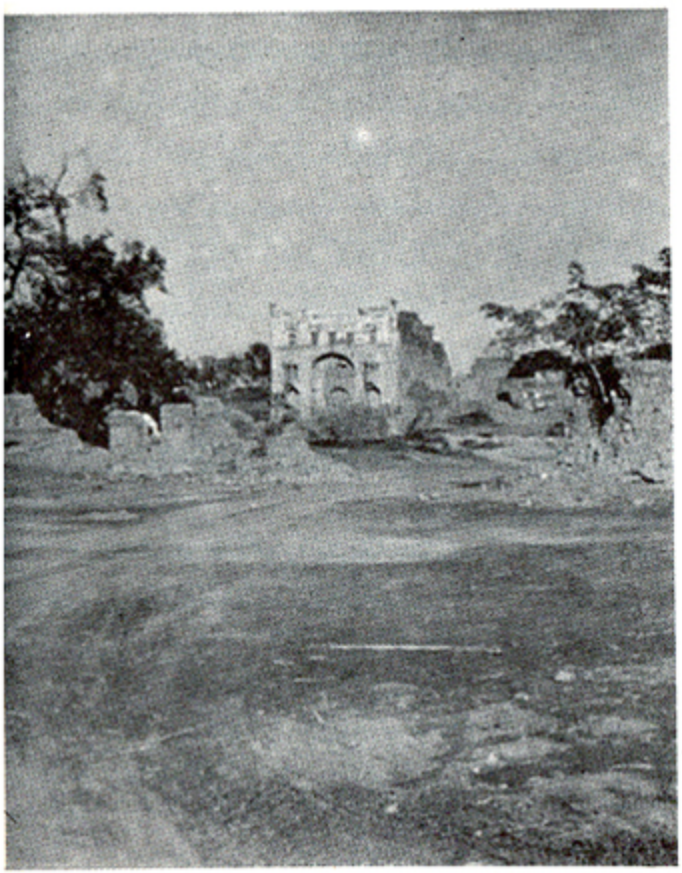
۱۰۲۳۷۱ اے ایل ڈی محمد سرور: آپ ضلع سیالکوٹ کے مشہور قصبہ کوٹلی لوہاراں کے نواحی گاؤں رینگ میں جناب محمد عبداللہ کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول سے حاصل کی۔ آپ کو فوجی زندگی سے بہت لگن تھی۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

محنت اور شوق سے فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ ایک فرمانبردار اور وفادار سپاہی تھے۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھب سیکٹر میں دشمن کے ساتھ جوانمردی سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ آپ کے دو بیٹے سجاد سرور اور اعجاز سرور ہیں۔ سجاد سرور کی عمر ۱۰ سال ہے اور وہ دوسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ اعجاز پہلی جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ ہیرو نے شہید کے چھوٹے بھائی محمد اکبر سے عقدِ ثانی کر لیا ہے۔ شہید کے والد فوت ہو چکے ہیں۔ والدہ زندہ ہیں۔ بچوں کو مجموعی طور پر ۱۸۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ ۱۴۰ روپے ماہوار وظیفہ بھی ملتا ہے۔



ہندوستان کی پنجاب آرمڈ پولیس کا ہیڈ کوارٹر، کھیم کرن



کھیم کرن شہر کی بیرونی فصیل

۲۹ کیولری







۱۰۲۰۵۱۷ سوار منصور گل: آپ غنڈی میرا خان خیل تحصیل کرک ضلع کوہاٹ میں ۲۰ فروری ۱۹۴۳ء کو ٹاپ گل کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل ہکول غنڈی میرا خان خیل میں حاصل کی۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی ہکول ڈوکلہ سے پاس کیا اور فوج میں ملازمت اختیار کرلی۔

آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان کے شہر ڈھاکہ میں مکتی باہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

شہید شادی شدہ تھے ایک بچی لیسماندہ ہے جس کی عمر ۶ سال ہے۔ شہید کا ایک بھائی ہے جو زیر تعلیم ہے۔ شہید کی بچی اپنی دادی کے زیر کفالت ہے۔ شہید کی والدہ کو ۸۵/- روپے ماہوار پنشن اور ۲۵/- روپے ماہوار آرمڈ کور سے علیحدہ ملتا ہے۔

۱۰۲۳۷۲۱ سوار سید علی: آپ بمقام ایکسر لوپر باڑہ ضلع رہتک (انڈیا) میں ۱۹۴۳ء میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا اسم گرامی شمس الدین تھا۔ پاکستان بننے پر چک نمبر ۳ گگھو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں آباد ہوئے۔ شورکوٹ میں ابتدائی تعلیم حاصل کرکے فوج میں بھرتی ہوگئے۔

آپ نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں لڑتے ہوئے محاذ پر شہادت پائی۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۳۰ جولائی ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔

آپ شادی شدہ تھے۔ لیسماندگان میں ایک بیوہ ایک لڑکا محمد حنیف عمر ۷ سال اور ایک لڑکی عمر ۹ سال ہے۔ دونوں زیر تعلیم ہیں۔ آپ کے بھائی بہنیں خود کفیل ہیں۔ بیوہ کو ۴۷/۱۰/- روپے سرماہی پنشن ملتی ہے۔



۱۰۲۲۵۲۲ سوار سکندر خان: آپ بمقام کوریکے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ۴ اپریل ۱۹۴۵ء کو سردار خان کے گھر پیدا ہوئے۔ شہید ابھی گود میں ہی تھے کہ والدہ بزرگوار رحلت فرما گئیں۔ والد محترم کا ۲۱ دسمبر ۱۹۵۴ء کو انتقال ہو گیا۔ مڈل تک تعلیم گورنمنٹ مڈل سکول کوریکے میں حاصل کی۔ میٹرک کشمیر ہائی سکول سوہاوہ سے کیا۔ چھ ماہ کے بعد آرمڈ کور سنٹر میں ایک گنر کی حیثیت سے بھرتی ہوئے۔

سکندر خان ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان کے رنگپور محاذ پر شہید ہوئے۔ ان کی شہادت کی تصدیق ۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ہوئی۔

شہید شادی شدہ نہ تھے۔ والدین فوت ہو چکے ہیں۔ دو بھائی ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ دو بہنیں ہیں وہ بھی شادی شدہ ہیں۔



۱۰۲۲۷۷۰ سوار صابر حسین: آپ موضع سلانکے میں جولائی ۱۹۴۵ء میں لال دین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول مولجکے سے میٹرک پاس کیا۔ چند دن کھیتی باڑی کی اور پھر فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں لوگرہ کے محاذ پر شہادت پائی۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۲۹ مئی ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپکے چار بھائی ہیں۔ چاروں شادی شدہ ہیں۔ کاشتکاری اور مزدوری کرتے ہیں۔ والدہ کو ۶۲/۲ روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔



۱۰۲۴۵۳۵ سوار محمد الیاس : آپ ۱۰ جولائی ۱۹۵۰ء کو دھرم کوٹ ضلع سیالکوٹ میں شکرین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل تک گورنمنٹ مڈل ہکول وڈالا سندھواں میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی ہکول ظفروال سے پاس کیا اور فوجی ملازمت اختیار کر لی۔ آپ کے دل میں جذبہ جہاد تھا۔ بہت کم عرصے میں اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کر لی۔

آپ نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں بہت بہادری کا ثبوت دیا۔ دشمن کے ہوائی حملے سے ٹینک کو آگ لگ گئی اور آپ شہید ہو گئے۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۱۱ جولائی ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ آپ سب سے بڑے تھے۔ دونوں بہنوں کی شادی ہو گئی ہے۔ ایک بھائی ۱۲ سال کا اور دوسرا ۸ سال کا ہے۔ دونوں زیر تعلیم ہیں۔ والدہ کو ۳۵۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ والد ایک حادثہ میں زخمی ہو کر بے کار ہو گئے ہیں۔

۱۳۵۶ رسالدار کریم داد : آپ موضع مسوٹ تحصیل مری ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا اسم گرامی اللہ دتہ خان تھا۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل ہکول مسوٹ میں حاصل کر کے فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔ آپ ایک مدرسپاہی اور بہترین کھلاڑی تھے۔

آپ نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں رنگ پور کے محاذ پر اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جان قربان کر دی۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ہوئی۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑی لڑکی نسرین اختر کی عمر ۱۲ سال اور چھوٹی لڑکی نسیم اختر کی عمر ۷ سال ہے۔ دونوں زیر تعلیم ہیں۔ شہید کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ سب خود کفیل ہیں۔ بیوہ کو ۲۹۱/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔ بچوں کو وظیفہ ۷۰/- روپے ماہوار ملتا ہے۔

۱۲۲۳ نائب رسالدار محمد سرور خاں: آپ بمقام دھیرکوٹ ستیالی تحصیل مری میں جون ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا اسم گرامی فضل داد خاں ہے۔ آپ کے والد محترم سابقہ فوجی ہیں۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ مڈل کا امتحان مڈل سکول گلہڑہ گلی سے پاس کیا۔ خاندانی روایات کے مطابق آپ نے بھی فوجی زندگی کو اہمیت دی اور فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں مکتی باہنی کے ہاتھوں شہادت پائی۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۶ جون ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ بڑا بیٹا ظہیر حسین عمر ۱۲ سال ساتویں جماعت میں، دوسرا بیٹا بابر حسین عمر ۱۰ سال چوتھی جماعت میں، بیٹی شاہدہ بی بی عمر ۶ سال پہلی جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ سوگواروں میں آپ کے چار بھائی اور ایک بہن ہے۔ سب شادی شدہ ہیں۔ بیوہ کو -/۱۲۷ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ دونوں لڑکوں کو -/۴۰ روپے ماہوار اور لڑکی کو -/۳۰ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔

۱۰۱۲۶۹۲ وفادار فیض احمد: آپ بیہ کوئی ضلع گجرات میں عبدالغنی کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے گورنمنٹ مڈل سکول بیہ کواں میں ابتدائی تعلیم حاصل کر کے فوجی ملازمت اختیار کی۔

آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں زنگپور کے محاذ پر شہید ہوئے۔ ۸ جون ۱۹۷۲ء کو آپ کی شہادت کی تصدیق ہوئی۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ ایک بھائی صابر حسین کی اور تین بہنوں کی شادی ہو چکی ہے۔ باقی تین بھائی زیر تعلیم ہیں۔ والدین زندہ ہیں۔ والدہ کو -/۵۴ روپے اور والد کو -/۲۷ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ اس کے علاوہ آرمڈ کور سنٹر سے -/۱۰ روپے ماہوار علیحدہ ملتا ہے۔

۱۰۱۲۶۰۵ وفادار محمد اشرف خان: آپ ۱۹۲۵ء میں ڈھوک موریٰ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی سید محمد ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی اور فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ ۱۹۷۱ء میں مکتی باہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آپ رنگ پور محاذ پر تھے۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۲۰ جون ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔

آپ شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ اور تین بچے ہیں۔ بڑا لڑکا گل نواز ساتویں جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ اس سے چھوٹا زرین اختر عمر سات سال اور سب سے چھوٹا بابر حسین عمر ۵ سال ہے۔ شہید کے تین بھائی محمد سرور، محمد یاسین اور محمد اختر ہیں۔ تینوں فوجی ملازم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو پنشن اور وظائف مل رہے ہیں۔

۱۰۱۸۹۲۹ وفادار کرک زری گل: آپ موضع جنگا تحصیل چکوال ضلع جہلم میں ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول چکوال سے کیا۔ تعلیم سے فارغ ہوتے ہی فوج میں ملازم ہو گئے۔

آپ نے تیدی کیمپ الہ آباد میں حرکت قلب بند ہونے پر ۳ جولائی ۱۹۷۲ء کو وفات پائی۔ آپ کو الہ آباد کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ اور دو بیٹے ہیں۔ بڑا بیٹا ارشد محمود عمر ۱۱ سال پانچویں جماعت میں اور چھوٹا بیٹا عمر ۶ سال پہلی جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ آپ کا ایک بھائی محمد خاں ہے جو غیر شادی شدہ ہے۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر -/۲۹۱ روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۰۵۰۰ لانس دفعدار کلرک غلام سرور: آپ ضلع راولپنڈی کے ایک گاؤں ڈاڑی میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام فضل الٰہی ہے۔ میٹرک تک تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول سانگری میں حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہوکر فوجی ملازمت اختیار کی۔

آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں بوگرہ کے محاذ پر شہید ہوئے۔ ان کی شہادت کی تصدیق ۲۸ مئی ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔

آپ شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ، ایک لڑکی شفقت سلطانہ عمر چھ سال اور ایک لڑکا خرم محمود عمر ۹ سال ہے۔ دونوں زیر تعلیم ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر -/۸۸۰ روپے سرماہی پنشن اور وظائف ملتے ہیں۔ شہید کے بہن بھائی شادی شدہ ہیں۔

۱۰۱۹۴۶۲ لے ایل ڈی محمد اشرف: آپ ضلع گجرات کے قصبہ جاگوال کلاں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام سردار خاں ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مڈل تک گاؤں کے اسکول سے حاصل کی اور میٹرک پبلک ہائی اسکول چوپالہ سے پاس کرکے فوج میں ملازمت اختیار کی۔

آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں مکتی باہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۸ جون ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔ آپ نے شہادت سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے شادی کی تھی۔ کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی محمد اسلم سے عقد ثانی کرلیا ہے۔ شہید کا صرف ایک بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ ایک بہن کی شادی ہوچکی ہے۔ دو کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔

۱۰۲۵۹۱۰ سوار محمد فاضل: آپ موضع پدھری ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام اللہ دتہ ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کرکے فوجی ملازمت اختیار کی۔

آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں دیناج پور میں شہید ہوئے اور رنگ پور میں دفن کئے گئے۔ ان کی شہادت کی تصدیق ۱۶ نومبر ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔

آپ شادی شدہ تھے۔ کوئی اولاد نہیں ہے۔ بیوہ نے دوسری شادی نہیں کی۔ آپ کے تین بھائی اور ایک بہن ہے۔ چاروں شادی شدہ اور خود کفیل ہیں۔ بیوہ کو -/۱۲۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۵۵۱۲ سوار محمد رشید: آپ ضلع راولپنڈی کے ایک چھوٹے سے گاؤں چلاں میں ۱۹۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام فضل حسین تھا۔ شہید کی عمر ایک سال تھی کہ اپ کی شفقت سے محروم ہو گئے۔ آپ کی سرپرستی چچا محمد نذیر نے کی جو سابقہ فوجی تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مڈل تک آبائی گاؤں میں حاصل کرکے فوجی ملازمت اختیار کرلی۔ آپ نے بہت جلد اعلیٰ تربیت حاصل کرلی۔

آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان کے رنگ پور محاذ پر دشمن کے ہوائی حملے سے شہید ہوئے۔

شہادت سے تھوڑا ہی عرصہ قبل آپ کی شادی اپنی چچازاد بہن سے ہوئی۔ کوئی اولاد نہیں ہے۔ شہید کے چار بھائی اور ایک بہن ہے۔ بڑا بھائی فوج میں ملازم ہے۔ بہن ابھی نابالغ ہے۔ بیوہ نے دوسری شادی نہیں کی ہے۔ بیوہ کو -/۱۲۰ روپے ماہوار پنشن اور -/۲۵ روپے ماہوار وظیفہ مل رہا ہے۔

۱۰۲۹۲۱۹ سوار اختر علی: آپ موضع کوری والا تحصیل کبیر والا ضلع ملتان میں ۱۹۴۷ء میں تاج محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار سابقہ فوجی ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم جدید تحصیل نیلسی میں حاصل کر کے فوجی ملازمت اختیار کی۔

آپ نے ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں مکتی باہنی کے ہاتھوں شہادت پائی۔

شہید شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کی تین بہنیں ہیں۔ ایک بہن کی شادی ہو چکی ہے۔ دو کی شادی نہیں ہوئی۔ آپ کی والدہ زندہ ہیں۔ والدہ کو ابھی تک پنشن ملنا شروع نہیں ہوئی۔

۱۰۲۰۷۶۲ سوار محمد افضل: آپ موضع سہرائی تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں ۱۹۲۵ء میں فضل الٰہی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں میں پا کر فوجی ملازمت اختیار کر لی۔

آپ نے ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں شہادت پائی۔

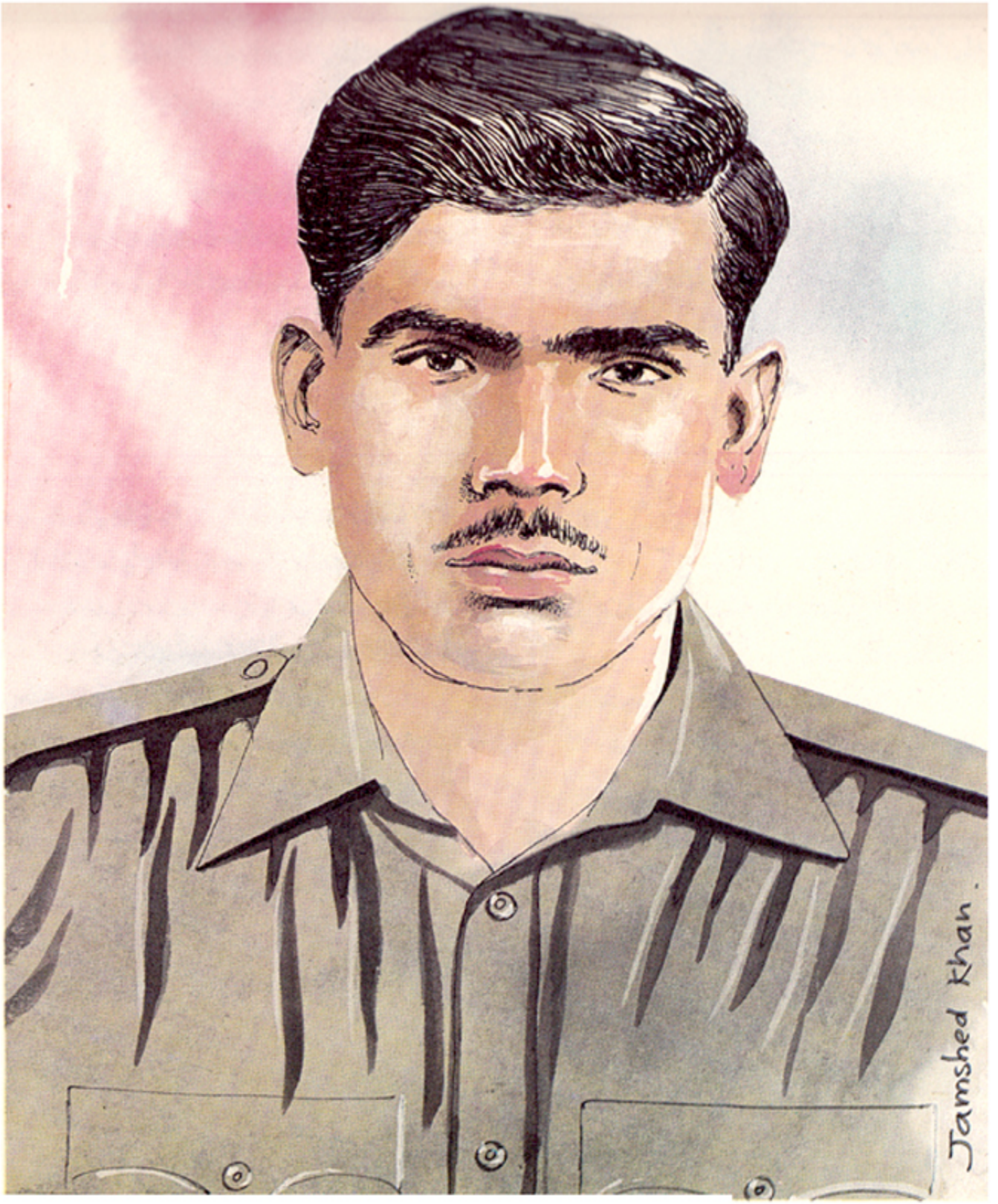
آپ شادی شدہ تھے۔ کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی سلامت حسین سے عقد ثانی کر لیا ہے۔ شہید کے دو بھائی محمد اسلم اور سلامت حسین ہیں۔ محمد اسلم فوجی ملازم ہے۔ والدین کو ۵۳/- روپے پنشن اور ۲۰/- روپے وظیفہ مل رہا ہے۔

۱۰۲۹۷۱۰ سوار شاہ محمد: آپ بمقام چک نمبر ۱۱۳ تحصیل اور ضلع امرتسر میں ۹ دسمبر ۱۹۲۳ء کو محمد علی کے گھر پیدا ہوئے۔ آزادی وطن کے بعد آپ ضلع لائل پور کے چک نمبر ۶۳ میں آباد ہوئے۔ وہیں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے میٹرک ہائی سکول تھیکر والا سے پاس کیا اور فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں رنگ پور کے محاذ پر شہید ہوئے اور وہیں وطن کے سپرد ہوئے۔

آپ کی شہادت کی تصدیق ۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ہوئی۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے تین بھائی ہیں۔ تینوں شادی شدہ ہیں۔ فیملی پنشن ۳۲/- روپے ملتی ہے۔



سوار محمد اکرم (شہید) ۲۸ کیولری

۳۸ کیولری





۱۵۵۵ نائب رسالدار فضل الٰہی :۔ آپ دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ۳۸ کیولری کے سی ہسکاڈرن میں ایک ٹروپ کی کمان کر رہے تھے اس سے قبل آپ نے رجمنٹ کے ڈیسپوزل کی تربیت میں دن رات ایک کر کے انہیں اعلیٰ معیار حاصل کرنے میں بڑی مدد دی تھی۔ دوران جنگ جب بھی آپ کا اپنا یا اسکاڈرن کا کوئی ٹینک خراب ہو جاتا تو آپ ذاتی طور پر موقع پر پہنچ کر اسے ٹھیک کرتے۔ ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آپ اسکاڈرن کے ہراول دستے میں دشمن کے خلاف راجستھان میں پیش قدمی کر رہے تھے۔ آپ نے دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا۔ دشمن کے علاقے میں ۱۱ میل اندر تک پہنچنے کے بعد آپ پر دشمن کے دو ہوائی جہازوں نے حملہ کر دیا۔ آپ اس حملے میں دو بار زخمی ہوئے۔ آخری بار آپ کا ایک بازو اور ایک ٹانگ راکٹ لگنے سے اڑ گئے اور آپ نے جام شہادت نوش کیا۔ آپ ۳۸ کیولری کے پہلے شہید تھے۔

آپ کی بیوہ اور بچوں کو مناسب پنشن اور وظائف مل رہے ہیں۔



۳۴۸۲۶ سوار محمد عثمان :۔ آپ سرگودھا کے مشہور قصبہ مٹھہ ٹوانہ میں جون ۱۹۵۴ء کو پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام محمد رمضان ہے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول سے حاصل کی۔ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے آپ تعلیم کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے بڑے شوق اور فکر کے ساتھ بنیادی تربیت حاصل کی ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ راجستھان سیکٹر میں اپنے عزیز وطن کی حفاظت پر مامور تھے دشمن کے ہوائی حملہ سے آپ کا ٹینک برباد ہو گیا اور آپ نے ۱۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جام شہادت نوش کیا۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید غیر شادی شدہ تھے آپ کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں ایک بہن شادی شدہ ہے اور ایک زیر تعلیم ہے۔ والدین کو مجموعی طور پر ۳۹۰/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔



۱۰۲۵۸ سوار محمد نواز :۔ آپ بمقام کامونکی ضلع گجرات تحصیل پھالیہ میں محمد حسین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سعد اللہ پور میں حاصل کی۔ اس کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول منگھووال میں جماعت نہم تک پڑھے۔ فوجی ملازمت کا از حد شوق تھا تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ بلند ہمت اور بلند حوصلہ جوان تھے۔

آپ نے اعلیٰ معیار پر فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ بڑے خود دار اور نڈر سپاہی تھے ۱۹۷۲ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ارجستان کے محاذ پر دشمن کے ہوائی حملے سے شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے دو بھائی ہیں۔ محمد ریاض فوج میں ملازم ہیں۔ محمد نذیر زیر تعلیم ہیں۔ آپ کی ایک بہن سن بلوغت کو پہنچ چکی ہے والدین زندہ ہیں۔ والدین اور چھوٹے بھائی کو مجموعی طور پر پنشن اور وظیفہ ۹۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔



۱۵ لانسرز





۴۴۶۷ سوار محمد رمضان :۔ آپ گوجرہ (ضلع لائل پور) کے نواحی گاؤں چنڈ ووٹا امیں مارچ ۱۹۵۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد نواب دین زمین دار تھے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے قریبی گاؤں جووھانگری میں حاصل کی اور پانچویں میں وظیفہ حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ ہائی اسکول گوجرہ میں داخل ہوئے۔ جب آپ آٹھویں جماعت میں تھے تو والدین نے نقل مکانی کر کے لیاقت پور (ضلع رحیم یار خاں) کے چک نمبر ۱۷/۴ میں رہائش اختیار کی۔ لیاقت پور ہائی اسکول سے آپ نے میٹرک بمعہ سائنس مضامین ۱۹۷۰ء میں پاس کیا۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ نے بہاول نگر ریلوے اسٹیشن پر ٹرین سے ٹینک اتارتے ہوئے ایک ہوائی حملہ میں شہادت پائی۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ دو بھائی سنِ بلوغت کو پہنچ چکے ہیں۔ چھوٹا بھائی زیر تعلیم ہے۔ دو بہنیں ہیں ایک کی شادی ہو چکی ہے دوسری زیر تعلیم ہے۔ آپ کے والدین زندہ ہیں۔ والدہ محترمہ کو ۴۳/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ چھوٹے بھائی محمد سردار کو بی۔ اے تک وظیفہ ملتا رہا۔

۱۰۱۰۶۸۸ سوار غلام عباس نمغۂ جرأت :۔ آپ بمقام بھوا تحصیل پکوال ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب ایک فوجی پنشنر تھے۔ ابتدائی تعلیم کے کچھ عرصہ بعد آپ نے پاکستان آرمڈ فورسز میں شرکت اختیار کی۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ۱۵ لانسرز میں تھے۔ ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آپ کی ٹینک ٹرین چشتیاں کے محاذ پر پہنچنے کے لئے چشتیاں کے نزدیک پہنچی تو دشمن نے ہوائی حملہ کر دیا۔ آپ نے اپنی مشین گن سنبھالی اور جوابی کارروائی شروع کر دی۔ دشمن کے ہوائی جہاز آپ کے چاروں طرف آگ برسا رہے تھے مگر آپ نے کوئی پروا نہ کی اور مسلسل فائر کرتے رہے۔ آپ نے بھارتی فضائیہ کا ایک ہنٹر جہاز مار گرایا۔ اس کا پائلٹ فلائٹ لفٹیننٹ بکرم قیدی بنا لیا گیا۔ آپ نے جوابی کارروائی میں قطعاً کوئی کمی نہ آنے دی حتیٰ کہ دشمن کے ایک ہوائی جہاز کا ایک راکٹ آپ کے منہ پر آ کر لگا اور آپ نے موقع پر جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کو اس جرأت و مردانگی پر نمغۂ جرأت کا اعزاز ملا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ بیٹا کاشت کاری کرتا ہے۔ بیٹی زیر تعلیم ہے۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۱۱۲/- روپے ماہانہ پنشن اور وظائف ملتے ہیں۔

۵۴ کیولری







۲۸۴۲۔۔ لانس دفعدار اولیا خاں:۔ آپ موضع کوٹ سارنگ تحصیل سدگنگ ضلع کیمبلپور میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ گھریلو حالات خوشگوار نہ تھے معمولی تعلیم کے بعد کاشت کاری شروع کر دی۔ محنت اور مشقت نے آپ کو جفاکش اور جانثار بنا دیا۔ جوان ہوتے ہی آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ دلیر اور جانباز سپاہی تھے۔ آپ نے اپنی تعلیمی کمی کو بہت عمدگی سے پورا کیا آپ وفادار اور فرض شناس عہدیدار تھے ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہیڈ سلیمانکی کے محاذ پر اپنے ملک وطن کا دفاع کرتے ہوئے شہادت پائی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے پسماندگان میں ایک بیوہ، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ بیوہ نے عقد ثانی کر لیا ہے۔ بیٹا جوان ہو کر محنت مزدوری کرتا ہے۔ دونوں بیٹیاں نانا کے زیر کفالت ہیں سن بلوغت کو پہنچ چکی ہیں لیکن ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ دونوں بیٹیوں کو ۴۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۴۴۵۷۔۔ ایل ڈی علی اصغر:۔ آپ موضع جلوپک ضلع جہلم میں ۱۹۵۲ء میں سردار خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مڈل سکول لدھڑ میں پائی۔ تعلیم سے فارغ ہوتے ہی آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ فوجی تربیت بہت محنت سے مکمل کی۔ آپ فرمانبردار اور وفادار سپاہی تھے۔ نڈر اور دلیر تھے۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہیڈ سلیمانکی کے محاذ پر آپ ایک گھمسان کے معرکے میں شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

شہید شادی شدہ تھے ایک بیوہ، دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوٹی۔ بیٹی سب سے بڑی ہے۔ سن بلوغت پر پہنچنے پر شادی ہو گئی ہے۔ دونوں بیٹے فیروز دین اور محمد یٰسین زیر تعلیم ہیں۔ شہید کے چار بھائی ہیں جن میں سے تین غلام نبی، چوہدری خان اور غلام دین فوج میں ہیں۔ بیوہ اور بچوں کو ۱۴۰ روپے سپاہی پنشن اور وظائف ملتے ہیں۔

۲۹۲۹ ۱۰۰ لانس نائیک انور خان :- آپ موضع دھندہ ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام شیر احمد ہے۔ ابتدائی تعلیم آبائی سکول میں پائی۔ مالی حالت کمزور تھی مزید پڑھائی نہ کر سکے۔ ملازمت کی غرض سے آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ بہت جفاکش اور محنتی تھے۔ اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔

بڑی محنت اور کوشش سے فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ ایک فرمانبردار اور وفادار سپاہی تھے۔ اپنی قابلیت اور اہلیت سے ترقی حاصل کی۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ ہیڈ سلیمانکی محاذ پر پاک وطن کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے۔ بیوہ کے ساتھ تین بیٹے اور ایک بیٹی پسماندگان میں ہیں۔ آپ کا بڑا بیٹا محمد اقبال فوج میں ملازم ہو گیا ہے۔ چھوٹے بیٹے کے علاوہ باقی سب سن بلوغت کو پہنچ چکے ہیں۔ ابھی تک کسی بچے کی شادی نہیں ہوئی۔ شہید والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ بیوہ اور بچوں کو فوجی طور پر ۱۵۰/- روپے ماہوار پنشن اور وظائف مل رہے ہیں۔

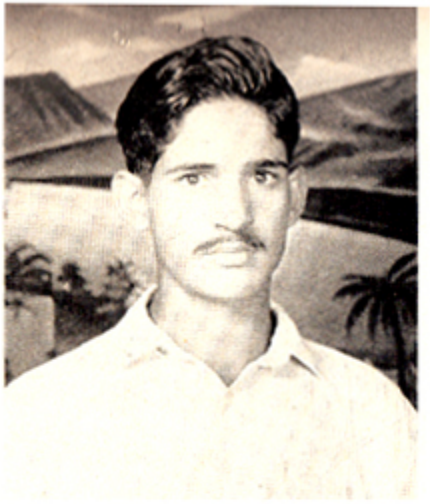




قیصر ہند، فیروز پور

انڈی پنڈنٹ سکاڈرن





۱۰۲۵۵۰ سوار محمد تاج :۔ آپ ۱۳ جنوری ۱۹۵۰ء کو ضلع راولپنڈی کے موضع بانیل محلہ یٰسین آباد (نزد کلر سیداں) میں محترم جناب محمد صادق کے گھر پیدا ہوئے۔ مقامی سکول سے مڈل پاس کیا۔ کچھ عرصہ کھیتی باڑی کی۔ ذریعہ معاش کے لئے آپ نے فوجی پیشے کا انتخاب کیا۔

آپ اچھے اخلاق اور اونچے کردار کے مالک تھے۔ آپ کو اپنے پیشے میں مہارت حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۲۰ جون ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔

آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے سوگواروں میں آپ کے والدین اور ایک بھائی ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو ۵۴/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ آپ کے بھائی کاشت کاری کرتے ہیں۔

۱۰۲۵۵۳ سوار محمد مشتاق :۔ آپ ضلع راولپنڈی کے موضع ٹھٹھی میں محترم جناب نیک محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل سکول جبوروڈیشی میں حاصل کی۔ کچھ عرصہ کھیتی باڑی کی۔ آپ کو بچپن ہی سے فوجی زندگی سے محبت تھی۔ سولہ سال کی عمر میں آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ شہید مشتاق نہایت اعلیٰ اخلاق اور بلند حوصلہ کے مالک تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں انتھک محنت اور لگن سے اعلیٰ فوجی مہارت حاصل کی۔ ۱۹۷۱ء میں آپ کو مشرقی پاکستان بھیجا گیا جہاں اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے مکتی باہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

آپ شادی شدہ تھے کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوہ نے شہید کے چھوٹے بھائی کے ساتھ عقد ثانی کر لیا ہے۔ شہید کا ایک چھوٹا بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ شہید کا ایک چھوٹا بھائی عدالت حسین فوج میں ملازم ہے۔ دونوں بہنیں غیر شادی شدہ ہیں۔ شہید کی والدہ ماجدہ کو ۵۴/۳۰ روپے ماہوار پنشن اور ۱۵۰/- روپے سہ ماہی بطور عطیہ رجمنٹ فنڈ سے ملتے ہیں۔

۱۰۳۴۸۴۱ سوار حبیب نواز:- آپ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو قصبہ بڈالی تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں محترم جناب خیر محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی۔ ۱۹۶۹ء میں ڈی۔ سی ہائی سکول سے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک پاس کیا اور جلد ہی آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ خداداد قابلیت اور اچھی کارکردگی کی بدولت ابتدائی تربیت کے اختتام پر "بہترین رنگروٹ" کا اعزاز حاصل کیا۔ آپ نہایت اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار کے مالک تھے۔ پوری توجہ اور محنت سے بہت جلد اپنے کام میں مہارت حاصل کر لی۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۱۹ مئی ۱۹۷۳ء کو ہوئی۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ، چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ صرف بڑے بھائی گل نواز شادی شدہ ہیں اور فوج میں ملازم ہیں۔ باقی سب بہن بھائی زیر تعلیم ہیں۔ والدہ صاحبہ کو ۱۶۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۳۴۸۴۱ سوار حبیب نواز:- آپ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو قصبہ بڈالی تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں محترم جناب خیر محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی۔ ۱۹۶۹ء میں ڈی۔ سی ہائی سکول سے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک پاس کیا اور جلد ہی آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ خداداد قابلیت اور اچھی کارکردگی کی بدولت ابتدائی تربیت کے اختتام پر "بہترین رنگروٹ" کا اعزاز حاصل کیا۔ آپ نہایت اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار کے مالک تھے۔ پوری توجہ اور محنت سے بہت جلد اپنے کام میں مہارت حاصل کر لی۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۱۹ مئی ۱۹۷۳ء کو ہوئی۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ، چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ صرف بڑے بھائی گل نواز شادی شدہ ہیں اور فوج میں ملازم ہیں۔ باقی سب بہن بھائی زیر تعلیم ہیں۔ والدہ صاحبہ کو ۱۶۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۳۴۹۴۰ سوار عبدالرؤف خان:- آپ ۱۹۴۰ء میں ساندہ ضلع جموں (ریاست جموں و کشمیر) میں محترم جناب محمد اکبر خان (مرحوم) کے گھر پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کے والدین ہجرت کر کے موضع پنڈی سیداں تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول شکر گڑھ سے آپ نے تعلیم حاصل کی۔ اور اس کے بعد جلد ہی فوج میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے بڑی محنت اور لگن سے اپنے کام میں فنی مہارت حاصل کی۔ آپ اچھے اخلاق اور بلند حوصلے کے مالک تھے مشکل سے مشکل اوقات میں بھی آپ خوش مزاج رہتے تھے ۱۹۷۱ء میں آپ کو فرائض کی انجام دہی کے لئے مشرقی پاکستان بھیجا گیا۔ وہاں آپ جوانمردی کے اعلیٰ جوہر دکھاتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۱۱ نومبر ۱۹۷۳ء کو موصول ہوئی۔ آپ شادی شدہ نہ تھے سوگواروں میں بوڑھی ماں ایک بھائی اور ایک بہن ہیں۔ دونوں شادی شدہ ہیں والدہ ماجدہ کو ۲۸۰ روپے سماہی پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۵۴۸ سوار محمد غالب:- آپ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے ایک گاؤں موضع ٹیالی میں محترم اللہ دتہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد فوج سے ریٹائر ہوئے تھے پرائمری تعلیم آبائی گاؤں ٹیالی میں حاصل کی بعد ازاں مڈل سکول ہنسر سے مڈل پاس کیا۔ کچھ عرصہ کھیتی باڑی میں اپنے والد محترم کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ فوجی پیشے کو اختیار کرنے کی دل میں لگن تھی بعد میں آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نہایت فرض شناس اور محنتی سپاہی تھے۔ فوجی پیشہ سے اُنس اور اپنے فرض سے لگاؤ تھا۔ بہت جلد اعلیٰ فوجی مہارت حاصل کر لی ۱۹۷۱ء میں پاکستان کی عزت اور ناموس کی خاطر میدان سے رضاکارانہ طور پر مشرقی پاکستان کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اپنے فرائض منصبی انجام دیتے ہوئے ۲۹ مئی ۱۹۷۱ء کو ڈھاکہ میں مکتی باہنی کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا۔

آپ شادی شدہ نہ تھے۔ آپ کے بوڑھے والدین چار بھائی اور تین بہنیں ہیں چاروں بھائی برسرروزگار ہیں۔ آپ کے دو بھائی محمد عارف اور محمد خالق فوجی خدمات انجام دے رہے ہیں تینوں بہنیں شادی شدہ ہیں۔ آپ کے والدین کو مجموعی طور پر ۲۶۳ روپے سماہی پنشن اور دو خالف ملتے ہیں۔

۱۰۳۴۶۹۸ سوار عاشق علی:- آپ ۱۹۴۰ء میں بمقام سیگووال تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ محترم جناب نظام نبی کے گھر پیدا ہوئے۔ بعد ازاں آپ کے والدین نے نقل مکانی کر کے شیخوپورہ کے قریب موضع رکھ ماچھیکے میں سکونت اختیار کی۔ آپ نے شیخوپورہ سے ہی میٹرک پاس کیا اور ملک و قوم کی خدمات کے لئے فوج کا پیشہ اختیار کیا جسے آپ بچپن ہی سے بہت پسند کیا کرتے تھے۔

آپ نہایت بلند کردار اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ کا حسن اخلاق مثالی تھا۔ اپنی انتھک محنت اور فوج کے ساتھ عقیدت کے جذبے کے تحت بہت تھوڑے عرصے میں آپ نے اپنے کام میں مہارت حاصل کر لی۔ ۱۹۷۱ء میں آپ مشرقی پاکستان میں تعینات ہوئے۔ وہاں آپ نے اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۲۵ مئی ۱۹۷۱ء کو ہوئی۔

آپ شادی شدہ نہیں تھے آپ کے والد محترم زندہ ہیں دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ صرف ایک بڑی بہن شادی شدہ ہیں۔ دونوں بھائی زیر تعلیم ہیں والد کو ۲۵ روپے سماہی پنشن ملتی ہے۔

۱۰۲۵۲۶۸ لے ایل ڈی محمد صابر :۔ آپ ۱۹۴۸ء میں موضع نوردی تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ میں محترم جناب میر محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول نوردی اور گورنمنٹ مڈل سکول کاہل (ہزارہ) میں حاصل کی۔ میٹرک کے لئے ہائی سکول سرائے صالح میں داخلہ لیا۔ اسی اثنا میں ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ شروع ہوئی۔ آپ کو بچپن سے ہی فوجی زندگی سے بڑی عقیدت اور لگن تھی۔ ستمبر کی جنگ کو بہترین موقعہ جان کر تعلیم کو ادھورا چھوڑا اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نہایت اعلیٰ اوصاف اور بلند اخلاق کے مالک تھے۔ انتہائی لگن اور انتھک محنت کی بدولت آپ نے اپنے پیشے میں خوب مہارت حاصل کر لی اور بہت جلد ایل ڈی کا عہدہ حاصل کیا۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے مکتی باہنی کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۲۰ ستمبر ۷۱ء کو موصول ہوئی۔ آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے والدین، پانچ بھائی اور ایک بہن ہیں۔ دو بھائی اور ایک بہن زیر تعلیم ہیں۔ آپ کی والدہ کو ۱۲۰/- روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے۔

۱۰۲۴۶۷۹ سوار محمد عاشق :۔ آپ ۱ ستمبر ۱۹۵۱ء کو جہلم کے نزدیک چک دولت میں محترم جناب چوہدری اللہ دتہ کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی۔ ۱۹۶۷ء میں گورنمنٹ ہائی سکول جہلم سے میٹرک پاس کیا۔ کچھ عرصہ گھر پر ہی کام کاج کے بعد ۱۹۷۰ء میں قومی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

آپ نہایت بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار کے مالک تھے۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں قومی خدمات سرانجام دیتے ہوئے مکتی باہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۲۵ ستمبر ۷۱ء کو ہوئی۔ آپ شادی شدہ تھے اولاد نہ تھی۔ بیوہ کو ۱۵۵/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ آپ کے والدین زندہ ہیں۔ دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ چھوٹے بھائی اور چھوٹی بہنوں کے علاوہ باقی بہن بھائی شادی شدہ ہیں۔

۱۰۲۴۷۸ فدار جمی نواز :۔ آپ ضلع میرپور تحصیل بھمبر آزاد کشمیر کے گاؤں موضع دھوہ میں ۲۵ نومبر ۱۹۳۶ء کو ایک راجپوت خاندان میں راجہ سردار علی خاں کے گھر پیدا ہوئے۔ پرائمری تعلیم دھوہ میں حاصل کی۔ مڈل کا امتحان ہائی سکول سوکاسن سے پاس کیا۔ کچھ عرصہ کھیتی باڑی کی۔ اپنے خاندان کی اعلیٰ روایات کے مطابق سپاہیانہ پیشہ اختیار کرنے کے لئے آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ نے انتھک محنت اور اعلیٰ جذبے کو بروئے کار لاتے ہوئے جنگی مہارتیں بھی خوب مہارت حاصل کی۔ اپنے کام میں لگن اور بلند حوصلے کی بدولت جلد ہی آپ نے دفعدار کا عہدہ حاصل کیا۔ آپ جس قدر فرض شناس تھے اسی قدر اعلیٰ اخلاق اور حسن سلوک کے مالک تھے۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان میں ملکی دفاع کے لئے فرائض انجام دیتے ہوئے مکتی باہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

آپ کی شہادت کی تصدیق یکم جون ۷۱ء کو ہوئی۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ، دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ آپ کے ضعیف العمر والدین زندہ ہیں۔ چار بھائی اور ایک بہن ہیں۔ بیوہ کو ۱۲۵/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے اور بچوں کو معقول وظائف ملتے ہیں۔ بڑا بچہ چھٹی اور چھوٹا دوسری جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ آپ کی بیٹیاں بھی زیر تعلیم ہیں۔

۱۰۱۳۸۳۷ لانس دفعدار احمد خاں :۔ آپ ضلع سرگودھا کے چک نمبر ۱۰۶ جنوبی میں محترم جناب گلاب خان کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے مقامی سکول سے آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی، اور آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ نے محنت اور خوش اخلاقی سے بہت جلد مقبولیت حاصل کر لی۔ ان تھک محنت کی وجہ سے بہت جلد لانس دفعدار کے عہدے پر فائز ہوئے۔ آپ کو وطن مقدس کی حفاظت کے لئے شہید ہونے کا بڑا شوق تھا۔ ۱۹۶۵ء میں آپ سفید چمڑی سے دشمن کے دانت کھٹے کئے۔ ۱۹۷۱ء میں آپ کو مشرقی پاکستان میں قومی فرائض سرانجام دینے کے لئے بھیجا گیا۔ آپ نے فرائض منصبی انجام دیتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ آپ کی شہادت کی تصدیق ۳ جون ۷۱ء کو ہوئی۔

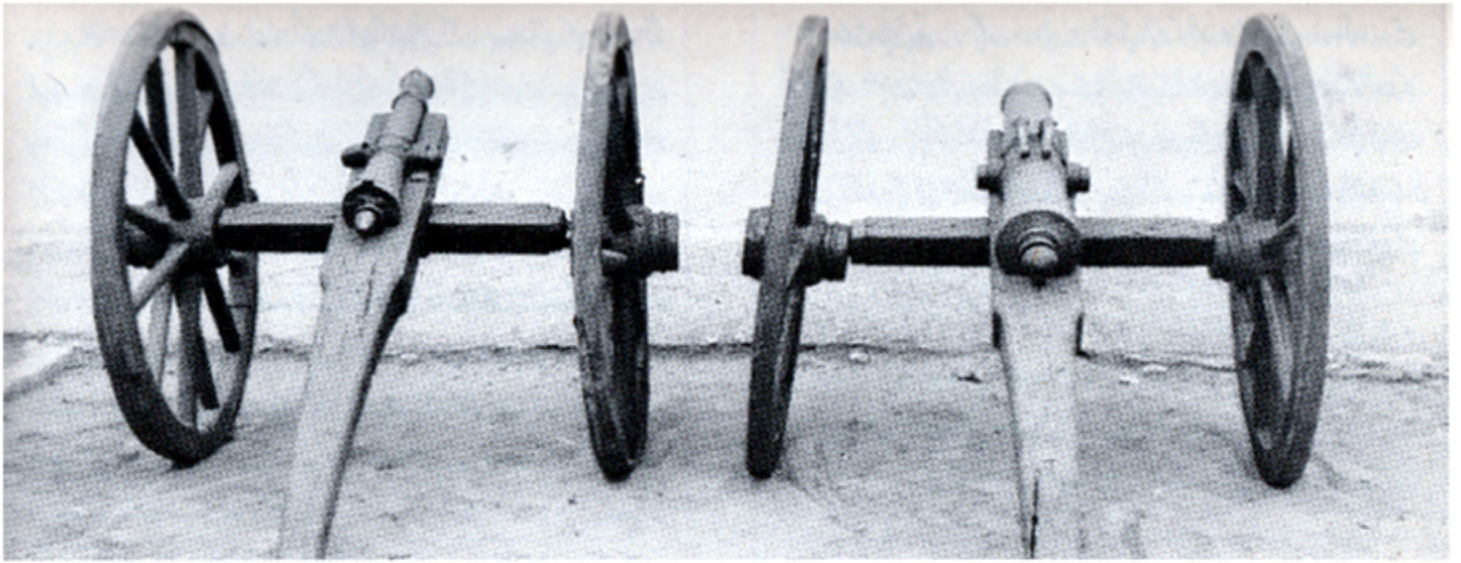
آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ آپ کے دو بھائی اور تین بہنیں شادی شدہ ہیں۔ آپ کی بیوہ کو ۱۲۵/- روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ بچہ جس کی عمر دس سال ہے، دوئم جماعت اور بچی عمر سات سال جماعت اول میں زیر تعلیم ہے۔

لفٹیننٹ انور سعید بٹ ستارۂ جرأت :۔ آپ کی پیدائش کے جلد ہی بعد آپ کے والدین اللہ کو پیارے ہوگئے آپ کی پرورش آپ کی خالہ نے کی ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں تعینات ہونے سے پہلے آپ کی منگنی آپ کی خالہ زاد بہن سے قرار پائی تھی مگر آپ نے آزادئ وطن کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور ہمیشہ کے لئے زندہ و تابندہ ہوکر دنیوی فرائض سے سرخرو ہوئے۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ کا سکاڈرن جیسور میں تھا۔ ہندوستانی افواج نے حملہ کر کے جیسور کے مشرق میں غریب وال کے مقام پر قبضہ کر لیا۔ آپ کو حکم ملا کہ آپ دشمن کے مکتی باہنی دستے کو غریب وال سے نکال کر غریب وال پر قبضہ کریں۔ آپ کے پاس ایک اسکاڈرن تھا جبکہ دشمن کے پاس دو اسکاڈرن ٹینک تھے آپ نے ۱۲ نومبر ۱۹۷۱ء کو صبح ۶-۳۰ بجے حملہ کیا۔ اور دوپہر تک دشمن کا بھاری نقصان کرنے کے بعد غریب وال پر قبضہ کر لیا مگر اس معرکے میں آپ کے بھی بیشتر ٹینک تباہ ہوگئے اور صرف تین ٹینک باقی بچے۔ آپ نے آخری کارروائی میں یہی ٹینک استعمال کئے اور اپنی اور اپنے ساتھیوں کی سلامتی کی کوئی پروا نہ کی۔ آخر ۱۴ نومبر کو بعد دوپہر، غریب وال پر مکمل کنٹرول قائم کرنے کے ساتھ ہی شہید ہوئے۔ اس کے بعد سیکنڈ لفٹیننٹ سالار بیگ نے باقی ماندہ تین ٹینکوں کی کمان سنبھالی۔

سیکنڈ لفٹیننٹ سالار بیگ :۔ لفٹیننٹ انور سعید بٹ کی شہادت کے بعد آپ نے باقی ماندہ تین ٹینکوں کی کمان سنبھالی اور دشمن کی دس گنا طاقت کے باوجود غریب وال پر بدستور قابض رہنے کا فیصلہ کیا۔ رات بھر کوئی کمک نہ پہنچ سکی۔ آخر دشمن کی جوابی کارروائی میں آپ نے بے جگری سے لڑتے ہوئے کھلنا کی طرف پیچھے ہٹنا شروع کیا۔ آپ نے تقریباً تین ہفتے تک اپنے تین ٹینکوں سے دشمن کی بھاری تعداد کو غریب وال اور کھلنا کے درمیان بار بار لڑنے پر مجبور کیا۔ آخر کھلنا کے نزدیک آخری معرکے میں جان جانِ آفریں کے سپرد کی اور وطن کی آن پر قربان ہوگئے۔





ہندوستانی توپ خانہ کی توپیں، سیالکوٹ محاذ



ہندوستانی ٹینک شکن توپ، سیالکوٹ محاذ

متفرّق سکاڈرن





۱۰۱۶۶۳۱ وفعدار نذیر الٰہی :۔ آپ بمقام جنڈو کی تحصیل گجرات میں پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار کا نام فضل الٰہی تھا۔ ابتدائی تعلیم مشن ہائی سکول گجرات میں پائی۔ آپ شروع ہی سے محنتی، جفاکش، ذہین اور روشن دماغ تھے۔ ساتھ ہی اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ کو فوجی زندگی بہت پسند تھی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ آپ نے محنت اور ذہانت سے اعلیٰ تربیت حاصل کی۔ آرمرڈ کور سکول میں ڈی اینڈ ایم انسٹرکیشنز کورس کیا۔ اعلیٰ نتائج پر آپ کو سکول آف آرمر میں انسٹرکٹر رکھ لیا گیا۔ فنی قابلیت کے ساتھ ساتھ آپ اعلیٰ کردار کے مالک تھے۔ آپ نے بہت جلدی ترقی کی۔ آپ قوم کے ایک ہونہار فرزند تھے ۱۹۷۱ء کی جنگ کا آغاز ہوا تو فوراً اپنی رجمنٹ میں پہنچ کر جہاد میں حصہ لیا۔ ۱۵ دسمبر کو آپ نے چھمب جوڑیاں محاذ پر شہادت پائی۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے ایک بچہ رہ گیا ہے بیوہ نے آپ کے بھرتے بھائی محمد یونس سے عقد ثانی کر لیا ہے آپ کے دو بھائی ہیں۔ بڑے بھائی رسالدار غلام نبی آرمرڈ کور میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شہید کے لڑکے محمد اسلم کو ۳۰۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۳۲۱۲۶ سوار علم خاں :۔ آپ ضلع مردان کے قصبہ گڑھی امیں ۱۰ جولائی ۱۹۴۷ء کو پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام میاں خاں تھا۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی۔ فوجی زندگی کا بہت شوق تھا۔ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔ آپ جفاکش اور محنتی تھے اعلیٰ حسن اخلاق و کردار کے مالک تھے۔

آپ نے فوجی تربیت میں بہت دلچسپی اور اچھے نتائج حاصل کئے۔ آپ ایک نڈر سپاہی تھے ۱۹۷۱ء کو پاک وطن کا دفاع کرتے ہوئے ہیڈ سلیمانکی کے مقام پر شہید ہوئے آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔ شہید شادی شدہ نہ تھے آپ کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ بڑے دو بھائی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ بڑی بہن شادی شدہ ہیں۔ باقی زیر تعلیم ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کو ۱۰۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۳۲۱۲۴ سوار عطاء اللہ جان :۔ آپ ضلع پشاور کے قصبہ پتی میں ۱۹۵۲ء کو محمد اسلم خان کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول پتی میں حاصل کی۔ فوجی ملازمت کے شوق میں تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ ابتدائی تربیت کے دوران انتہائی دلجمعی اور محنت سے کام کیا۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آپ ہیڈ سلیمانکی کے محاذ پر اپنے وطن عزیز کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔

آپ غیر شادی شدہ تھے شہید کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ بڑا بھائی شادی شدہ ہے۔ شہید کی والدہ محترمہ کو ۲۰۰ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔

۱۰۳۱۸۶۴ سوار محمد الیاس :۔ آپ ہندوستان کے ایک قصبہ میں ۱۹۴۳ء میں پیدا ہوئے والد بزرگوار کا نام قاسم علی خاں ہے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ میرپور خاص کے قصبہ ٹنڈو جام میں آباد ہوئے ابتدائی تعلیم مقامی سکول سے حاصل کی۔ فوجی زندگی آپ کی آبائی روایت تھی۔ آپ آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب جوڑیاں کے محاذ پر داد شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کو ٹنڈو جام میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے آپ کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ دونوں زیر تعلیم ہیں۔ آپ والدین کے اکلوتے بیٹے تھے بہن بھی کوئی نہیں ہے۔ بیوہ اور بچوں کو مجموعی طور پر ۱۵۵ روپے ماہوار پنشن اور وظائف ملتے ہیں۔ بیوہ آج کل اپنے بھائی کے پاس ریلوے اسٹیشن ٹچیاں میں رہتی ہیں۔

۱۰۳۷۹۴ سوار محمد رفیق :۔ آپ اپریل ۱۹۴۵ء میں بمقام پنڈی گھیب ضلع کیمبلپور میں غلام محمد کے گھر پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مقامی سکول سے حاصل کی۔ فوجی زندگی کا شوق تھا۔ تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔

آپ نے نہایت محنت سے فوجی تربیت حاصل کی۔ آپ ایک دلیر اور جانباز سپاہی تھے۔ ۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب کے محاذ پر داد شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کو اپنے آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

آپ شادی شدہ تھے پسماندگان میں بیوہ اور دو بچے ہیں لڑکی بڑی ہے اور لڑکا چھوٹا۔ دونوں پرائمری سکول میں پڑھتے ہیں۔ شہید کی والدہ محترمہ شہید کی بیوہ کے پاس رہتی ہیں۔ مجموعی طور پر فیملی پنشن ۲۰۰ روپے ماہوار معہ وظائف کے مل رہی ہے۔



حصۂ دوم

غازی

یہ غازی یہ تیرے پُراسرار بندے
جنھیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

میجر جنرل شاہ رفیع عالم ستارۂ جرأت (۲۴ کیولری): آپ یوپی بھارت میں ایک سید گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آزادیٔ وطن کے بعد آپ کا خاندان ہجرت کر کے کراچی میں آباد ہو گیا۔ آپ نے ۱۹۵۱ء میں پروبن آرمی میں کمیشن حاصل کیا۔ ۱۹۶۴ء میں ۲۴ کیولری میں پوسٹ ہوئے اور ایک اسکاڈرن کی کمان سنبھالی۔ آپ ڈویژن اور کور میں جنرل اسٹاف پر رہے ہیں جوانوں اور جوان افسروں میں خاص طور پر ہر دلعزیز ہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بحیثیت میجر (اب لفٹیننٹ کرنل) آصف ڈویژن کے بازو کی حفاظت کر رہے تھے اسوقت میجر شاہ رفیع عالم اس ڈویژن کے بائیں بازو کی حفاظت پر مامور تھے۔ اس سے قبل آپ نے رن کچھ کے محاذ پر اپنی شجاعت اور جواں مردی کا سکہ منوایا تھا۔ آپ کے اسکاڈرن کی رن کچھ میں کامیابیاں زبان زد عام تھیں اور اب بھی ہیں۔ آپ نے ڈویژن کے حملے کے دوران دشمن کے برتر ٹینکوں کا کمال بے جگری سے مقابلہ کیا اور ڈویژن کے حملے کو کامیاب بنانے میں بے مثال جرأت کا مظاہرہ کیا۔ کھیم کرن پر قبضے کے بعد آپ بار بار اپنی کچھاڑ سے نکل کر دشمن پر حملہ آور ہوتے اور کئی میل تک پیش قدمی کر کے اسے جانی اور مالی نقصان پہنچا کر واپس دفاعی لائن میں لوٹ آتے۔ آپ نے ۱۰ ستمبر سے ۱۳ ستمبر تک اس قدر حملے کئے کہ دشمن کے برتر ٹینک آپ کے حملے کے وقت مقابلے کی سکت نہ لا کر توپ خانے کی بے تحاشا فائرنگ کراتے۔ میجر شاہ رفیع عالم نے کبھی ٹینک کا پہیہ لا بند نہ کیا اور دشمن کے لئے اپنے مورچوں سے سر نکالنا محال کر دیا۔ آپ کے حملوں کی بدولت ۱۳ ستمبر تک دشمن کو کھیم کرن میں جوابی کارروائی کی ہمت نہ پڑی۔ اس کے بعد جب دشمن نے کھیم کرن پر پے در پے جوابی کارروائیاں شروع کیں تو آپ نے اس کے بازو پر ہر بار کاری حملے کئے اور دشمن کی کوئی پیش نہ جانے دی۔ ایک حملے میں آپ نے دشمن کی تقریباً ایک بٹالین فوج کا صفایا کیا۔ جرأت و مردانگی کے اس متواتر اور کبھی نہ ختم ہونے والے جذبے کے صلے میں آپ کو ستارۂ جرأت کے اعزاز سے نوازا گیا۔

لیفٹیننٹ کرنل سکندر خان (۲۵ کیولری): آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں رجمنٹ کے سیکنڈ ان کمان تھے۔ ۸ ستمبر کو جب رجمنٹ کے دو اسکاڈرن کمانڈر، میجر (بعد میں بریگیڈیئر) اور میجر (بعد میں لیفٹیننٹ کرنل) رضا خان شدید زخمی ہو گئے تو آپ نے ایک اسکاڈرن کی کمان سنبھالی۔ آپ نے چوبارہ (سیالکوٹ) کی طرف عام حملہ شروع کیا۔ دشمن کی ایک ٹینک رجمنٹ نے آپ کو تین طرف سے گھیر لیا۔ مگر آپ ہم کھانے والے سپاہیوں میں سے نہ تھے۔ آپ نے سامنے اور بائیں جانب بھرپور جوابی کارروائی کی اور دشمن کے گھیرے کو توڑ ڈالا۔ اس معرکے میں آپ نے دشمن کے ۷ ٹینک تباہ کر دیئے۔ اس وقت سے اگلے ۷۲ گھنٹے تک آپ متواتر حملے کرتے رہے حتیٰ کہ دشمن کا زور ٹوٹ گیا اور حالات قابو میں آ گئے۔ اس جرأت اور ثابت قدمی کے لئے آپ کو امتیازی سند عطا کی گئی۔

میجر محمد آفندی (۲۵ کیولری): آپ ۱۰ جون ۱۹۲۹ء کو کوئٹہ میں پیدا ہوئے آپ نے سینٹ فرانسس گرامر سکول کوئٹہ سے سینئر کیمبرج کیا۔ اور ۲۲ ستمبر ۱۹۵۳ء کو کمشن پا کر ۱۰ لانسرز میں پوسٹ ہوئے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ۲۵ کیولری میں تھے۔

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن کے ٹینک ڈویژن کی ہراول رجمنٹ نے خلورہ کے نزدیک اہم روڈ جنکشن پر قبضہ کرنے کے لئے پیش قدمی کی۔ میجر آفندی نے جو اس روڈ جنکشن کے دفاع کیلئے متعین تھے، آگے بڑھ کر دشمن کے خلاف جوابی کارروائی کی۔ آپ کے حملے کا منصوبہ اور ترتیب کچھ اس قدر موثر اور دلیرانہ تھی کہ دشمن کی پوری رجمنٹ آپ کے اسکاڈرن کے سامنے رک گئی اور مزید پیشقدمی کی جرأت نہ کر سکی۔ بعد میں دوسرے مرحلے میں آپ نے ایک اور بھرپور حملہ کیا اور دشمن کی اس رجمنٹ کو دفاعی لائن سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ آپ کو اس شاندار کامیاب کارروائی کے صلے میں امتیازی سند سے نوازا گیا۔

کرنل ناصر عباس (۲۴ کیولری): آپ ۱۹۶۲ء میں ۱۹ لانسرز سے ۲۴ کیولری میں پوسٹ ہوئے آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کھیم کرن کے محاذ پر کئی خونریز معرکوں میں بڑی بے جگری اور جرأت و جوانمردی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا۔

آپ نے کئی بار اپنی جوابی کارروائیوں سے اپنے اسکاڈرن اور رجمنٹ کو بڑے بڑے مشکل مرحلوں میں کمک پہنچائی اور کامیابی کا سبب بنے۔ آپ کو جنگی اعزاز عطا کیا گیا۔



برگیڈیئر محمد احمد ستارۂ جرأت :۔ آپ ۱۵ مئی ۱۹۲۹ء کو کانپور (بھارت) میں پیدا ہوئے آپ نے ابتدائی تعلیم سینٹ جوزف سکول لکھنؤ میں حاصل کی اور بعد میں گورنمنٹ کالج الہ آباد یونیورسٹی الہ آباد میں زیرِ تعلیم رہے۔ آپ جنوری ۱۹۴۷ء میں پاک فوج میں داخل ہوئے۔ اور ۴ فروری ۱۹۵۰ء کو گائیڈز کیولری میں کمیشن حاصل کیا ۱۹۶۲ء میں ۵ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ نے چونڈہ کے محاذ پر اپنے سکاڈرن کے ساتھ دشمن کے آرمرڈ ڈویژن کے ہراول دستوں کے خلاف جوابی کارروائی شروع کی آپ پیش قدمی کرتے ہوئے اندر تک دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ اس اثنا میں آپ کے ٹینک پر براہ راست دشمن کا ایک گولہ آ کر گرا۔ آپ کا ٹینک تباہ ہو گیا مگر آپ نے اس ٹینک سے نکل کر ایک دوسرے ٹینک سے سکاڈرن کی کمان سنبھال لی اور حملہ جاری رکھا۔ پے در پے دن کے خونریز معرکے کے بعد آپ کا ٹینک بعد دوپہر دشمن کے ایک اور گولے کا شکار ہو گیا۔ آپ کو بہم بُری طرح جل گیا اور آپ شدید زخمی ہو گئے۔ آپ کو آپ کی جرأت، مولسانہ ہی اور ثابت قدمی کے اعتراف کے طور پر ستارۂ جرأت کا اعزاز بخشا گیا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد آپ نے ۵ کیولری کو دو سال کمانڈ کیا۔ ۱۹۶۹ء - ۱۹۷۰ء میں کمان کیا۔ آپ نیشنل ڈیفنس کالج اور اسٹاف کالج میں استاد رہے۔ بعد میں یکے بعد دیگرے دو آرمرڈ بریگیڈوں کو کمان کیا۔

۱۹۸۰ء میں آپ بریگیڈیئر کے عہدہ پر فائز تھے کہ ۲۰ سال کی بہترین فوجی زندگی کے بعد ریٹائر ہوئے آج کل آپ لاہور میں پنجاب اربن ٹرانسپورٹ کے ڈائریکٹر ہیں۔



بریگیڈیئر نثار احمد خان ستارۂ جرأت :۔ آپ ۲۸ مارچ ۱۹۲۰ء کو بستی پٹھاناں ریاست پٹیالہ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم ہندو کالج پٹیالہ سے حاصل کی۔ آپ پنجاب یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں۔ آپ نے ابتدائی فوجی تربیت انڈین ملٹری اکیڈیمی میں حاصل کی اور ۹ مارچ ۱۹۴۲ء کو پٹیالہ لانسرز میں کمیشن حاصل کیا۔ جنگ عظیم دوم کے دوران اس رجمنٹ میں رہ کر ہندوستان، مشرق وسطیٰ اور فلسطین میں عسکری خدمات انجام دیں۔ آزادی وطن کے بعد آپ پاکستان تشریف لائے اور اگست ۱۹۴۸ء میں پروین ہارس میں پوسٹ ہوئے۔ بعد میں آپ نے ۲۵ کیولری کی کمان سنبھالی ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے ۲۵ کیولری کو اپنی جنگی مہارت اور فن سپہ گری سے شاندار کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔ چونڈہ کے محاذ پر آپ کی رجمنٹ نے حملہ آور انڈین آرمرڈ ڈویژن کے خلاف ایسی موثر اور جارحانہ کارروائی کی کہ پہلے مرحلے میں دشمن کی کارروائی کو روک دیا اور دوسرے مرحلے میں اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ آپ کی قیادت میں رجمنٹ کے بیشتر افراد نے غیر معمولی بہادری اور جوانمردی کے کارنامے سرانجام دیئے اور اعلیٰ سے اعلیٰ جنگی اعزازات کے اہل قرار پائے۔ آپ کو ان کارناموں کے صلے میں ستارۂ جرأت کا جنگی اعزاز ملا اور بعد میں ستارۂ قائداعظم سے نوازے گئے۔ اگست ۱۹۸۰ء میں بریگیڈیئر بن کر ریٹائر ہوئے آج کل آپ آرمی ویلفیئر ٹرسٹ میں ڈائریکٹر انڈسٹریز کے عہدہ پر فائز ہیں۔





لفٹیننٹ کرنل رضا خان ستارۂ جرأت ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ پر آپ ۲۵ کیولری کے ایک اسکاڈرن کی کمان کر رہے تھے۔ ۸ ستمبر کو آپ کو پنجاب رجمنٹ کی ایک کمپنی بھی دی گئی اور گنڈہ گور کے مقام پر جوابی حملے کا حکم ملا۔ آپ نے حملے کا بہترین منصوبہ بنایا اور اپنے اسکاڈرن اور کمپنی کی مدد سے اس برق رفتاری اور سرعت کے ساتھ دشمن پر حملہ کیا کہ دشمن بوکھلا اٹھا۔ صرف ایک دن کی لڑائی میں دشمن کا بہترین مورچہ میجر رضا کے قبضے میں تھا۔ اس خونریز معرکے میں میجر رضا شدید زخمی ہوئے۔ اور آپ کو سیالکوٹ ملٹری ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ اس بہادری اور جرأت مندی پر آپ کو ستارۂ جرأت کا جنگی اعزاز دیا گیا۔

میجر احسان اللہ خاں ستارۂ جرأت (بار کیولری): آپ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو مقام تھانہ ملاکنڈ ایجنسی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے کیڈٹ کالج حسن ابدال سے الیف اے کیا اور پاکستان ملٹری اکیڈمی میں بنیادی تربیت کے لئے چلے گئے۔ ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء میں آپ نے کمیشن حاصل کیا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ۲۰ کیولری میں کیپٹن کرن کے محاذ پر مامور تھے۔ ۱۰ ستمبر کو جب ۲۰ کیولری نے کھیم کرن سے آگے حملے کا آغاز کیا تو آپ رجمنٹ کے ہراول دستے میں تھے۔ آپ نے بہادری اور جرأت کے کئی کارنامے سرانجام دیئے۔ آپ مسلسل جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرنے پر ستارۂ جرأت عطا کیا گیا۔



رسالدار عبدالرحمٰن ستارۂ جرأت (۶ لانسرز): آپ چلہ مرلگاں ضلع راولپنڈی میں ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۴۲ء میں میٹرک پاس کیا اور ۱۰ جون ۱۹۴۳ء کو فوج میں شمولیت اختیار کی۔ آزادیٔ وطن کے بعد آپ ۶ لانسرز میں پوسٹ ہوئے۔ جون ۱۹۵۷ء میں آنریری کیپٹن کا عہدہ پانے کے بعد ریٹائر ہوئے۔

آپ نے کھیم کرن، ٹوہانہ اور اسل اتر پر حملوں کے دوران بے مثال جرأت کے مظاہرے کئے۔ ۹ ستمبر کو اسل اتر پر صرف ایک ٹروپ سے حملہ کر کے دشمن کے دانت کھٹے کر دئے۔ ۲۱ ستمبر کو ۵ فرنٹیئر فورس رجمنٹ کی ایک کمپنی کے ہمراہ صرف ڈوگئیوں سے اسل اتر کی سڑک پر ایک اہم مقام پر بھرپور حملہ کیا۔ دشمن کی تعداد اندازے سے زیادہ نکلی مگر آپ نے کمپنی کے ہمراہ بڑی بے جگری سے حملہ جاری رکھا اور کامیاب ہوئے مگر اسی حملہ میں آپ شدید زخمی ہوئے۔ آپ کی بہادری جرأت مندی اور فرض شناسی کے صلے میں آپ کو ستارۂ جرأت کا جنگی اعزاز دیا۔



۹۰۴ رسالدار ریاض الحسن ستارۂ جرأت :۔ آپ موضع موہرہ شہر تحصیل گوجرخان میں پیدا ہوئے۔ ساتویں جماعت تک اپنے گاؤں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۱ اگست ۱۹۴۱ء میں فوج میں داخل ہوئے۔ آزادیٔ وطن کے بعد پاکستان آرمرڈ کور میں ملازمت جاری رکھی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ جونڈہ کے محاذ پر دادِ شجاعت دیتے رہے اور اپنے شاندار کارنامول سے اپنے اسکاڈرن کا نام اونچا کرتے رہے۔ ۱۹ ستمبر کو دشمن نے ابتدائی ناکامی کے بعد ۴۸ کیولری کی پوزیشن پر بھرپور حملہ کیا۔ اس حملے کا سب سے زیادہ زور رسالدار ریاض الحسن کے چھوٹے سے ٹروپ پر پڑا۔ آپ تمام دن دشمن کے سامنے ڈٹ کر لڑتے رہے اور دشمن ان کی پوزیشن سے سر ٹکرا ٹکرا کر تنگ آگیا۔ آپ نے دشمن کے چار ٹینک تباہ کئے اور اپنا کوئی نقصان نہیں ہونے دیا۔ آخر آپ کا ٹینک دلدل میں پھنس گیا۔ مگر آپ نے اس جگہ سے دشمن پر فائر جاری رکھا۔ آپ نے تمام دن اور رات اس جگہ سے دشمن کا مقابلہ کیا اور دشمن کو ایک انچ آگے نہ بڑھنے دیا۔ دوسرے دن صبح آپ کے لئے کمک پہنچ گئی۔ اور اس طرح اس مقام پر دشمن کو بھاری شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس جوانمردی اور بہادری کے فقید المثال کارنامے پر آپ کو ستارۂ جرأت ملا۔ آپ پاکستان آرمی کے ان چند سرداروں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی حسن کارکردگی سے اس قدر بڑا اعزاز پایا۔ آپ بعد میں رسالدار ریٹائر ہوئے۔





دفعدار علی اکبر تمغۂ جرأت (۶ لانسرز) : آپ ۱۹۲۰ء میں جنگی جلال تحصیل گوجر خاں، ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ نے ۱۹۴۰ء کو آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔ ابتدائی تربیت کے بعد ۶ لانسرز میں اپوسٹ ہوئے۔ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں داد شجاعت دینے کے بعد مئی ۱۹۷۶ء میں رسالدار کے عہدے پر ۶ لانسرز سے ہی ریٹائر ہوئے۔

کرنل صاحب زادگل کے ساتھ، ۸ ستمبر کو کھیم کرن پر حملہ کیا۔ آپ نے نہایت تیزی کے ساتھ کمانڈنگ آفیسر کے حکم کے مطابق دشمن کے عقب میں جا کر، دشمن کے پیچھے ہٹنے کے راستہ کو مسدود کر دیا۔ اس کے بعد ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ نے ڈھول کے مقام پر ہر قسم کے مخالفانہ اقدامات کو بالائے طاق رکھ کر دشمن کی وڈ ٹینک سکن توپوں پر اس شدت سے حملہ کیا کہ دشمن اپنی کمک روانہ کرنے کے باوجود دونوں ٹینک سکن توپ تباہ کر دیئے۔ اس کے تھوڑی ہی دیر بعد دشمن نے اس جگہ پر قبضہ کرنے کے لئے سپیشرین ٹینکوں سے جوابی حملہ کیا آپ نے اپنی دفاعی لائن سے آگے بڑھ کر دشمن کو روکا اور اس کے وڈ ٹینک تباہ کر دیئے لیکن دشمن کے ٹینک زیادہ تھے، جلد ہی آپ نے اپنے آپ کو دشمن کے ٹینکوں کے گھیرے میں پایا۔ آپ نے گھیرا توڑنے کی ناکام کوشش کی اور قیدی بنا لئے گئے مگر آپ قفس میں بند رہنے والے سپاہیوں میں سے نہ تھے۔ آپ نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے میدان جنگ میں ہی دشمن کی قید سے چھٹکارا حاصل کیا اور واپس اپنی دفاعی لائن میں پہنچ گئے اور پھر سے دشمن کے خلاف برسرپیکار ہو گئے۔ اس بہادری اور فرض شناسی کے عوض آپ کو تمغۂ جرأت ملا۔

آپ آج کل رسالدار ہیں۔

لانس دفعدار نور محمد تمغۂ جرأت (۶ لانسرز) آپ ۱۰ نومبر ۱۹۳۰ء کو کنڈن ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مڈل کا امتحان ڈسٹرکٹ بورڈ سکول کنڈن سے پاس کیا اور ۱۹ نومبر ۱۹۵۶ء کو آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔ آج کل آپ رسالدار ہیں اور ہنوز ۶ لانسرز میں ہیں۔

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اسل اتر پر حملے کے دوران آپ ایک ٹینک ٹرپ کی کمان کر رہے تھے۔ یہ ایک ایسا فرض تھا جو ان کے عہدہ کی ذمہ داریوں سے کہیں زیادہ تھا۔ اس معرکہ میں آپ کو دشمن کے ٹینکوں نے گھیرے میں لے لیا اور ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا۔ آپ نے نہ صرف ہتھیار ڈالنے سے صاف انکار کر دیا بلکہ تمام مخالفانہ اقدامات کو بالائے طاق رکھ کر زبردست جوابی کارروائی کی۔ دشمن اس کی دلیری اور جرأت مندی سے دنگ رہ گیا۔ اس سے پہلے کہ دشمن سنبھل کر اپنے گھیرے کو مضبوط کرتا آپ گھیرا توڑ چکے تھے۔ آپ نے بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے نئی دفاعی لائن قائم کی اور دشمن کے عزائم خاک میں ملا دیئے۔ اس عاجز دفاعی اور جرأت کے صلے میں آپ نے تمغۂ جرأت کا اعزاز حاصل کیا۔



۱۱۵۶۱ الائنس نمبر دفعدار محمد اسلم تمغہ جرأت : آپ ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ پانچ جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے ۱۶ مئی ۱۹۶۲ء کو پاکستان آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔ اور ۲۵ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے نہایت ثابت قدمی کے ساتھ دشمن کے کئی حملوں کا مقابلہ کیا اور اُسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ جب دشمن پسپا ہونے پر مجبور ہو گیا تو آپ نے جوابی کارروائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور ٹینک کمانڈر کی حیثیت سے نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔

۱۰ ستمبر کے حملے میں دشمن نے گدگور پر خونریز حملے کے بعد قبضہ کر لیا۔ پہلا ٹینک اس حملے میں دشمن کے نرغے میں پھنس گیا۔ بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آئی لیکن آپ نے اپنے ٹینک کے عملے کی ہمت بڑھائی اور ٹینک کو ایک محفوظ جگہ پر پہنچا دیا۔ بعد میں جب رجمنٹ نے جوابی کارروائی کر کے گدگور پر دوبارہ قبضہ کیا تو آپ نے دشمن پر کاری ضربیں لگائیں اور اس طرح اپنی کمزوری کو مضبوطی میں بدل دیا۔ اس تمام عرصے میں ثابت قدم رہنے، اپنے حلے کی حفاظت کرنے اور دشمن کی جنگی چال کو ناکام بنانے کے صلے میں آپکو تمغہ جرأت عطا ہوا آپ آج کل رسالدار ہیں۔



۱۵۷۹ رسالدار غفور اللہ (۲۶ کیولری) : آپ ۱۹۶۹ء میں ۱۵ لانسرز سے ۲۶ کیولری میں آئے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ سے کچھ عرصہ قبل آپ نائب رسالدار بنے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں رجمنٹ کے انٹیلیجنس افسر تھے۔ دوران جنگ آپ نے اپنے کمانڈنگ آفیسر کے ساتھ ہر خطرے کا جرأت اور بہادری سے مقابلہ کیا۔ حکام بالا سے احکام لینا، رجمنٹ کو ان احکام سے باخبر رکھنا اور میدان جنگ کی ہر وقت کی صورتحال سے کمانڈنگ آفیسر کو مطلع رکھنا آپ کے فرائض میں شامل تھا۔ آپ نے یہ فرائض نہایت خوبی اور اعلیٰ اہلیت کے ساتھ سرانجام دیئے۔ ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو سکھ تاؤ کے علاقہ چھب سیکٹر میں رجمنٹ کی ایک نہایت قلیل تعداد پر دشمن نے بے پناہ طاقت کے ساتھ بھرپور حملہ کر دیا۔ اس وقت آپ نے جوش و جذبہ کے ساتھ اپنی جیپ کو چھوڑا اور ایک ٹینک کی کمان سنبھال لی اور دشمن پر زبردست جوابی کارروائی کی۔ رجمنٹ کے لئے یہ نہایت ہی نازک موقع تھا کیونکہ رجمنٹ کا بیشتر حصہ ابھی اس اہم مقام پر نہ پہنچا تھا۔ دشمن کی کامیابی کا مطلب یہ ہوتا کہ رجمنٹ کو تدریجی تباہی کا سامنا کرنا پڑتا لیکن نائب رسالدار غفور اللہ نے کمال مہارت کے ساتھ اپنے ٹینک اور دوسرے موجود ٹینکوں اور ہتھیاروں سے تاک تاک کر ایسے حملے کئے کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے اور اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس جرأت و جوانمردی کے صلے میں آپ کو امتیازی سند کے اعزاز سے نوازا گیا۔

آج کل آپ رسالدار ہیں اور رجمنٹ کے سگنل افسر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔





۱۰۲۲۳۹۹ سوار محمد حسین تمغہ جرأت گائیڈز کیولری: آپ ۳۰ اگست ۱۹۵۰ء کو چک نمبر ۱۱۳، ۱۱ ایل تحصیل ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے فوج میں شرکت اختیار کی اور گائیڈز کیولری میں پوسٹ ہوئے۔ آپ نے اپنی سروس کے دوران اپنی بہادری، جرأت اور فرض شناسی کے سبب غیر معمولی ترقی کی۔ ہر سال کے قلیل عرصہ میں سوار سے دفعدار بن گئے۔ آج کل آپ پاکستان ملٹری اکیڈیمی کاکول میں ڈرل کے استاد ہیں۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ اپنے اسکاڈرن کے ساتھ ٹینک ٹرین پر میدانِ جنگ میں پہنچنے کے لئے سفر کر رہے تھے۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جب آپ کی ٹرین دھرکی ریلوے سٹیشن کے پاس پہنچی تو دشمن نے ہوائی حملہ کر دیا۔ آپ پیشہ ورانہ لحاظ سے ڈرائیور تھے لیکن جونہی حملہ شروع ہوا آپ نے فوراً ایک مشین گن سنبھال لی اور دشمن کے جہازوں پر جوابی کارروائی کر دی۔ جب آپ کا ایمونیشن ختم ہو گیا تو آپ نے چلتی گاڑی سے بھاگ کر دوسرے ٹینک سے ایمونیشن نکالا اور دشمن پر فائر جاری رکھا۔ اتنی دیر میں کئی ٹینکوں کو آگ لگ چکی تھی۔ جب گاڑی کھڑی کر دی گئی۔ تو آپ نے سب سے پہلے اپنے ٹینک کو دائرے کی شکل میں گھما کر ۳۰ فٹ کی گہرائی پر صحیح سلامت ٹرین سے نیچے گرا دیا۔ اس کے بعد دو اور جلتے ہوئے ٹینکوں کو اسی طرح ٹرین سے نیچے پھینکا۔ ایک ٹینک نیچے گرتے وقت الٹ گیا۔ آپ نے بغیر کسی گھبراہٹ کے جلتے ہوئے ٹینک سے اپنے آپ کو نکالا اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے اسے سیدھا کیا اور محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ آپ کی حاضر دماغی، جرأت اور دلیری سے اسکاڈرن کے تین بیش قیمت ٹینک صحیح سلامت محفوظ جگہ پر پہنچ گئے۔ آپ کو اس مردانہ وار کارروائی کے صلہ میں تمغہ جرأت کے بیش اعزاز سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ سوار سے لانس دفعدار کے عہدہ پر فوری ترقی دی گئی۔

۵۶۶۷ ایل دفعدار محمد حیات (۲۶ کیولری): آپ ۱۹۶۰ء میں گائیڈز کیولری سے ۲۶ کیولری میں تشریف لائے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ ریکوری ٹروپ میں ایک ریکوری گاڑی کے انچارج تھے۔ چھمب جوڑیاں محاذ پر دشمن کو منڈا بائی رنج کے علاقے میں بڑی شکست ہوئی تو وہ اپنے وڈ ٹینک ٹی۔ ۵۵ (جدید ترین روسی ساختہ) منڈا بائی رنج پر ہی چھوڑ گیا۔ یہ دونوں ٹینک بیٹریاں ناکارہ ہو جانے کی وجہ سے اور ہوا کے سلنڈر خالی ہونے کی بنا پر اسٹارٹ نہ ہو سکتے تھے۔ چنانچہ دشمن نے علاقے کو خالی کرنے سے پہلے ان ٹینکوں کے گرد بارودی سرنگیں بچھا دیں۔ نئی پوزیشن میں پہنچ کر دشمن نے اپنے ان ٹینکوں پر ٹینک شکن توپوں اور راکٹوں سے فائر کیا تاکہ یہ ٹینک قابلِ استعمال حالت میں ہمارے ہاتھ نہ چڑھ جائیں۔ لیکن ہماری خوش قسمتی سے دشمن اپنی تمام تر کوشش کے باوجود ان ٹینکوں کو برباد نہ کر سکا۔ چنانچہ ۱۰ دسمبر کو میجر راجہ محمد اشرف کے تدبیراتی پرگنگا کے مطابق محمد حیات کو حکم دیا گیا کہ وہ دشمن کے ان ٹینکوں کو کھینچ کر اپنی صفوں میں لے آئے۔ محمد حیات نے جوانمردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کی آنکھوں کے سامنے برستی آگ میں ان ٹینکوں کو یکے بعد دیگرے اپنی ریکوری سے کھینچا اور اپنی صفوں میں لے آئے۔ بعد میں یہ ٹینک دشمن کے خلاف جوابی کارروائی میں استعمال کئے گئے اور مجنٹ کا حصہ بن گئے۔

اس جرأت مندانہ اقدام پر آپ کو امتیازی سند کا اعزاز ملا۔ آپ آج کل دفعدار ہیں۔



۱۰۱۱۹۰ نائب رسالدار عطا محمد تمغۂ جرأت (۲۵ کیولری) آپ پٹھان کی منسلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ چھٹی جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد، ۲۰ اگست ۱۹۵۱ء کو پاکستان آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔

آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بڑی بے جگری سے کئی معرکوں میں حصہ لیا اور اپنے ساتھیوں کی تحسین حاصل کی۔ ۸ ستمبر کو ایک سحر پور حملے میں آپ کا ٹینک دشمن کے ٹینکوں کے نرغے میں آگیا۔ آپ نے کسی گھبراہٹ کے بغیر پہلو بدل بدل کر اکیلے ٹینک سے دشمن کے گھیرے میں لینے والے ٹینکوں پر جوابی کارروائیاں کیں جن کے دشمن کے چار ٹینک تباہ کر دیئے اور اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ اس جرأت اور بہادری کے اعتراف کے طور پر آپ کو تمغۂ جرأت سے نوازا گیا۔



نائب رسالدار غضنفر خاں تمغۂ جرأت (۲۵ کیولری) آپ بتھام میرا ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے آرمرڈ کور میں ۱۰ اگست ۱۹۵۱ء کو شرکت اختیار کی۔

آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں اپنے ٹینک کی کمان میں بہترین کارنامے انجام دیئے۔ آپ نہایت جری اور بہادر انسان ہیں۔ کئی موقعوں پر آپ نے اپنے دماغ سے سوچے ہوئے منصوبوں سے دشمن کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ آپ کا ایک کارنامہ تو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا ۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چونڈہ کے محاذ پر آپ چپکے سے دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ ۲۵ کیولری کے خلاف دشمن کی ۱۷ پونا ہارس تھی۔ آپ نے اندر جاکر ۱۷ پونا ہارس کے کمانڈنگ آفیسر کا ٹینک اسٹیڈ کیا۔ اور بھگا کر اپنی صفوں میں لے آئے۔ اس ٹینک سے بہت کارآمد اور جنگی اہمیت کے حامل کاغذات بھی برآمد ہوئے۔ اس مردانہ وار کارروائی میں اس مردِ مجاہد کی ظرافت کا پہلو بھی ملاحظہ فرمایئے۔ آپ کو اس بہادری کے صلہ میں تمغۂ جرأت کا اعزاز ملا۔



۱۰۲۷۸۷۳ لانس نائیک محمد حسین ۲۰ کیولری: آپ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ۸ کیولری کے بی اسکاڈرن میں گنر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ۸ ستمبر کو جب دشمن نے چھمب کے مشرق سے ایک بھرپور حملہ کیا تو آپ نے اپنی حسن کارکردگی اور تحمل و بردباری سے یکے بعد دیگرے دشمن کے تین ٹینک برباد کئے۔ آپ کی اس کارکردگی کے صلے میں آپ کو امتیازی سند سے نوازا گیا۔ آپ آج کل لانس نائیک ہیں۔



۱۰۲۷۵۴۵ اے ایل ڈی عبدالغفور تمغہ جرأت ۲۰ کیولری: ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ۲۰ کیولری کے ایڈجوٹنٹ کے ڈرائیور آپریٹر تھے۔ ۸ ستمبر کی صبح کو اے اسکاڈرن منڈیالہ رنج پر اپنی دفاعی پوزیشن درست کر رہا تھا کہ تقریباً دس بجے دشمن کے چار ٹینک طیاروں نے اس اسکاڈرن پر حملہ شروع کر دیا۔ یونٹ کا ہیڈ کوارٹر اس اسکاڈرن سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اے اسکاڈرن کی طیارہ شکن توپوں کی فائرنگ کی تاب نہ لا کر دشمن نے حملے کا رخ یونٹ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف موڑ دیا۔ اس وقت یونٹ ہیڈ کوارٹر میں باقی طیارہ شکن توپیں نہیں پہنچی تھیں۔ صرف عبدالغفور کی جیپ پر زمینی مار کرنے والی ایک مشین گن تھی۔ آپ نے جب دشمن کے چار طیاروں کو حملہ کرتے دیکھا تو آپ نے اسی مشین گن کا رخ دشمن کے ہوائی جہازوں کی طرف موڑ دیا اور جوابی کارروائی شروع کر دی۔ اس نڈر سپاہی نے اپنے ہتھیار کی کمزوری کو اپنے حوصلے اور ہمت سے مضبوطی میں بدل دیا۔ اور جلد ہی دشمن کا ایک طیارہ مار گرایا۔ اس طیارے کے گرتے ہی دشمن نے محسوس کیا کہ شاید یہاں بھی طیارہ شکن توپیں موجود ہیں۔ چنانچہ باقی تین طیارے فوری طور پر حملہ ختم کر کے واپس چلے گئے اور اس کے بعد اس علاقے کا رخ نہیں کیا۔ آپ کے اس جرأت مندانہ اقدام پر آپ کو تمغہ جرأت عطا کیا گیا۔ آپ آج کل اے ایل ڈی ہیں۔



۱۰۱۱۶۶۳ لانسی دفعدار داب گل تمغۂ جرأت :۔ آپ بمقام میرزوئی ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ آٹھویں جماعت ۔ میم حاصل کرنے کے بعد آپ ۱۶ جنوری ۱۹۶۲ء کو پاکستان آرمرڈ کور میں شامل ہو گئے۔ اور ۵ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے چونڈہ کے محاذ پر قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ آپ کے کمی معرکے زبان زد عام ہیں۔ آپ نے جنگ کے پہلے دو دنوں میں ہی اپنی بہادری اور جرأت کا سکہ منوالیا۔ آپ نمبر کر ٹینک ڈرائیور تھے۔ دشمن کے ایک بھرپور حملے میں آپ کا ٹینک تباہ ہو گیا اور ٹینک کمانڈر شدید زخمی۔ آپ نے اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے ٹینک کمانڈر کو ٹینک سے نکالا اور دشمنوں کے ٹینکوں اور توپ خانے کی گولہ باری سے گزر کر اسے ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ میدان جنگ میں دوستی اور بھائی چارے کی یہ بہترین مثال تھی۔ آپ نے تمغۂ جرأت کا اعزاز حاصل کیا۔



۱۰۱۵۰۵ دفعدار ایران گل تمغۂ جرأت :۔ آپ شاخیل تحصیل کرک ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مڈل جماعت تک تعلیم حاصل کی اور ۲۰ نومبر ۱۹۵۶ء کو آرمرڈ کور میں بھرتی ہو گئے۔ ۱۹۶۲ء میں ۲۵ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے چونڈہ کے محاذ پر جرأت و شجاعت کے جوہر دکھائے۔ ۱۸ ستمبر کو آپ خاموشی سے دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور ۱۰ پرنا ہارس کا ایک سنچورین ٹینک چلا کر اپنی صفوں میں لے آئے۔ اس ٹینک سے جنگی اہمیت کے کئی کاغذات برآمد ہوئے۔ اس مردانہ وار کارروائی پر آپ کو تمغۂ جرأت کا اعزاز ملا۔ بعد میں آپ دفعدار ریٹائر ہوئے۔

لفٹیننٹ کرنل نذر حسین ستارۂ جرأت (۲۳ کیولری)۔ آپ، ستمبر ۱۹۲۰ء کو سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے، ستمبر ۱۹۴۳ء کو انڈین آرمرڈ کور میں ملازمت اختیار کی اور ۴ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو دلسرائے کمیشن حاصل کیا۔ ۵ جولائی ۱۹۴۹ء کو آپ کو پاکستان آرمرڈ کور میں کمیشن ملا اور آپ ۱۹ لانسرز میں پوسٹ ہوئے۔ جون ۱۹۶۲ء میں آپ ۲۳ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔ بحیثیت لفٹیننٹ کرنل ریٹائر ہوئے۔

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن نے نہایت مکاری کے ساتھ بغیر اعلان جنگ کے لاہور کے محاذ پر حملہ کر کے بی آر بی نہر کے مشرقی کنارے پر قبضہ کر لیا۔ آپ اس وقت ۲۳ کیولری کے لئے اسکاؤٹس کی کمان کر رہے تھے۔ آپ کو حکم ملا کہ دشمن پر شمالی سائیفن کے علاقے سے حملہ کر کے مشرقی کنارے کے اس حصہ پر قبضہ کریں۔ دشمن نے اس جگہ کا نہایت مضبوطی سے دفاع کر رکھا تھا اور دوسرے ہتھیاروں کے علاوہ بارودی سرنگیں اور ٹینک شکن ہتھیار کثرت سے موجود تھے۔ آپ نے ایک نہایت ہی تنگ راستے پر چل کر اپنے ٹینکوں کی مدد سے دشمن کے مورچوں کو تہس نہس کر دیا۔

۹ ستمبر کو آپ کو حکم ملا کہ جی ٹی روڈ کو کھولنے کے لئے مانانوالہ کے دیہات پر قبضہ کریں۔ جونہی آپ نے ان دیہات کی طرف پیش قدمی شروع کی آپ پر دشمن کے ٹینک اور ٹینک شکن توپوں کا بیک وقت فائر آیا۔ ان حالات میں آپ نے کمر سی کیا کہ دائیں یا بائیں جانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ آپ نے اپنی جان کو داؤ پر لگایا اور عین سامنے سے برق رفتاری کے ساتھ دشمن پر حملہ کر دیا۔ دشمن اس قسم کی کارروائی کے لئے ہرگز تیار نہیں تھا۔ آپ نے فوراً ہی دشمن کے مورچوں پر قبضہ کر لیا اور جی ٹی روڈ کو کھول دیا۔ آپ نے ذاتی شجاعت و مردانگی کی بہترین مثالیں قائم کیں۔ اس کے صلے میں آپ کو ستارۂ جرأت سے نوازا گیا۔

لفٹیننٹ کرنل محمد آصف حسین خان ستارۂ جرأت (۲ کیولری)۔ آپ ایک زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ۱۵ لانسرز میں ۱۹۵۳ء میں کمیشن حاصل کیا اور ۱۹۵۵ء میں ۲ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔ آج کل آپ نیشنل کیڈٹ کور میں ہیں۔ دورانِ جنگ آپ میجر تھے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ۲ کیولری کے اے سکاڈرن کی کمان کر رہے تھے۔ کھیم کرن پر حملے کے دوران آپ کو ڈویژن کے بائیں بازو کی حفاظت پر مامور کیا گیا۔ روہی نالہ کے پار مست گڑھ کی طرف سے دشمن نے آپ پر پے در پے حملے کر کے ڈویژن کے کھیم کرن پر حملے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی مگر آپ نے ہر حملے کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور دشمن کو اپنے عزائم میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ ہر حملے میں نہ صرف دشمن کے ٹینکوں کی تعداد زیادہ ہوتی بلکہ دشمن کے پاس جو ٹینک تھے وہ میجر آصف کے ٹینکوں سے کہیں بہتر اور دور تک مار کرنے والی توپ سے مسلح تھے لیکن میجر آصف نے ان کی اس برتری کو اپنی بہتر جنگی چالوں اور مردانہ وار جوابی کارروائیوں سے کسی طور اپنے اوپر اثر انداز نہ ہونے دیا۔ آپ نے دشمن کا جانی اور مالی نقصان کر کے ڈویژن کے محاذ آور دستوں سے بہت دور رکھا حتیٰ کہ ڈویژن نے کھیم کرن پر اپنے پلان کے مطابق کامیابی سے حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ اس پیہم بہادری اور حوصلہ مندی کے صلے میں آپ نے ستارۂ جرأت کا اعزاز پایا۔



لفٹیننٹ کرنل سمیع الدین احمد (۲۴ کیولری) آپ ۱۹۶۲ء میں ۱۹ لانسرز سے تبدیل ہو کر ۲۴ کیولری میں تشریف لائے۔ آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کیم کرن کے محاذ پر بہادری اور جوانمردی کے کئی کارنامے سرانجام دیئے۔ چیچہ گاؤں کے خلاف آپ کی کارروائی ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ اس محاذ پر جب آپ کے صرف ۴ ٹینک باقی رہ گئے تو آپ نے پھر بھی ہمت نہ ہاری اور کارروائی جاری رکھی یہاں تک کہ لڑتے لڑتے آپ کے صرف دو ٹینک باقی بچے لیکن آپ نے تکمیل مشن تک اپنی کارروائی میں کمی نہ آنے دی۔ آخر کامیاب ہوئے اور دشمن کو شکست فاش دی۔ اس وقت آپ میجر تھے۔ آپ نے اپنی جرأت مندانہ کارروائی کے عوض جنگی اعزاز پایا۔

میجر شمشاد علی خان (۲۵ کیولری): ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ۲۵ کیولری کے سی پی کاڈرین کی کمان کر رہے تھے۔ آپ نے جنگ کے دوران مسلسل جرأت و بہادری کے مظاہرے کیئے اور اپنے شاندار کارناموں سے دشمن کے چھکے چھڑا دیئے۔ ایک بار بڑا گرنڈی کے پاس دشمن نے آپ پر بلا بول دیا اور آپ کی صفوں میں گھس گیا، لیکن آپ نے کمال پھرتی اور چابکدستی سے جوابی کارروائی کر کے دشمن کو مار بھگایا۔ اس غیر معمولی حاضر دماغی اور جرأت کے صلے میں آپ کو امتیازی سند عطا کی گئی۔ آپ بعد میں میجر ریٹائر ہوئے۔

لفٹیننٹ کرنل محمد نذیر ستارۂ جرأت (۴ کیولری): آپ کا تعلق ضلع جہلم سے ہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ کیم کرن کے محاذ پر ۴ کیولری کی کمان کر رہے تھے۔ ۱۰ ستمبر کو جب آپ کی رجمنٹ کو کیم کرن۔ امرتسر روڈ پر ۵ میل دور ایک مقام پر قبضہ کرنے کے لئے حکم ملا تو آپ نے صبح سویرے سے پیش قدمی شروع کی۔ نہری علاقہ ہونے کی وجہ سے دشمن نے طرح طرح کی بارودی سرنگیں اور دوسری رکاوٹیں کھڑی کر دی تھیں۔ کرنل نذیر نے اپنی رجمنٹ کو اس مہارت اور چابکدستی سے صاف کرا کیا کہ بعد دوپہر ہی دشمن کو تہس نہس کرتے ہوئے اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ بدقسمتی سے اس اثنا میں آپ کا سوا ملائل رابطہ پیچھے افواج سے منقطع ہو گیا اور کیم کرن کی سڑک پر دوسری افواج کی پیش قدمی جاری نہ رہ سکی۔ منزل مقصود آپ کے قبضے میں تھا لیکن آپ کے پاس رسد خاص طور پر پٹرول ختم ہو چکا تھا لیکن آپ کی جارحانہ کارروائی کی دہشت دشمن کے ذہنوں پر اس طرح مسلط تھی کہ دشمن نے ۴ گھنٹے تک کسی قسم کی جوابی کارروائی کرنے کی جرأت نہ کی۔ آپ کے پاس چونکہ پٹرول نہیں تھا اس لئے آپ کے ٹینک حرکت نہ کر سکتے تھے۔

جب ۴ گھنٹے تک کمک نہ پہنچی تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ پاپیادہ واپس اپنی صفوں میں جا سکتے ہیں لیکن ہم کیولری کا نظم و ضبط اس اعلیٰ پیمانے کا تھا کہ کسی افسر، سردار یا جوان نے اپنے کمانڈنگ آفیسر کو اکیلے چھوڑ کر واپس جانا مناسب نہ سمجھا۔

۴ گھنٹے کے بعد دشمن نے جوابی کارروائی کی۔ آپ کا تمام ایمونیشن بھی ختم ہو گیا اور جنگی اعتبار سے آپ کے دستے بالکل ناکارہ ہو گئے۔ آخر یہ بہادر دستے لڑتے لڑتے دشمن کے ہاتھوں قید ہوئے۔ قید سے واپسی پر کرنل نذیر کو ستارۂ جرأت ملا۔ ان کے باقی ساتھیوں کو اپنی اپنی کارکردگی کے لحاظ سے مناسب جنگی اعزازات سے نوازا گیا۔

۹۲۔ رسالدار منظور احمد (۲۵ کیولری): آپ بقام بھائی جان تحصیل گوجر خان میں پیدا ہوئے۔ آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے ۱۸ ویں آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔ پاکستان بننے کے بعد آپ وطن تشریف لائے۔ اور پاکستان آرمرڈ کور میں شامل ہوئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ چونڈہ کے محاذ پر دادِ شجاعت دیتے رہے۔ ۱۰ ستمبر کی رات کو دشمن نے چونڈہ پر قبضہ کرنے کے لئے آخری بار ایک بھرپور حملہ کیا۔ آپ چونڈہ کے ایئر بیز پر رجمنٹ کی پوزیشن کی حفاظت کر رہے تھے۔ دشمن نے بڑی بے جگری کے ساتھ حملہ جاری رکھا اور خون میں نہاتا ہوا نائب صاحب کی پوزیشن کے پاس دو سو گز کے اندر پہنچ گیا۔ چونڈہ کے ایئر بیز پر قبضہ کرنے کے لئے دشمن کو صرف دو سو گز کا فاصلہ طے کرنا تھا۔ مگر بیچ میں نائب رسالدار منظور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے تھے۔ دشمن نے پیہم بدل بدل کر حملے کئے۔ لیکن ان شیر دل نے اپنی جگہ نہ چھوڑی۔ آخر دشمن ناکام ہو کر پسپا ہو گیا۔ نائب رسالدار منظور کو اس ثابت قدمی اور دلیری کے عوض امتیازی سند عطا کی گئی۔ بعد میں آپ رسالدار بن کر ریٹائر ہوئے۔

میجر مکرم علی شاہ (۲۴ کیولری) : ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے چھب جوڑیاں محاذ پر کئی محاذوں پر توڑ اور فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چھب (اب اختار آباد) پر قبضہ کرنے کے بعد آپ کی رجمنٹ نے دریائے توی کو عبور کیا اور دشمن پر حملہ آور ہوئی۔ اس کارروائی کے دوران آپ کے ۱۲ ٹینک توی کے کمزور حصے میں پھنس گئے۔ دشمن کو اس کمزوری کا علم ہو گیا اور اس نے توپخانے، ٹینکوں اور ٹینک شکن توپوں سے گولوں کی بارش شروع کر دی۔ مکرم علی شاہ نے نہایت ثابت قدمی، جرأت اور حوصلہ مندی کے ساتھ ٹینکوں کو دلدل سے نکالنا شروع کیا۔ مسلسل گولہ باری سے آپ کا کام مشکل ہو گیا تھا لیکن آپ نے ان حالات کی پروا کئے بغیر ۱۲ میں سے ۱۰ ٹینکوں کو کامیابی سے باہر نکالا اور محفوظ مقام پر لے آئے۔ اس کے علاوہ اسی مقام سے انہوں نے دشمن کے سات ٹینک جو دلدل میں دشمن نے چھوڑ دیئے تھے، نکالے اور اپنی صفوں میں لے آئے۔ اس ثابت قدمی اور فرض شناسی پر آپ کو اعزاز ملا۔

کیپٹن جاوید خان (سروس پارسل) : آپ ستمبر ۱۹۴۵ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنی بیوہ ماں کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ آپ نے کیتھڈرل اسکول میں تعلیم پائی اور ۱۹۶۴ء میں فوج میں داخل ہوئے اور ۱۹۶۵ء میں کمیشن پایا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ چھب جوڑیاں سیکٹر میں ۲ آرمڈ بریگیڈ میں جنرل سٹاف پر تھے۔ ۸ ستمبر کی رات کو آپ زخمیوں کو برساتی کی باڈی سرنگوں میں سے اکٹھا کر کے ایک گاؤں میں ڈال رہے تھے۔ آپ نے تمام وقت اپنی جان کی پروا نہ کی اور ہر قدم پر جان کا خطرہ مول لیتے ہوئے زخمیوں کو اکٹھا کیا اور جیپ کے فیلڈ ہسپتال میں پہنچایا۔ اس بہادری اور تندہی کے لئے آپ کو جنگی اعزاز سے نوازا گیا۔

میجر صلاح الدین ترمذی (۳۲ کیولری) : آپ یکم مئی ۱۹۴۳ء کو کاہان میں پیدا ہوئے۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو آپ نے آرمرڈ کور میں کمیشن حاصل کیا اور ۳۲ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ سیکنڈ لفٹیننٹ تھے اور راجکہ آرمی سیکٹر پر ایک ٹینک ٹروپ کی کمان کر رہے تھے۔ آپ نے جنگ کے دوران کئی بار جرأت و جوانمردی کی بہترین مثالیں قائم کیں۔ آپ نے دشمن کے ٹینکوں اور توپخانے کی اندھا دھند فائر بھگت اپنی رجمنٹ کے خراب ٹینکوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا اپنے ساتھیوں کو بچتے ہوئے ٹینکوں میں سے نکال کر اور ہم پہنچائی۔ ایک وقت آپ نے حملے کے دوران اسکاڈرن کمانڈر کے زخمی ہو جانے پر اسکاڈرن کی کامیابی سے کمان کی اور حملے کو کامیاب بنایا۔ آپ کی مسلسل بہادری اور فرض شناسی کے عوض آپ کو امتیازی سند کا جنگی اعزاز دیا گیا۔

میجر شاہ بہرام خٹک ستارۂ جرأت (لانسر گیولری) : آپ یکم جولائی ۱۹۲۳ء کو جنڈ ضلع کیمبلپور میں پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار انڈین آرمی سے آنریری کیپٹن ریٹائر ہوئے۔ آپ نے ۱۲ نومبر ۱۹۴۱ء کو پاکستان آرمرڈ کور میں کمیشن حاصل کیا اور گائیڈز کیولری کے سی اسکاڈرن میں پوسٹ ہوئے۔ آپ نے ۵ آرمرڈ بریگیڈ میں شاف پر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کچھ عرصہ ۱۱ لانسرز میں رہے بعد میں آپ نے ۴ گیولری کی کمان کی اور لفٹیننٹ کرنل کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے سی اسکاڈرن گائیڈز کیولری کی کمان کی ۱۴ ستمبر کو آپ بھاگوال، بڈیانہ سڑک کا دفاع کر رہے تھے تاکہ دشمن سوئکوٹ کی طرف نہ بڑھ سکے۔ دشمن نے اس جگہ پر بے در پے وار کئے، مگر میجر شاہ بہرام خٹک نے اس کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہونے دی ۱۵ ستمبر کو آپ نے دشمن کے بکتر بند دستوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ دشمن ۱۶ ستمبر کو نئے ساز و سامان کے ساتھ پھر حملہ کیا لیکن آپ نے ٹرگاؤں سے آگے دشمن کو نہ بڑھنے دیا۔ اسی معرکے میں دشمن نے آپ کے دائیں بازو پر حملہ کیا اور میجر شاہ بہرام خٹک کے عقب میں پہنچنے کی کوشش کی۔ آپ نے جوابی کارروائی کی اور دشمن کے بکتر بند دستوں کو دو حصوں میں کاٹ دیا اور تین ٹینک تباہ کر دیئے اس نقصان پر اور اپنے حملے کی ناکامی کے نتیجہ میں دشمن اپنی صفوں میں پیچھے ہٹ گیا۔ اگر دشمن اس حملہ میں کامیاب ہو جاتا اور میجر شاہ بہرام خٹک کی دفاعی لائن کے عقب میں پہنچ جاتا تو پھر سیالکوٹ تک راستہ صاف تھا لیکن شاہ بہرام خٹک نے دشمن کے عزائم کو خاک میں ملا کر ستارۂ جرأت کا اعزاز پایا۔

میجر شیر الطاف خاں (۲۴ کیولری) ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ کھیم کرن کے محاذ پر ۴ کیولری کے اسے سکاڈرن کی کمان کر رہے تھے کھیم کرن پر حملے کے دوران ۴ ستمبر کو آپ کو فوری طور پر دشمن کے عقب پر پہنچنے کا حکم ملا آپ نے نہایت بے جگری سے دشمن کے ایک ٹینک سکاڈرن کا مقابلہ کیا اس کے چار ٹینک تباہ کئے اور دیئے گئے وقت سے بہت پہلے اپنے مقصود پر پہنچ کر دشمن کی پسپائی کا راستہ کاٹ دیا۔ اسطرح دشمن ۴ کیولری کے اے سکاڈرن کو اپنے پیچھے دھکیل کر بہت بار بیٹھا اور کھیم کرن کی جنگ میں اپنی باقی افواج کے لئے سہولت پیدا ہوئی۔

۴ ستمبر کو آپ نے چیچہ گاؤں پر چڑھائی کی اس معرکے میں آپ نے جرأت اور بہادری کے بے مثال کارنامے سرانجام دیئے آپ نے کئی گھنٹوں کی مسلسل خونریز جنگ کے بعد ایک سینئر افسر کو دشمن کے نرغے سے نکالا خود زخمی ہوئے اور دشمن کو جانی اور مالی نقصان پہنچاتے ہوئے فتح و نصرت حاصل کی۔ آپ نے جنگی اعزاز پایا۔

کیپٹن محمد عارف کمال تمغہ جرأت (۴۸ کیولری) آپ نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں چھمب جوڑیاں محاذ پر کئی حملوں میں حصہ لیا اور جرأت و بہادری کی بے مثال کارروائیاں کر کے دشمن سے اپنا لوہا منوایا۔

۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو آپ رجمنٹ کے بائیں بازو پر ہنڈیارنج پر حملہ کر رہے تھے۔ آپ اپنے سکاڈرن کے ہراول ٹروپ میں دشمن پر پے در پے حملے کر رہے تھے کہ آپ کے ٹینک کو ایک ٹینک شکن توپ کے گولے سے آگ لگ گئی۔ آپ نے نہایت سکون اور تحمل سے اپنے ٹینک کے عملے کو ایک محفوظ مقام پر پہنچایا۔ ۱۰ سٹرائیکنگ سے ٹروپ کی کمان سنبھالی اور حملہ دوبارہ شروع کیا۔ آپ کا جسم تمدے چھلنی ہو چکا تھا مگر آپ نے اپنی تکلیف کی پرواہ نہ کی اور پھر آگے جا جا کر حملے کئے۔ اس معرکے میں آپ نے دشمن کا ایک ٹینک اور ایک ٹینک شکن توپ برباد کی اور آگے بڑھتے رہے۔ آپ کے حملے کی شدت جاری تھی کہ آپ کے دوسرے ٹینک کو بھی دشمن کی ایک ٹینک شکن توپ کا گولہ لگا اور آپ شدید زخمی ہو گئے۔ اس معرکے میں شجاعت و سرفروشی کا مظاہرہ کرنے پر آپ کو تمغہ جرأت کا جنگی اعزاز ملا۔

کیپٹن امجد پرویز ستارۂ جرأت (۲۹ کیولری): آپ نے ۷ اگست ۱۹۶۶ء کو کمیشن پایا۔ آپ نے مختلف یونٹوں میں خدمات سرانجام دیں اور بالآخر ۲۹ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ ایسٹ پاکستان سول آرمڈ فورسز میں اضافی ڈیوٹی پر تھے۔ ۹ دسمبر کی رات کو آپ ناگی میں اپنے فرائض پر اموجود تھے کہ دشمن نے اچانک حملہ کر دیا۔ ہندوستانی فوجوں نے ناگی کو تین طرف سے گھیرے میں لے لیا اور کیپٹن امجد پرویز اور ان کے چند رفقاء پر تابو پانے کے لئے تمام قسم کے ہتھیاروں سے فائرنگ شروع کر دی۔ امجد پرویز نے نہایت جرأت اور حوصلے کے ساتھ اپنے گیریژن میں موجود ٹینک کو آپ کے پاس صرف ایک ہی ٹینک تھا گرا ہر نکالا اور دشمن پر بلا بول دیا۔ دشمن اس اچانک کارروائی سے بوکھلا گیا اور رات کے وقت ٹینکوں کی صحیح تعداد کا اندازہ نہ کر سکا۔ چنانچہ اس بہادر افسر کی غیر معمولی جرأت مندانہ کارروائی پر دشمن نے بھاری نقصان اٹھا کر پسپائی اختیار کی۔

کیپٹن امجد پرویز کو اس کارروائی پر ستارۂ جرأت ملا ہو۔

رسالدار جاوید احمد (۱۲ کیولری): آپ کا تعلق جہلم کے گکھڑ قبیلے سے ہے۔ آپ نے آرمڈ کور میں شمولیت اختیار کی اور بنیادی تربیت کے بعد ۶ لانسرز میں پوسٹ ہوئے۔ بعد میں ۱۹۶۵ء میں اپنے آبا و اجداد کی رجمنٹ یعنی ۱۲ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ نے کئی موقعوں پر جرأت و بہادری کے مظاہرے کئے۔ ۱۹ ستمبر کو آپ نے ایک پرانی مشین گن سے ہندوستان کے تیز رفتار رائٹا کاپٹروں پر جوابی کارروائی کی۔ آپ نے اس قدر تحمل اور بردباری سے اپنے معمولی ہتھیار کو استعمال کیا کہ دشمن کا ایک لڑاکا طیارہ تباہ ہو کر زمین بوس ہو گیا۔ آپ کی بہم حسن کارکردگی کی بنا پر آپ کو امتیازی سند سے نوازا گیا۔ آپ اس وقت پنشن پر ہیں اور اپنے آبائی گاؤں میں رہتے ہیں۔

لانس نائک فیض حسین تمغۂ جرأت (۲۳ کیولری) : آپ ۱۵ فروری ۱۹۲۵ء کو بنج پیر ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ۱۵ فروری ۱۹۴۵ء کو گائیڈز کیولری سے ۲۳ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب پی آر بی کے مشرقی محاذ پر دشمن کے خلاف ڈویژن نے جوابی کارروائی کا آغاز کیا تو لانس نائک فیض حسین اپنے ہراول دستے کے سب سے آگے والے ٹرپ کی کمان کر رہے تھے۔ آپ کو دشمن کے سامنے اپنے اسکاؤٹس اور مددگار دستے کے لئے ایک مخصوص جگہ پر قبضہ کر کے ڈویژن کے حملے کے لئے راہ ہموار کرنی تھی۔ چنانچہ آپ نے پیشقدمی شروع کی۔ مگر مخصوص مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی آپ کے ٹروپ کے دو ٹینک دشمن کی کارروائی سے تباہ ہو گئے لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری اور پیش قدمی جاری رکھی۔ آپ نے مطلوبہ علاقے میں پہنچ کر اپنے ٹینک کو اس طرح سے استعمال کیا کہ دشمن کو سر اٹھانے کا موقع نہ دیا۔ اس حملے میں آپ نے دشمن کے دو ٹینک اور دو ٹینک شکن توپ تباہ کئے لیکن اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے مشن کے مطابق اسکاؤٹس اور مددگار دستے کی کارروائی کے لئے مخصوص مقام پر قبضہ کیا۔ اس کے نتیجے میں ڈویژن کے لئے دشمن پر بھرپور اور کامیاب کارروائی کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔ اسی جرأت و بہادری کے اعتراف کے طور پر آپ کو تمغۂ جرأت ملا۔

۲۳۰۵۰۱ اے ایل ڈی محمد ارشد ۲۰ کیولری، ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ۲۰ کیولری کے اے سکاؤٹس میں ٹینک کمانڈروں کی کمی کے باعث آپ کو ایک ٹینک کی کمان دی گئی۔ یاد رہے کہ ایک ٹینک کا کمانڈر عام طور پر ایک جونیئر کمیشنڈ افسر ہوتا ہے جب کہ آپ صرف ایک سپاہی تھے۔ جب آپ کے سکاؤٹس نے پوزیشن سے (جو چھب جوڑیاں محاذ) پر حملہ کیا تو شدید گولہ باری اور دشمن کی زمینی جوابی کارروائی کی پروا نہ کرتے ہوئے آپ دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ آپ کے ٹینک کو دشمن کا گولہ لگا، آپ شدید زخمی ہو گئے، لیکن آپ کا ٹینک قابلِ استعمال تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنے زخموں کی پروا نہ کرتے ہوئے محاذ جاری رکھا۔ اور سکاؤٹس کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ بعد میں آپ کو زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا لیکن خود کردہ نافرمانی کے باعث ٹانگ کو زیادہ نقصان پہنچ چکا تھا۔ بعد میں یہ ٹانگ ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو گئی۔ آپ کو اس فرض شناسی اور پامردی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے پر امتیازی سند کا اعزاز ملا۔ بعد میں بھی ٹانگ کے ناکارہ ہو جانے کی وجہ سے آپ کو فضول میڈیکل پنشن دے کر ڈاکٹروں کے مشورے سے ریٹائر کر دیا گیا۔

۱۰۱۷۹۹۳ سوار غلام جیلانی تمغۂ جرأت : آپ بمقام سرکوں ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے آرمرڈ کور میں رضاکارانہ طور پر شمولیت اختیار کی۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے چونڈہ کے محاذ پر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ لانس نائک عطا محمد کے ٹینک میں گنر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ نے اس دن دشمن کے چار ٹینکوں کو نہایت سکون اور نہایت تدبر سے تباہ کر کے حسن کارکردگی کی بہترین مثال قائم کی۔ آپ کو تمغۂ جرأت دیا گیا۔ آپ ابھی تک ۲۵ کیولری میں ہیں۔

۴۹۱ آنریری کیپٹن شیر خان (۲۶ کیولری) : آپ ۱۹۶۹ء میں ۱۵ فرنٹیئر فورس سے ۲۶ کیولری میں تشریف لائے۔ اس وقت آپ رسالدار تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ سے کچھ عرصہ قبل آپ رسالدار میجر بنے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی اور پوری ذمہ داری کے ساتھ نبھائے۔ آپ برستی آگ میں تن تنہا رجمنٹ کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک دن رات سفر کرتے رہتے۔ ایک فرد سے لے کر یونٹ کے بڑے سے بڑے حصے کے ہر نوعیت کے مسائل سے آپ ہر وقت آگاہ تھے اور ان کا مداوا کر کے ہی چین لیتے۔ آپ نے جس عزم و ہمت اور بے مثال جذبہ حب الوطنی کے ساتھ دورانِ جنگ اپنی رجمنٹ اور اس کے ہر فرد، زخمی، شہید اور غازی کی دیکھ بھال کی۔ اس کی مثالیں بہت ہی کم ملتی ہیں۔

ان خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کو اعزازی سند عطا کی گئی۔ بعد میں آنریری لفٹیننٹ اور پھر آنریری کیپٹن بنے اور ۱۹۷۵ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ رجمنٹ کے ان غازیوں میں سے ہیں جنہیں کبھی فراموش نہ کیا جائے گا۔

رسالدار میجر محمد اسلم (۲۴ کیولری): آپ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کیمبل پور کے محاذ پر دشمن کے دانت کھٹے کئے۔ ۸، ۹ اور ۱۰ ستمبر کو دن اور رات کی متواتر اور انتھک کارروائی سے آپ نے کیمبل پور پر قبضہ کرنے کی دشمن کی کوشش ناکام بنا دی۔ اس کے بعد میں اس کا دفاع مضبوط کرنے میں بیش قیمت خدمات انجام دیں۔ چیچہ گاؤں کے مشہور اور خونریز معرکہ میں آپ نے دشمن کو خاک و خون میں لوٹا دیا۔ دشمن کے چھ ٹینک اور دو ٹینک شکن توپیں صرف ایک دن میں نائب رسالدار محمد اسلم کے ٹروپ کے ہاتھوں تباہ ہوئیں۔ آپ نے پوری جنگ میں نہایت ثابت قدمی اور حوصلے کے ساتھ رجمنٹ کی ہر کارروائی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس وقت آپ نائب رسالدار تھے۔ آج کل آپ ۲۴ کیولری کے رسالدار میجر ہیں اور آنریری کیپٹن کے عہدے پر فائز ہیں۔ آپ کو جنگی اعزاز بھی ملا۔

نائب رسالدار محمد نور زمان (۲۰ کیولری): آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چھمب جوڑیاں محاذ پر اڈوانس پارٹی لیتے رہے۔

۷ ستمبر کو دشمن نے چھمب کے مشرق سے نکل کر آپ کے ہی اسکاڈرن پر بھرپور حملہ کیا۔ آپ اسکاڈرن میں ایک ٹینک کمان کر رہے تھے۔ دشمن کے حملے کا بڑا حصہ آپ کے ٹینک کے سامنے تھا۔ آپ نے نہایت صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے جوابی کارروائی کی اور یکے بعد دیگرے دشمن کے تین ٹینک تباہ کر دیئے۔ اس غیر معمولی جرأت و بہادری اور ثابت قدمی پر آپ نے تمغۂ جرأت حاصل کیا۔

دفعدار محمد سرور (۲۴ کیولری): آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کمانڈنگ آفیسر کی کمان اور مواصلاتی گاڑی کے ڈرائیور تھے۔ اس وقت آپ ایل ڈی تھے۔ آپ نے پوری جنگ میں نہایت دلیری اور جرأت کے ساتھ ٹینکوں کے ساتھ ساتھ اپنی جیپ کو رکھا اور کسی قسم کی حفاظتی تدابیر کی غیر موجودگی میں کبھی ہمت نہ ہاری۔ آپ نے ہوائی حملوں اور توپخانے کی فائرنگ کے باوجود کبھی اپنی رجمنٹ کو مواصلاتی سہولتوں سے محروم نہ ہونے دیا۔ ایک خونریز معرکے میں جب کمانڈنگ آفیسر شدید زخمی ہو گئے تو آپ نے دشمن کے ٹینکوں اور توپخانے کی پروا کئے بغیر انہیں اپنی جیپ میں ڈال کر محفوظ مقام پر پہنچایا۔ بعد میں آپ نے دو موقعوں پر نہایت مشکل مرحلوں میں اپنی رجمنٹ کی ٹینک شکن ٹروپوں کو دشمن کے ٹینکوں کے خلاف صف آرا کیا اور دشمن کو خاطر خواہ نقصان پہنچایا۔

۱۰۰۴۷۹۲ دفعدار شیر علی (۲۱ کیولری): ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ۲۱ کیولری کے ہی اسکاڈرن میں ایک ٹینک کمان کر رہے تھے۔ ۲۱ ستمبر کو دشمن نے مراکیوال (سیالکوٹ) پر بھرپور حملہ کیا اور ایک اہم علاقے کو دو طرف سے گھیر لیا۔ دفعدار شیر علی نے اپنا ٹینک دشمن کے دونوں طرف نکل جانے کے باوجود اپنی جگہ سے نہیں ہٹایا اور دشمن پر مسلسل فائرنگ جاری رکھی۔ آپ کی اس کارروائی سے دشمن کی اپنی جنگی چال ناکام ہو گئی اور وہ دو حصوں میں بٹ گیا۔ کامیابی کی صورت نہ دیکھ کر دشمن نے پسپا ہونا شروع کر دیا۔ اس مرحلے پر دفعدار شیر علی نے دشمن کو جانی اور مالی نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

آپ کو اس بہادری اور جرأت مندانہ کارروائی پر جنگی اعزاز سے نوازا گیا۔ آپ بعد میں دفعدار ریٹائر ہوئے۔

۱۲۰۲۰۱۲ و صفدر حسین (۲۸ جنوری) : آپ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں چھب جوڑیاں محاذ پر دشمن کے خلاف برسرپیکار تھے اور ۲۰ کیولری کے ٹائیگر اسکاڈرن میں ٹینک کی کمان کر رہے تھے۔ ۶ دسمبر کو جب آپ کے اسکاڈرن نے چک پنڈت پر یلغار کی تو آپ نے اپنے ٹینک سے دشمن کے ایک مضبوط بازو پر حملہ کیا اور دشمن کے دو ٹینک یکے بعد دیگرے تباہ کئے۔ اس نقصان پر دشمن کے قدم اکھڑ گئے اور اسکاڈرن کو کامیابی نصیب ہوئی۔ آپ کو اس بہادری کے صلے میں امتیازی سند دی گئی۔

۰۲۶۹۶۹ لے ایل ڈی حوالدار محمد حسین ۲۰ کیولری: لکشمہ کی جنگ میں آپ نے چھب جوڑیاں محاذ پر ایک آپریشنل حیثیت سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

۶ دسمبر کو برسال رنج اور چک پنڈت پر حملہ کی ابتدائی کارروائی کے دوران دشمن نے بارودی سرنگ کے پار سے رجمنٹ کے حملے کی رفتار سست کر دی۔ ٹینک کمانڈر نے حوالدار محمد حسین کو حکم دیا کہ بارودی سرنگ میں محفوظ راستہ تلاش کرے۔ حوالدار نے ٹینک سے اتر کر دشمن کی نظروں کے سامنے اور ہر طرح کے فائر کے نیچے بارودی سرنگ میں محفوظ راستہ تلاش کیا۔ بعد میں حملے کے دوران آپ نے اپنی مشین گن کا بہترین استعمال کر کے دشمن کو بہت جانی نقصان پہنچایا۔ آخر آپ توپ خانے کی بمباری سے شدید زخمی ہو گئے۔ آپ کو امتیازی سند عطا کی گئی۔

۰۲۶۹۶۹ لے ایل ڈی حوالدار نیاز علی خان تمغۂ جرأت (۱۲ کیولری) آپ جہلم کے ایک کاشتکار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۴۰ء میں ۱۱ کیولری میں اپنی نوکری کی ابتدا کی۔ ۱۹۵۵ء میں ۱۲ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں میجر (اب میجر جنرل) شاہ رفیع عالم کے بی اسکاڈرن میں ایک ٹروپ کی کمان کر رہے تھے۔ ایک معرکے کے دوران بات کے وقت آپ کے ٹینک کو دشمن کے ایک ٹینک کا گولہ لگا اور آپ کا ٹینک ناکارہ ہو گیا۔ اسکاڈرن کے اگلے ٹینک تباہ ہو گیا تھا اور اس کے عملہ شہید۔ مگر حوالدار نیاز علی نے دشمن کو چاروں طرف دیکھ کر ٹینک کو دشمن کے مرانے کرنا اپنی شان کے خلاف اور اسکاڈرن کی روایات کے منافی جانا۔ آپ نے شب بھر اپنی مشین گن سے دشمن کو ٹینک کے نزدیک نہ آنے دیا جونہی صبح ہوئی تو اسکاڈرن نے دیکھا کہ حوالدار نیاز محمد کا ٹینک اپنی جگہ پر کھڑا ہے مگر مشین گن کے فائر کی برابر آواز آ رہی ہے۔ اسکاڈرن نے فوراً جوابی کارروائی کی اور نیاز محمد کے ٹینک کو دشمن کے نرغے سے نکالا۔ اس حوصلہ مندی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرنے پر آپ کو تمغۂ جرأت کا اعزاز دیا گیا۔

آپ ۱۹۸۶ء میں رسالدار ریٹائر ہوئے۔

وحوالدار محمد داؤد (۱۲ کیولری) : آپ کوہاٹ کے آفریدی قبیلے میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۱ء میں آپ گائیڈز کیولری میں بنیادی تربیت کے بعد پوسٹ ہوئے۔ ۱۹۵۵ء میں آپ نے ۱۲ کیولری میں شمولیت اختیار کی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ اپنی رجمنٹ سے ٹینک شکن ٹروپ میں تھے۔ آپ نے پوری جنگ کے دوران نہایت حوصلے اور عزم صمیم کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے اور رجمنٹ کے لئے نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ایک بار دن کچھ کے محاذ پر جارحی ٹینک شکن توپوں کا ایک دستہ دشمن کے نرغے میں آگیا۔ آپ اس وقت مشین گن کے ایک دستے کی کمان میں تھے۔ آپ نے جب یہ دیکھا تو نہایت ہوشیاری اور حاضر دماغی سے اپنی مشین گن کو ایک اہم پوزیشن میں لے گئے اور ایک بازو سے دشمن پر حملہ کر دیا۔ دشمن اس غیر متوقع جوابی کارروائی سے گھبرا اٹھا اور محاصرہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔

آپ کو اپنی مہم حوصلہ مندی اور بے لوث خدمات کے عوض امتیازی سند سے نوازا گیا۔ آپ اس وقت رسالدار ہیں۔

۱۷۶۸۔ نائب رسالدار محمد حسین (گاٹینہ کیولری): ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ گاٹینہ کیولری میں ایک ٹینک ڈرائیور تھے۔ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب آپ کی رجمنٹ نے چونڈہ پر جوابی کارروائی کی تو آپ کے ٹینک کو دشمن کا گولا لگنے سے آگ لگ گئی۔ ٹینک کمانڈر نے باقی عملے کو حکم دیا کہ وہ دوسرے ٹینک میں منتقل ہو جائیں لیکن آرمر کور کی روایات میں ٹینک کا اصل مالک ٹینک ڈرائیور ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے جلتے ہوئے ٹینک کا جائزہ لیا اور نتائج کی پروا کئے بغیر آگ بجھانی شروع کر دی۔ دشمن کے گولوں کی بوچھاڑ میں آپ نے بڑی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا۔ ٹینک کو مرمت کیا، سٹارٹ کیا اور پیش قدمی کرتے ہوئے سکاڈرن کے پیچھے چل پڑے جب آپ سکاڈرن کی صفوں میں پہنچے تو سکاڈرن حملے کے آخری مرحلوں میں تھا۔ اسی وقت ایک ایک ٹینک کی شدید ضرورت تھی۔ آپ کے ٹینک نے آخری حملے میں سکاڈرن کی جارحانہ طاقت میں بے پناہ اضافہ کیا اور مشن کامیابی میں بھرپور کردار ادا کیا۔

آپ کی اس اعلیٰ قابلیت اور فرض شناسی نے سکاڈرن کا کام آسان بنا دیا تھا۔ ان خدمات کے عوض آپ کو امتیازی سند کا اعزاز بخشا گیا۔ بعد میں آپ ۲۶ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔ آج کل آپ نائب رسالدار ہیں۔

نائب رسالدار نذر حسین (۲۳ کیولری): آپ ۱۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو محلہ کوٹ سلطان، پنڈ دادن خاں، ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۳ اپریل ۱۹۴۳ء کو انڈین آرمرڈ کور میں شمولیت اختیار کی۔ آزادی کے بعد آپ پاکستان آرمرڈ کور میں آئے اور ۴ جون ۱۹۶۲ء کو ۱۹ لانسرز سے ۲۳ کیولری میں پوسٹ ہوئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ کی ذمہ داری اپنے سکاڈرن کو سلمان ردھیم پہنچانا تھا۔ آپ نے یہ فرائض انتہائی مستعدی اور بے لوث خدمت کے جذبے سے سرانجام دیئے۔ دوران جنگ آپ نے بعض انتہائی نازک موقعوں پر بڑے بڑے کٹھن مرحلوں سے گزر کر ٹھیک وقت پر اپنے سکاڈرن کو انونیشن، پٹرول اور راشن پہنچایا۔ ان فرائض کے ساتھ ساتھ آپ نے کئی بار میدان جنگ میں جنگی نوعیت کی اہم کارروائیاں کیں۔ ایک بار جب آپ کے سکاڈرن کے لیفٹیننٹ افتخار معظم بھٹی اپنے ٹینک کے حملہ کے شہید ہو گئے اور دشمن کے توپخانہ اور ٹینکوں کی مسلسل فائرنگ کی وجہ سے ان کی نعش کو نکالنا مشکل ہو رہا تھا۔ آپ نے غیر معمولی جرأت اور فرض شناسی کا مظاہرہ کیا اور دو گھنٹے کی مسلسل جدوجہد کے بعد ان کی نعش نکالی۔ آپ کی ان مردانہ وار کارروائیوں کے صلہ میں آپ کو امتیازی سند سے نوازا گیا۔

۱۷۷۱۔ رسالدار محمد طفیل (۲۸ کیولری): ۱۹۶۵ء میں آپ چھمب جوڑیاں کے محاذ پر اپنی رجمنٹ ۲۸ کیولری میں ایک ٹروپ کی کمان کر رہے تھے۔ ۶ دسمبر ۱۹۶۵ء کو برسالہ رنج پر حملے کے دوران آپ کے منہ پر ایک گولے کے ٹکڑے لگے اور چار دانت خائع ہو گئے۔ آپ نے اپنی تکلیف کی پروا نہ کی۔ ٹینک کے اندر سے ہی امداد حاصل کی اور اپنا حملہ جاری رکھا۔ بعد دوپہر آپ ایک بارودی سرنگ کے بیچ میں سے گزرے اور اپنی حفاظت کی پروا نہ کرتے ہوئے کمال دلیری سے اسے پار کیا۔ آپ کے بارودی سرنگ سے نکلتے ہی برسالہ رنج پر سے دشمن کے قدم اکھڑ گئے اور چک پنڈت پر قبضہ کے لئے راہ ہموار ہو گئی۔ آپ کو اس ثابت قدمی کے صلے میں امتیازی سند سے نوازا گیا۔

۱۵۷۔ رسالدار رسول بادشاہ (۳۱ کیولری): آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر ۳۱ کیولری میں ٹروپ لیڈر تھے۔ جب ۸ ستمبر کو آپ کے سکاڈرن نے اُڑا (اکال گڑھ) کی طرف چڑھائی کی تو آپ ہراول دستے میں تھے۔ آپ نے اپنے ٹروپ کو ایسی بہادری اور جوانمردی کے ساتھ دشمن سے نبرد آزما کیا کہ دشمن بغیر کسی مزاحمت کے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ کی جرأت و ثابت قدمی کے معمولی نقصان کے بدلے بہترین کامیابی ہاتھ آئی۔ اس جرأت و جوانمردی کے صلے میں آپ کو جنگی اعزاز سے نوازا گیا۔ بعد میں آپ رسالدار ریٹائر ہوئے۔

۱۰۱۱۶۰۴ لانس دفعدار نثار خان (۲۵ کیولری) :۔ آپ بتمام ٹرنگی ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹ جولائی ۱۹۵۳ء کو پاکستان آرمرڈ کور میں بھرتی ہوئے۔

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سی ہکاڈرن نے سٹرڈوگرنڈی پر ابتدائی جوابی کارروائی کی تو آپ کا ٹینک حملہ آور جتھے میں تھا۔ حملہ کے دوران آپ کے ٹینک کو دشمن کا گولہ لگا تو اس کا ایک ٹریک بیکار ہو گیا۔ آپ کے عملے کے لوگوں نے ٹینک کو ناکارہ جان کر ٹینک چھوڑ دیا۔ اور بعد میں دوسرے ٹینک میں منتقل ہو گئے۔ آپ نے وہیں ٹھہر کر ٹینک کا دوبارہ معائنہ کیا معلوم ہوا کہ ایک ٹریک ٹھیک ہے۔ اور ٹینک واپس دفاعی لائن میں پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ آپ نے دشمن کی کارروائی کی پروا کیے بغیر معمولی رفتار پر ٹینک کو پیچھے کی طرف چلا دیا اور آہستہ آہستہ اپنی دفاعی لائن کی طرف بڑھے۔ اس طرح آپ نے اپنی حاضر دماغی اور ثابت قدمی سے ایک قیمتی ٹینک کو بچا لیا جو بعد میں دشمن پر کاری ضربات لگانے میں کئی بار کام آیا۔ آپ کو اس بہادری کے صلے میں امتیازی سند سے نوازا گیا۔ بعد میں آپ لانس دفعدار ریٹائر ہوئے۔

ورثاء کے موجودہ پتے

نمبر عہدہ اور نام	ورثاء کا پتہ
۱۳۔ لانسرز	
۱۰۲۱۱۱۳ سوار عبدالعزیز	زبیدہ بیگم والدہ، گاؤں چک بیدی، اسٹرہارون آباد، ضلع بہاولنگر
۱۰۲۱۲۸۰ سوار محمد جمیل خان	آمنہ بی بی (والدہ)، چک بیری تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال۔
۱۰۰۹۹۴۳ دفعدار ریاست علی	بشیری بیگم (بیوی)، مقام وڈاک خانہ پیلاں تحصیل ضلع میانوالی
۱۰۰۹۹۰۵ ایل ڈی محمد ایوب	جمیلہ بیگم (بیوی)، موضع جیوکا تحصیل اسکارڈو ضلع ساہیوال۔
۱۰۲۱۷۸۸ سوار ہرشیار علی	نذو احمد (بھائی) چک بیدی، ہنومان تحصیل خانیوال ضلع ملتان۔
۱۰۱۹۱۸۱ دفعدار جامع علی	ثریا بیگم (بیوی)، مقام وڈاکخانہ بلوزئی تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور
۱۰۱۵۹۲۶ دفعدار عاشق علی خان	اختری بانو (بیوی)، ثریا پارک شہباز پور، ڈاک خانہ خاص، ضلع سانگھڑ۔
۱۰۱۸۳۲۰ ایل ڈی محمد اقبال تمغہ جرأت	جمیلہ بیگم (بیوی)، مکان نمبر ۶۰ بلاک ۲ مزار آباد کراچی۔
۱۰۲۲۰۷۱ ایل ڈی محمد شریف۔	جشاں بیگم (بیوی)، مال آباد چک عیشی ڈاک خانہ شیرگڑھ تحصیل میلسی ضلع وہاڑی۔
۱۰۲۱۸۹۲ ایل ڈی اول شیر خان	سالاں بیگم (والدہ)، مقام ڈاکخانہ اسٹہ تحصیل سرک ضلع کوہاٹ
۱۰۲۲۱۳۸ سوار جانس خان	فرمین بیگم (بیوی)، مقام ڈاک خانہ خویشگی پایان، تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور۔
۱۰۲۱۷۶۷ ایل ڈی محل بادشاہ	بدری (والدہ)، گاؤں ڈاکخانہ لاچی تحصیل ضلع کوہاٹ
۱۰۲۰۲۲۵ ایل ڈی محمد اقبال	تمیزاں (والدہ)، موضع وڈاک خانہ پیلاں تحصیل ضلع میانوالی
۱۰۲۰۸۰۰ سوار فضل رفیق۔	سائمہ (بیوی)، ترخ سرائے تحصیل بھکر ضلع کوہاٹ۔
۱۰۲۶۲۹۰ سوار اقبال خان	یٰسین خان (والد)، مقام منڈھ بیرکنہ، ضلع خوشی نیل، تحصیل و ضلع پشاور۔
۱۰۳۲۴۴۹ سوار اول بادشاہ	متراں بی بی (والدہ)، مقام ستوکی تحصیل و ضلع کوہاٹ
۱۰۳۲۰۱۵ سوار محمد دین	امیر الدین (والد)، مقام وڈاک خانہ شیرگڑھ تحصیل و ضلع مروان
۱۰۱۰۴۹۱ ایل ڈی فتح محمد	جتاں بی بی (بیوی)، مقام ڈاک خانہ کلاٹ تحصیل مروان ضلع مروان
۱۰۰۴۷۲۳ دفعدار رستم خان	نونی بیگم (بیوی)، مقام وڈاک خانہ ٹنڈو جام تحصیل و ضلع حیدرآباد (سندھ)

۱۰۱۲۵۳۷ ایل ڈی محمد خام	الزری بیگم (بیوی)، بمقام ڈاک خانہ علی خیروالہ، تحصیل خانیوال ضلع ملتان۔
۱۰۲۲۰۳۰ سوار مشتاق حسین شاہ	بکلہ (والدہ)، مقام ڈاک خانہ تھاد شاہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا۔
۱۰۲۱۷۹۵ اے ایل ڈی عالم بادشاہ	بدرے (والدہ) بمقام بانڈا شیخ خیل ڈاک خانہ لاسی، تحصیل و ضلع کوہاٹ۔
۱۰۲۰۵۱۳ اے ایل ڈی سعید احمد	شیرا بانو (بیوی)، بمقام کوٹ پرتھی سنگھ ڈاک خانہ ڈھنگا برنگا تحصیل و ضلع بہاولنگر
۱۰۲۲۰۰۷ سوار محمد خلیل	بی بی تورا (بیوی)، بمقام وڈاک خانہ کھوئی پرمول تحصیل و ضلع مروان۔

گائیڈز کیولری

۵۲۴ نائب رسالدار شمشاد علی ستارۂ جرأت۔	عائشہ بی بی (بیوی)، بمقام وڈاک خانہ ریگی تحصیل و ضلع پشاور۔
۱۰۱۵۳۷۲ سوار محمد بشیر	حسین بی بی (والدہ)، محلہ حسن گیٹ وارڈ نمبر ۱ عقب جامع مسجد مظفروال ضلع سیالکوٹ
۱۰۱۵۱۳۰ سوار اقتاس خان	زلیخا بی بی (بیوی)، بمقام دوبیرڈاک خانہ قاضی گزری تحصیل پنڈی گھیب ضلع کیمبلپور
۱۰۲۲۵۹۸ سوار ریاست علی۔	محمد نبی (والد)، بمقام ڈاکخانہ موری کے تحصیل اپر ضلع سیالکوٹ
۱۰۰۹۹۵۴ دفعدار خالق دار	ملک ذوالرشید (بیوی)، بمقام شیر پور ڈاک خانہ جاتی تحصیل پنڈ دادن خان، جہلم۔
۱۰۱۲۸۵۰ ایل ڈی محمد اسماعیل	غلام فاطمہ (بیوی)، بمقام وڈاک خانہ چک نمبر ۱۴ س ب، تحصیل و ضلع سرگودہا
۱۰۱۳۲۰۹ اے ایل ڈی محمد زمان خان	جنانہ بیگم (بیوی)، بمقام کہیاہ ڈاک خانہ سمانی تحصیل میرپور، ضلع میرپور۔
۱۰۱۳۲۹۰ اے ایل ڈی گستاسب خان	فغام الدین (والد)، بمقام پنڈ تحصیل و ضلع جہلم۔
۱۰۱۳۴۹۷ سوار محمد شفیع	ارغ علی (والد)، بمقام کوٹ ڈاک خانہ سبدا تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

۱۰۱۶۵۵۴ سوار محمد امیر — جیوہ خاتون (بیوی)، بمقام وڈاک خانہ مبیٰ تحصیل خوشاب، ضلع سرگودہا۔

۱۰۲۱۵۴۳ سوار شیر محمد — محبت خان (والد)، موضع خیرا گڑھی ڈاک خانہ تحصیل و ضلع کوہاٹ۔

۱۰۲۲۴۰۵ سوار محمد یونس — محمد یوسف (والد)، بمقام وڈاک خانہ موڑ غرنی تحصیل و ضلع جہلم۔

پی جے او ۹۲۷ رسالدار زمان اکبر — نور جہان بیگم (بیوی)، گاؤں وڈاک خانہ شیر گڑھ تحصیل و ضلع پشاور۔

پی جے او ۱۶۲۶ نائب رسالدار حبیب اللہ — ظفر بیگم (بیوی)، بمقام وڈاک خانہ تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۲۶۱۸ اے ایل ڈی اختر حسین — عنایت بیگم (بیوی)، بمقام ڈیری ڈاک خانہ خاص، تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

۱۰۳۲۷۲۱ سوار عبدالوہاب — سائلہ (والدہ)، موضع وڈاک خانہ شہباز گڑھی تحصیل و ضلع مردان۔

۱۰۱۷۶۸۱ سوار آزاد خان — فضل جان (والد)، بمقام پنڈ نسرال ڈاک خانہ بابوں کلاں، تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۹۴۲۶ اے ایل ڈی محمد رفیق — مریم بی بی (بیوی)، بمقام محلہ ابوئی ڈاک خانہ حواں گومل، تحصیل شاہ پور ضلع سرگودہا۔

۱۱ کیولری

۳ سی نائب رسالدار معلا محمد ستارہ جرأت پی جے او ۵۵، نائب رسالدار عبدالعزیز، ۱۰۰۳۲۳۵ دفعدار محمد نواز — (بیوی)، بمقام کالی پور سیداں تحصیل و ضلع کیمبل پور۔ ثریا بیگم (بیوی)، بمقام وڈاک خانہ پنجپیر تحصیل و ضلع جہلم۔ ذوالفقار علی (والد)، بمقام ہانڈی وڈاک خانہ بن تحصیل کوہ مری ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۴۹۳۳ اے ایل ڈی الطاف حسین — صغیرہ بی بی چک سیدا بالا دربار شریف ملکوال تحصیل سبدال ضلع سرگودہا۔

۱۰۱۵۶۶۹ سوار محمد حنیف خان — ہاجرہ بی بی (بیوی)، بمقام تلعان ڈاک خانہ ترارکھل، تحصیل پلندری ضلع آزاد کشمیر۔

۱۰۱۰۳۲۸ ایل ڈی بشیر احمد — عطا المعروف (بیوی)، ڈھوک رحم علی خان ڈاک خانہ خانپور ہراسۃ ڈھیلی تحصیل و ضلع جہلم۔

۱۰۱۵۶۶۸ سوار محمد نذیر — صالحاں بی بی (والدہ)، سکنہ ہرن پور تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم۔

۱۰۲۰۶۵۴ سوار شیر محمد — سبحان بی بی (بیوی)، گاؤں عظمت پور ڈاکخانہ ورپال جالب ضلع جہلم۔

۱۰۱۲۱۶۰ اے ایل ڈی محمد خضر خان — رفیق بیگم (بیوی)، موضع وڈاک خانہ کنڈی تحصیل بھمبر، ضلع میرپور آزاد کشمیر۔

۱۰۲۱۱۶۸ سوار محمد اشفاق — نیاز محمد (والد)، موضع بھیگانہ اگی تحصیل چونیاں ضلع قصور۔

۱۰۲۲۰۵۹ سوار غلام رسول — مونداں بی بی (والدہ)، محمد خانی خیل تحصیل میں خیل ضلع میانوالی

۱۰۰۸۷۱۱ دفعدار محمد خان — عائشہ بیگم (بیوی)، موضع بھوجر براستہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور۔

۱۰۰۸۲۶۶ دفعدار غلام نبی — وکیلہ بیگم گاؤں وڈاک خانہ سکندر آباد تحصیل شہباز آباد ضلع ملتان

۱۰۱۲۳۹۴ اے ایل ڈی غلام مہدی خان — تحفہ جرأت، بی بی رانی (والدہ)، گاؤں کرشرہ وڈاک خانہ چنجی تحصیل تلاگنگ ضلع کیمبلپور۔

۱۰۱۳۸۱۶ اے ایل ڈی عبدالجبار — سردی بیگم (بیوی)، چک ۹۹ تحصیل خانیوال ضلع ملتان۔

۱۰۱۹۲۳۷ سوار خورشید احمد خان — امید النساء (والدہ)، بمقام شاہ پور چھکڑ تحصیل شہباز پور ضلع سنگھ

۱۰۱۹۹۴۰ سوار قادر بخش — عمراں بی بی (والدہ)، بمقام وڈاک خانہ دولو تحصیل خوشاب، ضلع سرگودہا۔

۱۰۲۱۵۸۶ سوار محمد رزاق — نفل نور (والدہ)، بمقام وڈاک خانہ والی زیر خاص تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم۔

۱۰۵۱۶۵۱ سوار شیر خان — ممتاز بیگم (بیوی)، صرفت معمری خان کرائر نمبر ۳ سی سی ٹی ایم کاموئی جھکڑ ضلع میانوالی۔

۱۰۲۱۰۴۰ سوار عبدالحمید — اصغر خان سردار بی ڈھوک پورو ڈاک خانہ شاہ پور سیداں سب آفس خانپور ضلع جہلم۔

۱۰۲۱۷۴۳ سوار عارف کمال — رابعہ محمد عنایت خان (والدہ)، موضع وڈاک خانہ ٹاہلیاں تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

۱۰۲۱۸۵۱ سوار محمد انصاف — جنت بی بی (والدہ)، سکنہ لوہڑا سیال ڈاک خانہ سکھو تحصیل گوجر خان، ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۲۰۸۱ سوار محمد سلیم — خان بیگم (والدہ) سکنہ ڈھوک کالیاں ڈاک خانہ لاپنڈے براستہ ساگری تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۲۳۲۴ سوار محمد مالک — حسین بی بی (والدہ) بنام ڈاڈوالی ڈاک خانہ سرنگ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۲۴۶۲ سوار نیک محمد — فیض محمد (والد) مکان نمبر ۱۳، وارڈ نمبر ۲ نور حسن نمبر ضلع ملتان۔

۱۰۰۷۴۰۰ دفعدار سلطان خان — غلام حفظ (بیوی) ساکن لشبورٹ ڈاک خانہ ساگری ضلع راولپنڈی۔

پی جے او ۵۹۰ رسالدار میاں محمد — ستاں بی بی (بیوی) بنام سیتی ڈھوک ذیلدار ڈاک خانہ زیرپور براستہ چکوال ضلع جہلم

پی جے او ۱۵۶ نائب رسالدار محمد علی — فضل بی بی (بیوی) بنام ڈاک خانہ برما تحصیل خوشاب، ضلع سرگودہا۔

پی جے او ۱۵۹۱ نائب رسالدار محمد اسلم — غلام فاطمہ (بیوی) موضع شاہ کلاں ڈاک خانہ سرائے عالمگیر، تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

۱۰۱۵۲۱۶ دفعدار محمد بشیر — بشیر بیگم (بیوی) موضع گوجہ ڈاک خانہ کڑ تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات۔

۱۰۱۵۵۷۳ دفعدار محمد صدیق تمغہ جرأت — صغیر بیگم (بیوی) بنام پڑنگ تحصیل بھمبر ضلع میرپور (آزاد کشمیر)۔

۱۰۲۲۳۴۵ ایل ڈی عبدالقادر — صاحبزادی (بیوی) چک نمبر ۵۸ شمالی ڈاک خانہ خاص، تحصیل و ضلع سرگودہا۔

۱۰۳۰۰۱۳ سوار ذوالفقار علی — نور بیگم (بیوی) بنام ڈھوک لوئر داخلی پنڈ رکھ دانی، ڈاک خانہ سرگزی تحصیل و ضلع جہلم۔

۱۰۳۲۳۴۵ ایل ڈی اعجاز احمد — ثریا بیگم (بیوی) بنام ڈاک خانہ چک ۱۳۲ س۔ب، تحصیل و ضلع سرگودہا

۱۰۲۲۲۸۵ سوار محمد سرفراز — صغیر بی بی (بیوی) بنام نم بدریال ڈاک خانہ ارسیا، تحصیل مری ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۲۷۲۶ اے ایل ڈی محمد حفیظ — احمد نصیر خان (والد) بنام ڈاک خانہ وٹو تحصیل خوشاب، ضلع سرگودہا۔

۱۰۲۱۴۴۶ اے ایل ڈی محمد صغیر — وحید ن (والدہ) بستی بنو میاں چنوں تحصیل خانیوال، ضلع ملتان۔

۱۰۲۱۴۴۹ سوار محمد یوسف — اکبر جان (بیوی) سکنہ لشبورٹ ڈاک خانہ خاص براستہ ساگری تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۸۵۶۷ سوار محمد سعید — پیاری جان (والدہ) آف چکنہ ہزارہ۔

۱۰۲۱۴۵۷ اے ایل ڈی عبدالشکور — غلام رسول (والد) سکنہ مانکیاتہ ڈاک خانہ ساگری تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۸۵۹۱ سوار غلام قادر — غلام رسول (بھائی) موضع بھمر تحصیل چھاپہ ضلع گجرات۔

۱۰۲۵۶۹۷ سوار جہاں زیب — مطراں بی بی (والدہ) بنام درہ ڈاک خانہ خانپور تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ۔

۱۰۲۱۰۹۰ سرفراز خان — اشاد بیگم (بیوی) بنام گھلیاں کھوڑاں ڈاک خانہ کھوڑاں، تحصیل پنڈ دادنخان کیمبل پور۔

۱۰۲۲۶۶ سوار صادق حسین — طیب سلطان (بیوی) چک نمبر ۲۰ ج ب ڈاک خانہ چک ۲۰ ج ب، تحصیل و ضلع لائلپور۔

۱۰۲۲۶۶ سوار غلام احمد خان — طیب سلطانہ (بیوی) چک نمبر ۴/۴ ڈاک خانہ چک ۴/۴، تحصیل و ضلع سرگودہا۔

۱۰۲۳۲۵۸ سوار علی نثیر — رانا محمد نثیر (چچا) چک ۵ ڈاک خانہ خاص براستہ رنیالہ خورد تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال

۱۰۳۲۴۳۸ سوار عبدالمالک — شہیداں جان (والدہ) گاؤں و ڈاک خانہ و تحصیل فتح جنگ، ضلع کیمبل پور۔

۱۰۲۱۳۰۶ نائب رسالدار غلام محمد — صاحبزادی (بیوی) بنام چک ۲۵۱ ڈاک خانہ چک ۲۵۵، تحصیل و ربسنگھ ضلع لائلپور۔

۹۸۰۸ سوار نظر حسین — غلام محمد (والد) بنام نیاز بان پوسٹ آفس روات تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

۴۰۳۰ رسالدار غلام محمد — مہر خاتون (بیوی) معرفت رسالدار ملک محمد یوسف آرٹ سائیڈ بیرون جہلم گیٹ جہلم۔

۱۰۱۵۹۶ اے ایل ڈی مشتاق حسین — مسماۃ نذیر بیگم (بیوی) بمقام وڈاک خانہ جہر و تحصیل کہوٹہ، ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۲۷۷ ایل ڈی گل ملک — مسماۃ وکیل نثار (بیوی)، بمقام مزدوفی تحصیل و ضلع کوہاٹ

۱۰۱۵۳۱۲ اے ایل ڈی شاہ پور خاں — عبدالسبحان (مجاہد)، بمقام ٹولہ جنگی خیل ڈاک خانہ تشکدرہ، ضلع کوہاٹ۔

۱۰۱۸۱۵۶ سوار خادم حسین — مسماۃ نور بیگم (والدہ) بمقام بادل کلاں ڈاک خانہ سرائے عالمگیر، تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

۱۰۲۰۴۸۲ سوار سلیم خان — مسماۃ مالوجان (والدہ) بمقام ملکی خیل ڈاک خانہ اخروال، ضلع کوہاٹ۔

۱۰۲۰۵۵۰ سوار الطاف حسین شاہ — سید عابد حسین شاہ (مجاہد)، بمقام کوری سیداں تحصیل گوجر خان، ضلع راولپنڈی۔

۱۰۰۸۸۹۱ ایل ڈی زمان مہدی — منظور بیگم (بیوی) معرفت نمبردار ملک محمد رزاق بمقام و ڈاک خانہ چک ۹۰ ایل تحصیل و ضلع ساہیوال۔

۱۰۱۲۷۴۴ اے ایل ڈی لال حسین — مختار علی (والد)، بمقام ڈوگیاڑ ڈاکخانہ مگری تحصیل و ضلع راولپنڈی

۱۰۱۲۴۰۷ ایل ڈی امیر محمد خان — شیر دل بی بی (والدہ) چک ۲۰ ایل تحصیل خانیوال، ضلع ملتان۔

۱۰۱۳۹۰۳ اے ایل ڈی عدالت حسین — مسماۃ سرور جان (بیوی) بمقام درکالی شیر شاہ ڈاک خانہ خاص تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۹۴۱۹ سوار محمد اکرم — محمد شان (والد) ۴۱۵ سکندرپورہ نزد مسلم کمرشل بینک پشاور سٹی

۱۰۲۲۰۵۶ سوار خان محمد — مسماۃ شریف خاتون (والدہ) بمقام وڈاک خانہ کموڑہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا

۱۰۱۴۴۹۳ ایل ڈی وکیل شاہ — اختر نثار (بیوی) بمقام مالجہ منڈی ڈاک خانہ تشکدرہ تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی۔

۱۰۰۱۱۴۰ دفعدار محمد اسلم — آمنہ خاتون (بیوی) بمقام وڈاکخانہ ٹبہ تحصیل خوشاب، ضلع سرگودہا

۱۰۲۱۶۴۵ سوار سرفراز خان — مسماۃ عالم خاتون (والدہ) بمقام وڈاک خانہ انگہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا۔

۱۰۲۲۰۶۷ سوار اعجاز حسین — ممتاز بی بی (والدہ) بمقام چک ۱۱ ایل ڈاک خانہ سرداراپور تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا۔

پی جے او ۱۱۳۳ رسالدار لال خان — بخت بانو (بیوی) معرفت الیس ایم اے تبسم بخاری ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ محلہ ہراپورہ تحصیل تلہ گنگ ضلع کیمبلپور۔

۱۵ لانسرز

پی جے او ۴۳۶ رسالدار ارشاد محمد — رشیدہ بیگم (بیوی) مکان ۱۵۸۶/۲۴ سی نیا کیسر، حیدرآباد سندھ۔

پی جے او ۹۷۰ اے رسالدار محمد یوسف خان — رقیہ بیگم (بیوی) موضع پکا ڈاک خانہ کہروڑ تحصیل سویراں، ضلع ملتان۔

۱۰۱۸۱۴۰ سوار شاہ محمد — عزیزہ بی بی (بیوی) ۱۲۹/۴۰ ہزارہ ڈاک خانہ خاص، تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر۔

۱۰۲۰۹۳۰ سوار داؤد خاں — منتی خان (والد) بمقام قادر پور چیما ڈاک خانہ، تحصیل میلسی ضلع ملتان۔

۱۰۰۷۸۱۰ دفعدار عبدالعزیز — بسم اللہ بی بی موضع وڈاک خانہ محلہ درشن نگر گنڈہ ڈھان محمد تھرپارکر سندھ۔

۱۰۰۰۲۵۵ دفعدار ظہور احمد — منظری بیگم (بیوی)، بمقام لورمڑو ڈاک خانہ کرٹ سنبہ، تحصیل و ضلع رحیم یار خان۔

۱۰۱۲۷۱۱ سوار محمد خلیل — حمیداں (والدہ) موضع داؤ کے خورد ڈاک خانہ پیر چک، تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۰۰۲۵ سوار جمیل احمد — قادر داد خان (والد) مکان نمبر ۴۹۰ فراں تہبر ملتان۔

۱۰۱۰۲۹۶ ایل ڈی مبارک علی — وکیلہ بیگم (بیوی) چک ۹۰ ایل تحصیل و کاکڑہ ضلع ساہیوال۔

۱۰۲۰۱۹۲ سوار نصیر الدین

۱۰۲۱۲۴۵ علی احمد — تعظیم بیگم (بیوی) بمقام وڈاک خانہ کرائی تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی۔

۱۲ کیولری

پی جے او ۴۲، نائب رسالدار افضل خان — صاحب جان (بیوی) ساکن سیاب ڈاک خانہ ملی نگ تحصیل و ضلع کوہاٹ۔

پی جے او ۵۲، نائب رسالدار نور محمد — اللہ رکھی (بیوی) گاؤں و ڈاک خانہ دھولر تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم۔

۱۰۱۵۶۴۰ سوار محمد یعقوب — سردار بیگم (والدہ) بمقام لنگر پور بیلی ڈاک خانہ کالا ڈیو تحصیل و ضلع جہلم۔

۱۰۱۵۲۳۴ سوار رزاق حسین — دین محمد (والد) گاؤں رہڑہ ڈاک خانہ غازیاں تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

۱۰۲۰۳۲۶ سوار محمد اسلم — ہوشیار بیگم (بہن) گاؤں و ڈاک خانہ پنجیڑی تحصیل کھیر ضلع میرپور۔

۱۰۲۱۲۱۹ سوار محمد حنیف — غلام فاطمہ (والدہ) ساکن لس ڈاک خانہ پنجیڑی تحصیل کھیوڑہ ضلع میرپور۔

۱۰۰۷۹۱۶ ایل ڈی احمد خان — دولت خاتون (بیوی) ساکن وڑچھ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔

۱۰۱۰۸۹۳ دفعدار عبدالرحمان — رقیہ بی بی (بیوی) ساکن کوٹ نیر ڈاک خانہ تحصیل لالہ گنگ ضلع کیمبلپور

۱۰۱۰۱۹۸ اے ایل ڈی عنایت اللہ — بڑا خان (والد) استاد مدرسہ سنگھ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۷۹۱۷ سوار فضل محمود — بی بی فاطمہ (والدہ) معرفت عبدالعزیز راست ڈاک خانہ تحصیل تھارپی ضلع چترال۔

۱۰۲۵۱۳۰ سوار فتح محمد — ارشاد بی بی (بیوی) چک نمبر ۵ جی بی تحصیل سمندری ضلع لائلپور۔

۱۰۲۰۸۷۱ سوار بشیر خان — بی بی جان (والدہ) ساکن سیروزئی تحصیل و ضلع کوہاٹ۔

۱۰۲۶۱۰۵ سوار محمد مقبول — کرم النسار (والدہ) بمقام چک ۳۹ جی بی ڈاک خانہ سٹینا تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

۱۰۱۲۱۸۸ اے ایل ڈی ممتاز علی — صابرہ جان (بیوی) استرزئی پایان تحصیل و ضلع کوہاٹ۔

۱۰۱۳۱۴۲ اے ایل ڈی غلام نبی — رمل جان (بیوی) بمقام گرگزنی ڈاک خانہ سرد کل تحصیل ٹنک ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔

۲۰ لانسرز

۱۰۱۷۷۵۸ سوار محمد افضل — صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) محمد اسماعیل (والد) بمقام بھال ضلع جہلم۔

۱۰۲۱۴۲۳ محمد نصر خان — بیگم (والدہ) موضع ترند کھوئی ڈاک خانہ پھٹا خیل، تحصیل کرک ضلع کوہاٹ۔

۱۰۲۲۹۸۳ سوار عبداللہ شاہ — سید حسن شاہ (بھائی) موضع درہ تحصیل صوابی ضلع مردان۔

۱۰۱۳۹۱۰ ایل ڈی حق نواز — گلاب خاتون (والدہ) ساکن ڈھوک بھٹیال، راولپنڈی۔

۱۰۱۵۸۴۳ سوار محمد نوازش — زیتون (بیوی) بمقام و ڈاک خانہ لنگر تحصیل فتح جنگ، ضلع کیمبل پور۔

۱۰۱۶۴۵۲ سوار خالد گل — اصحاب گل (والد) بمقام پیر پائی ضلع کوہاٹ۔

۱۰۱۶۸۰۸ سوار فضل کریم — غلام حسین (والد) بمقام ناڑہ موضع ماملی دولتالہ۔

۱۰۱۹۸۶۷ سوار محمد رزاق — سرور جان (والدہ) موضع چکہ میگوال ڈاک خانہ چکہ میگوال، تحصیل مری ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۹۴۰۹ سوار عبدالکریم — ملک غلام حسین (والد) بمقام لکڑا چھ ضلع جہلم۔

۱۰۲۶۰۸ سوار امیر افضل — محمد خان (والد) بمقام خوگانی، سیالکوٹ۔

۱۰۲۱۹۷۳ سوار محمد اشرف — اللہ رکھی (والدہ) بمقام چک عادل ڈاک خانہ سندھووالہ، تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۲۳۰۲ سوار محمد صابر — اکبر جان (والدہ) بمقام ڈھوک بیگال تحصیل مری، ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۲۲۲۳ محمد افضل شاہ — حاکم بی بی (والدہ) بمقام کوٹ کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

پی جے او ۱۱۲ رسالدار محمد رمضان — قرزند بیگم (بیوی) بمقام ڈھوک بدھال ڈاک خانہ بندہ، تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

پی جے او ۱۱۴۳ رسالدار محمد شبیر — نظام فاطمہ (بیوی) بمقام وڈاک خانہ سدھوال براستہ ہرن پور تحصیل پنڈ دادن خاں ضلع جہلم۔

۱۰۲۸۱۴۸ سوار محمد حسین نشانِ حیدر — عوض بی بی (بیوی) بمقام ڈھوک محمد حسین منجوعہ ڈاکخانہ جھنگی پھیرو، تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۲۵۰۵ سوار عبدالحمید حک — فتح بی بی (والدہ) بمقام وڈاکخانہ بھال تحصیل وضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۱۵۱۳ سوار عالم دین ظفر — سردار بی بی (بیوی) موضع گھوڑال تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ

۱۰۱۹۸۷۱ سوار کرامت حسین — معروف بی بی (بیوی) موضع مغل ڈاک خانہ خاص، تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۶۴۴۳ سوار محمد اسلم — جان بیگم (بیوی) بمقام بوڑ جنگل شریف ڈاک خانہ چک اکا تحصیل وضلع جہلم۔

۱۰۳۴۸۵۸ سوار دولت زرشرف — فاطمہ بی بی (والدہ) بمقام وڈاک خانہ موضع حیات ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۴۸۹۵ سوار غلام حسین — غلام محمد (والد) بمقام آبادڈاکخانہ جہاں آباد تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا

۱۰۳۴۹۴۳ سوار عبدالغفور — غلام فرید (والد) بمقام پوربی ڈاکخانہ ڈھیرا تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ

۱۰۲۲۵۶۳ سوار محمد لطیف — محمد علی (والد) بمقام قلعہ سبحان سنگھ۔

۱۰۲۲۶۴۸ سوار غلام حسین — غلام سکینہ (بیوی) چک نمبر ۱۹۲ باٹیوالہ ڈاک خانہ بھوانہ، تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

۱۰۲۲۵۰۳ سوار سیف اللہ خان — نور محمد (والد) بمقام وڈاکخانہ موضع ضلع میانوالی۔

۱۰۱۲۲۶۳ سوار محمد اسلم — محمد صادق (والد) بمقام شیخ قریشیاں۔

۱۰۳۰۵۲۲ سوار امیر عالم — منظور (والدہ) موضع محشر زئی ڈاکخانہ بڈھ بیر ضلع پشاور۔

۱۰۳۱۹۵۰ سوار محمد عید خاں — علی بیگم (والدہ) موضع پورہ ڈاک خانہ پلندری ضلع پونچھ۔ آزاد کشمیر۔

۱۰۰۷۶۹۷ دفعدار سوداگر خاں — رمضان بی بی (بیوی) بمقام ڈھوک گیال ڈاک خانہ پرار، تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۶۵۷۶ سوار محمد رفیق — برکت جان (بیوی) بمقام جھاگا کلیان ڈاک خانہ مندرہ، تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۵۶۷۳ سوار محمد صادق — نور بیگم (والدہ) بمقام ملک پورہ پارہ ڈاک خانہ وتحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی۔

۴ کیولری

پی جے او ۵۰۸۷ نائب رسالدار حضرت محل — مسماۃ شاہ گل (والدہ) بمقام وڈاک خانہ بڈھ والہ تحصیل پنڈی گھیب، ضلع کیمبل پور براستہ ریلوے اسٹیشن 'الیز'۔

پی جے او ۵۰۸۷ نائب رسالدار محمد صادق — سکینہ بی بی (بیوی)، بمقام وڈاک خانہ گلہ مہاراں، تحصیل نارووال، ضلع سیالکوٹ، براستہ بڈھ ملی۔

۱۰۱۱۷۶۲ وفعدار محمد حنیف — فاطمہ بی بی (بیوی) بمقام میانی محلہ کھوال تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

۱۰۱۸۴۱۹ سوار محمد زراعت — حاکم بی بی (والدہ) بمقام وڈاک خانہ دگھہ، تحصیل پنڈ دادن خاں، ضلع جہلم۔

۱۰۲۱۳۶۷ سوار محمد صدیق — مسماۃ پٹھانی (والدہ) بمقام وڈاک خانہ کھاڑاں، تحصیل خوشاب، ضلع سرگودھا۔

۱۰۲۲۹۵۲ سوار محمد اشرف — محمد اکرم (بھائی) چک ۵/۶ ایم ایل تحصیل وضلع میانوالی

۱۰۱۴۷۱۳ ایل ڈی نمبر دین — حضور بی بی (بیوی)، بمقام بڈھ والی ڈاک خانہ خاص، تحصیل پنڈی گھیب، ضلع کیمبلپور۔

۱۰۱۵۹۲۱ سوار امان اللہ — پیر محمد (والد) بمقام بوکن کلاں ڈاک خانہ وبیکنارڈ، تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

۱۰۱۵۹۸۳ سوار محمد یعقوب — زینب بیگم (بیوی)، چک نمبر ۳۴ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا۔

۱۰۱۶۰۳۲ سوار محمد صدیق — صاحب دین (بھائی)، بمقام بیڑی ڈاک خانہ دھریان، تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۱۶۵۹۰ سوار خضر حیات — مسماۃ جان بی بی (والدہ) چک نمبر ۳۵ ڈبلیو بی ڈاک خانہ خاص، لودھراں، ضلع ملتان۔

۱۰۱۹۸۲۸ سوار زرجہان — زرداد (والدہ) بمقام سائی کھٹ ڈاک خانہ لنڈ کار، تحصیل کرک ضلع کوہاٹ۔

۱۰۲۱۹۶۵ سوار محمد اسلم — مجیداں بی بی (بیوی) معرفت میاں جان محمد چک نمبر ۲۶ کھائی، ڈاک خانہ تیو کی تحصیل خوشاب ضلع تھصر۔

۱۰۱۵۷۵۶ اے ایل ڈی محمد شریف — سماۃ لعلاں بی بی (والدہ) بمقام و ڈاک خانہ وانی دھیرہ، تحصیل و ضلع جہلم۔

۱۰۱۸۴۰۳ اے ایل ڈی عبدالروف — زینت بی بی (بیوی) معرفت نائب رسالدار راجہ فضل کریم بمقام بھٹیاں خورد ڈاک خانہ ڈومیلی تحصیل و ضلع جہلم۔

۱۰۱۸۴۰۲ اے ایل ڈی اللہ رکھا رکن تمغہ جرأت — صغیہ بی بی زریری چک نمبر ۵۶ پی ڈاک خانہ گھڑیالہ، ضلع لائل پور۔

۱۰۱۹۰۵۲ اے ایل ڈی عبدالمجید — کلثوم بی بی (بیوی) بمقام جھنگ سیداں ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۳۱۷۰ سوار خرشمال خاں — محمد بوستان ولد فضل خاں (سرپرست) بمقام ڈاک خانہ سلہال سب آفس بڑا گواہ تحصیل و ضلع جہلم۔

۱۰۱۸۴۳۴ سوار محمد اکرم — خانم بیگم (بیوی) بمقام جڑیا کلاں ڈاک خانہ لالہ موسیٰ، تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

۱۰۱۸۶۱۴ سوار شال خاں — اصل بی بی (والدہ) بمقام مکی بوریکی ڈاک خانہ و تحصیل کرک ضلع کوہاٹ۔

پی جے او ۱۱۸۷ نائب رسالدار تاج علی خاں — اقبال دوناز (بیوی) بمقام سائی کوٹ ڈاک خانہ اڈہ کمر، تحصیل کرک ضلع کوہاٹ۔

۲۲ کیولری

۱۰۱۵۲۵۹ ایل ڈی ارسلان خاں تمغہ جرأت — وسیلہ بی بی (بیوی) بمقام کچا کھوہ ضلع ملتان تحصیل خانیوال

۱۰۲۲۴۸۸ اے ایل ڈی خلیل الرحمٰن — مذیعان (بیوی) بمقام و ڈاک خانہ شکر، ضلع کوہاٹ۔

۱۰۱۹۴۳۹ ایل ڈی سراج علی — سراج (بیوی) موضع بانڈہ تحصیل نوشہرہ، ضلع پشاور۔

۱۰۲۷۷۹۰ سوار رحیم قادر — زاہدہ بیگم (بیوی) بمقام مرغز تحصیل صوابی ضلع مردان

۱۰۲۴۰۵۷ سوار ممتاز حسین — پنشنر رسالدار محمد نواز (والد) بمقام و ڈاک خانہ بیڑ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔

۱۰۲۵۵۰۸ اے ایل ڈی صابر حسین — کرم داد (والد) بمقام باہوسے کلاں ڈاک خانہ بنّہ ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۲۹۷۷ سوار عبدالنبی — بدرسن (بیوی) موضع اگرہ ڈاک خانہ خاص، مالاکنڈ ایجنسی

۱۰۲۰۷۸۱ سوار سخی بادشاہ — ملنگ شاہ (والد) بمقام جبڑ تحصیل و ضلع کوہاٹ۔

۱۰۱۹۵۵ اے ایل ڈی سردار حسین — پروین تاج (بیوی) بمقام گالنی ڈاک خانہ سری کوٹ، تحصیل ہری پور ضلع ایبٹ آباد۔

پی جے او ۱۵۴۱ نائب رسالدار غلام محمد — عقیلہ بیگم (بیوی) بمقام و ڈاک خانہ ہرسلطان پور تحصیل پنڈ دادن خاں ضلع جہلم۔

۱۰۲۲۱۵۹ ایل ڈی منظور احمد — نسیم بیگم (بیوی) مکان نمبر ۸/۷ جی ۳-۷-۱ اسلام آباد، راولپنڈی۔

۲۳ کیولری

پی جے او ۵۴۲ رسالدار غلام علی خان ستارۂ جرأت — رفیق بیگم (بیوی) چک ۶۶ جب اسلام پورہ ڈاک خانہ و ھاندرہ، ضلع لائل پور۔

۱۰۱۳۰۹۹ اے ایل ڈی محمد اکبر — لال بی بی (بیوی) بمقام گوٹوال ڈاک خانہ ناباں جنجوعہ، ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۵۳۳۶ سوار محمد بخش — جلال خاں (والد) بمقام چک ۱۵۰ پی ڈاک خانہ ماکنڑھ، تحصیل خانیوال ضلع ملتان۔

۱۰۲۷۱۷۸ سوار رب نواز — خاتون (والدہ) بمقام چک ۶۶ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا۔

۱۰۲۰۸۲۳ سوار علی محمد — مصاحب خاتون (والدہ) بمقام اعظم پور ڈاکخانہ دریالعلاب، تحصیل پنڈ دادن خاں ضلع جہلم۔

۱۰۲۰۸۸۷ سوار شرکت علی — صغراں بیگم (بیوی) بمقام چک ۵۰ ڈاکخانہ چک ۵۲ ایل، تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

۱۰۲۰۵۴۶ سوار محمد حلیم تمغہ جرأت — سلطان بیگم (بیوی) بمقام سوچ بیلہ ڈاک خانہ مندرہ، تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۴۱۸۵ ایل ڈی محمد سلطان — سلیم بیگم (بیوی) بمقام چک ۶ ایل ڈاک خانہ ۱۰ ایل بالا پور، تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

۱۰۱۴۸۰۰ ایل ڈی خیل احمد — کافیاں بیگم (بیوی) بمقام چک ۳۲ ایل تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

۱۰۱۵۷۰۹ سوار شیر محمد خاں — عزاں خاتون (بیوی) بمقام جڑالی تحصیل موشاب ضلع سرگودھا۔

۱۰۱۴۹۹۱۰ سوار محمد شریف — حشمت بی بی (والدہ) موضع میمن کھرال کا نیا ڈاک خانہ مورنگ آباد، تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۰۸۱۰ سوار محمد لطیف — سید محمد (والد ہ) موضع بنالوچک ڈاک خانہ میسترانوالی، تحصیل و زیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔

۱۰۳۶۴۲۳ سوار محمد افضل — علام فاطمہ (والدہ) بمقام چک جمال کیمپ چترون دکشیر۔

۱۰۱۵۳۲ دفعدار میراں دین — حرمت بی بی (بیوی) پلاٹ نمبر ۲۸۱ محلہ مستریاں غلام محمد آباد لائلپور

۱۰۱۳۴۸۳ نائب ایل ڈی محمد رضا — عابدہ بیگم (بیوی) بمقام ڈاکخانہ گرکھ تحصیل پنڈ دادن خاں ضلع جہلم۔

۱۰۱۵۸۹۴ سوار محمد — حاکم جان (بیوی) بمقام مرچیان ڈاکخانہ کوٹلی تحصیل مری ضلع راولپنڈی

۱۰۱۹۹۲۳ سوار رحمت علی — ہرن بی بی (والدہ)، مقام و ڈاک خانہ کوٹ پور، تحصیل قصور ضلع لاہور۔

۲۴ کیولری

پی جے او ۶۸۷ نائب رسالدار لال خاں — (بیوی)، مقام ہریڑہ ڈاک خانہ بشارت، تحصیل پنڈ دادن خاں ضلع جہلم۔

پی جے او ۸۵۶ نائب رسالدار اکبر علی — تاج محمد (والد) بمقام ٹھٹھہ نعمت ڈاک خانہ ہوسکی تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

۱۰۲۰۳۵۲ سوار منظور احمد — فضل بی بی (والدہ)، بمقام عزیز وال تحصیل پنڈ دادن خاں ضلع جہلم۔

۱۰۲۰۹۳۵ رفیق علی خان — محمد اسحاق (والد م) بمقام کہروڑ پکا تحصیل لودھراں، ضلع ملتان۔

۱۶۰۲۸۰ سوار علی داد — اختری جان (بیوی) بمقام کرہ ڈاک خانہ بیالیاں تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

۱۰۰۳۵۵۹ دفعدار محمد شریف — (بیوی) بمقام مالی ضلع بدین۔

۱۰۰۷۲۶۶ دفعدار محمد رفیق خاں — ممتون بیگم (بیوی)، بمقام بہاولداس ڈاکخانہ دوماہیختہ تحصیل بہاول پور ضلع ساہیوال۔

۱۰۱۴۷۱۰ نائب ایل ڈی محمد الیاس — محمد یونس (والد م) بمقام چک ۸۹ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا۔

۱۰۱۹۵۲۵ سوار محمد نواز — بیگاں (والدہ) موضع ریاں تحصیل چکوال ضلع جہلم

۱۰۲۰۲۵۹ سوار محمد حسین — غلام نبی (والد م) بمقام ڈاک خانہ کھیوریاں ضلع جہلم

۱۰۲۱۹۲۹ سوار دوست محمد — رحمت بی بی (والدہ) بمقام منتوسیا ڈیرہ بابا نانک۔

۱۰۱۴۲۴ نائب ایل ڈی بشیر حسین — محمد دین (چچا) موضع ۳۳ مع پورہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

۱۰۰۴۷۸۰ دفعدار محمد حسین خان — آمنہ خاتون (بیوی) بمقام جھنڈ ضلع تھرپارکر (سندھ)۔

۱۰۲۳۸۰۳ نائب ایل ڈی بشیر احمد — چھلیاں (والدہ) بمقام چک سیداں ڈاکخانہ بلان تحصیل چھالیہ ضلع گجرات۔

۱۰۱۱۳۲۳ ایل ڈی ارشاد علی — سردار بی بی (بیوی)، مکان نمبر ۹۹۲/B جہان محمد شاہ جام ضلع حیدرآباد (سندھ)۔

۱۰۰۹۱۰۱ ایل ڈی مراد احمد — معراج بیگم (بیوی) بمقام پٹ نمبر ۳۳ ۵ نزد مکان نمبر ۳۳ پٹ لائن کراچی نمبر ۳

۱۰۲۰۲۱۵ سوار سید الیتیم — ہمراں بی بی (والدہ) بمقام و ڈاک خانہ چک ۱۵۲ ۱۰۲ تحصیل خانیوال ضلع ملتان۔

۲۵ کیولری

۱۰۷۸۸ نائب رسالدار محمد خالق ستارہ جرأت — عظیم نور (بیوی) بمقام دھیاں ڈاکخانہ کوٹلی ستیاں تحصیل مری ضلع راولپنڈی۔

پی جے او ۸۰۳ نائب رسالدار سلطان بہادر — عظمت فساعر (بیوی) بمقام و ڈاک خانہ قاضی پور تحصیل و ضلع ہری پور ہزارہ۔

۱۰۱۱۸۲۶ ایل ڈی سلیم اختر تعزیرات — زبیدہ بیگم بمقام ڈومیلی ضلع جہلم۔

۱۰۱۱۸۲۷ ایل ڈی قاسم شاہ — چھل بہر شاہ (والد) سوڑھی ہمیوالی تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا

۱۰۱۵۹۰۱ سوار سجاول خان — سید ہراں (والدہ) بمقام و ڈاک خانہ ڈھیر محلہ سیٹی تحصیل میانوالی ضلع مروان۔

۱۰۰۹۴۵۷ ایل ڈی راضی خان — سلم پری (بیوی) موضع گارڈ شاہ تحصیل صوابی ضلع مروان۔

۱۰۱۴۵۵۸ سوار قاضی شاہ — نور فن شاہ (والد م) بمقام ڈاک خانہ سندوری تحصیل و ضلع کوہاٹ۔

۱۰۲۱۸۹۹ سوار گلزار احمد — بشیر بیگم (بیوی) بمقام محمود شاہ ڈاک خانہ چھوکر کلاں، تحصیل و ضلع گجرات۔

۱۰۲۵۱۳ اے ایل ڈی وزیر علی — سردار خان (والد) بمقام الرہ۔

۱۰۲۳۴۷ سوار لک سرور دین — غلام عائشہ (بیوی) بمقام سران خان، تحصیل تلہ گنگ، ضلع کیمبلپور۔

۱۰۲۷۱۶۹ سوار محمد افضل — نظراں بی بی (بیوی) بمقام و ڈاک خانہ ہیرا گڑھ تحصیل کہوٹہ، ضلع گجرات۔

۱۰۲۴۵۲ سوار تمر زمان — میر زمان (والد) موضع تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی

۱۰۹۵۹۶ اے ایل ڈی امانت حسین تمغۂ جرأت — محمد دین (والد) موضع پنڈوری بنگیال تحصیل گوجر خان، ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۱۳۰۵ سوار محمد کریم تمغۂ جرأت — بیگم جان (والدہ) بمقام مری ڈاک خانہ کالی تحصیل کہوٹہ، ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۱۴۵۹ اے ایل ڈی محمد سلیم — افضل بیگم (بیوی) تحصیل و ضلع گجرات۔

۱۰۰۱۱۳۲ وفدار محمد صادق — سلطانہ رضیہ بیگم (بیوی) بمقام چک ۱۳ ٹوانی ڈاک خانہ چک نمبر ۳ تحصیل چیانوالی ضلع گجرات۔

۱۰۲۵۷۸ سوار عنایت خان — امتی بی (والدہ) بمقام و ڈاک خانہ چاریوالہ تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات۔

۲۷ کیولری

۱۰۲۵۱۷۳ سوار محمد سلیم — فارس جان (والدہ) بمقام کرل ڈاک خانہ کوٹلی تحصیل مری، ضلع راولپنڈی۔

۳۰ کیولری

۱۰۱۶۷۸۵ سوار حجت خان — حاجی اللہ یار خان (والد) بمقام و ڈاک خانہ سنگوال تحصیل تلہ گنگ۔ ضلع کیمبلپور۔

۱۰۱۷۰۲۰ سوار بخشش احمد — حمیدہ بیگم (والدہ) بمقام چک نمبر ۱۹۳ اربی تحصیل جڑانوالہ، ضلع لائل پور۔

۱۰۱۳۷۰۴ سوار نثار احمد — مسماۃ صالح بی بی (والدہ) بمقام و ڈاک خانہ تلہ گنگ، وارڈ نمبر ۶، ضلع کیمبلپور۔

۳۱ کیولری

۱۰۲۱۸۵ سوار غلام رشید — غلام صدیق (والد) معرفت جاوید دوکاندار محلہ ملک مطاعن خان جنگل خیل کوہاٹ۔

۱۰۲۶۲۸۳ سوار عبد العزیز — مسماۃ ستواں بیگم (والدہ) بمقام نکوٹ ڈاک خانہ ڈاتی، تحصیل و ضلع جہلم۔

۱۰۲۶۱۷۰ سوار محمد اسلم — مسماۃ خورشید بیگم (بیوی) بمقام و ڈاک خانہ مرکیوال، تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۰۳۷۵ ایل ڈی صفدر علی شاہ — نسیم اختر (بیوی) بمقام و ڈاک خانہ نارد دائی تحصیل و ضلع گجرات۔

۱۰۲۷۹۴ سوار خوشی محمد — محمد افضل خاں بمقام دولت پور، تحصیل پنڈ دادن خاں، ضلع جہلم۔

۱۰۲۸۱۰۳ فاکروب خوشی مسیح — خورشید بی بی (بیوی) رہنٹ بازار پرانیاں منڈیاں لائن سیالکوٹ چھاؤنی۔

۱۰۲۹۷۰۳ سوار منظور احمد — مسماۃ اللہ رکھی (بیوی) بمقام و ڈاک خانہ ڈھیال تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۹۸۲۷ سوار عبد الرحمٰن — محمد رمضان (بھائی) بمقام و ڈاک خانہ گنجیال تحصیل خوشاب، ضلع سرگودھا۔

۱۰۳۱۱۳۴ سوار خورشید احمد — عزیز بیگم (بیوی) بمقام سیدو ڈاک خانہ بزرگواں تحصیل و ضلع گجرات۔

۱۰۳۲۳۱۵ سوار سلطان خاں — حبیب گل (والد) بمقام و ڈاک خانہ کڈی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور۔

۱۰۲۹۸۵۲ سوار محمد رفیق — بی بی فاطمہ (والدہ) بمقام ڈاک خانہ شیخ الہندی، تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ۔

۱۰۲۹۹۴۷ سوار محمد اقبال — مسماۃ سوہاں بی بی (والدہ) بمقام و ڈاک خانہ مگھیال تحصیل پنڈ دادن خاں ضلع جہلم۔

۱۰۳۴۷۶ سوار محمد بشارت — مسماۃ رشیم جان (والدہ) بمقام وڈاک خانہ کھائی وھیال تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۴۴۱۸ سوار قناعت شاہ — مہراب زرون بیگم (بیوی) بمقام وڈاک خانہ زیرہ محلہ باجوخیل میاں گان تحصیل صوابی ضلع مردان۔

۱۰۱۵۵۶۳ سوار محمد خان — سجاول خان (والد) بمقام موہڑہ دیاں ڈاک خانہ سرٹ، تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۸۵۱۷ ایل ڈی دوست محمد — سیا (بیوی) بمقام کپالگر خیل ڈاک خانہ بندوار تحصیل لکا، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔

۱۰۲۷۵۵۹ سوار محمد انوار — مقصود جان (بیوی) بمقام وڈاک خانہ جبال براستہ سکھو تحصیل گجر خان ضلع راولپنڈی۔

۳۲ کیولری

۱۰۳۴۶۷۸ سوار ملک محمد اقبال — نسیم اختر (بیوی) بمقام سوہاوا تحصیل پکھوال ضلع جہلم علی۔

۱۰۱۷۴۲۵ سوار شبیر حسین — علی بیگم (والدہ) بمقام دھارد ہر کنڈہ تحصیل و ڈاکخانہ پلندری ضلع پونچھ آزاد کشمیر۔

۱۰۲۲۱۹۲ سوار محمد حبیب — نامدار خان (والد) بمقام ہوسٹری قصبہ تحصیل و ضلع حیدرآباد۔

۱۰۰۸۱۴۴ وفدار محمد افضل — ولایت بیگم (بیوی) بمقام کوٹلہ نیقر ڈاک خانہ سیلا تحصیل اور ضلع جہلم

۱۰۱۳۰۴۵ سوار سید علی مراد — مصیفاں بی بی مکان نمبر ۱۰۱ سادات کالونی ڈگ روڈ کراچی نمبر ۲۵

۳۳ کیولری

۱۰۱۵ - ۵۸ ایل ڈی وارث علی۔ — نیازن بیگم (بیوی) بمقام ڈاکوراں تحصیل لودھراں، ضلع ملتان۔

۱۰۱۵۵۱۱ سوار گل رحمٰن — سلطانہ بی بی (بیوی) بمقام دوبہر ڈاک خانہ تیکڑی، ضلع کیمبل پور۔

۱۰۱۵۹۴۶ سوار بہادر خان — الہ دار (والد) بمقام ڈوگر براستہ دولت نگر ضلع گجرات

۱۰۱۵۶۵ سوار محمد کریم — حفیظن بیگم (بیوی) بمقام سکندر آباد ضلع ملتان۔

۱۰۱۸۷۹۹ سوار سبز علی — اختر جان (والدہ) بمقام کنج ڈاک خانہ کامالگ تحصیل و ضلع مردان۔

۱۰۱۴۲۴۹ وفدار بشیر احمد — رضیہ سلطانہ (بیوی) محلہ میاں بادشاہ کوہاٹ شہر ضلع کوہاٹ۔

۱۰۱۷۹۴۱ ایل ڈی شیر خان — گل زریں (بیوی) گاؤں دوبیاں تحصیل صوابی ضلع مردان

۱۰۲۶۷۸۰ سوار محمد وارث — ٹھنڈی بیگم (بیوی) بمقام چک میراں تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۳۰۸۹۵ سوار محمد حبیب — سلیمہ بی بی (بیوی) بمقام سیوڑ ڈاک خانہ تنڈہ تحصیل کہوٹہ، ضلع راولپنڈی۔

۱۰۳۴۴۰۲ سوار رحمت حسین — بی بی (والدہ) گاؤں ستہ چک ڈاک خانہ کوریسیا تحصیل و ضلع جہلم۔

۱۰۱۵۱۱۹ سوار اللہ رکھا — عائشہ بی بی (والدہ) گاؤں فتو چک ڈاک خانہ بھگوار تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۱۸۶۹۰ سوار محمد علی — اقبال بیگم (بیوی) گاؤں چک نمبر ۱۱۵ تحصیل چشتیاں، ضلع بہاول نگر۔

۱۰۱۹۶۰۹ سوار شیر بہادر — بخشاں بی بی (والدہ) چک نمبر ۳ تحصیل و ضلع سانگھڑ۔

۱۰۰۹۰۲۱ وفدار بابر خان — رفیقاں (بیوی) گاؤں چک نمبر ۹۷ مانستہ ڈاک خانہ تحصیل اور ضلع سرگودھا۔

۱۰۳۱۹۳۵ سوار مختار علی — صغریٰ بیگم (بیوی) گاؤں چک نمبر ۹۸/۲۱۱ ڈاک خانہ چک نمبر ۹۸/۲۲۷ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر۔

۲۶ کیولری

پی جے او ۱۷۲۱ نائب رسالدار عبدالخالق۔ — مکھن جان (بیوی) بمقام تھوراڈ ڈاک خانہ منگ تحصیل راولاکوٹ۔ ضلع پونچھ۔

۱۰۱۶۴۱۵ وفدار محمد ایوب — سبھراں النسار (بیوی) بمقام وڈاک خانہ سنکیاڑی تحصیل و ضلع میرپور (آزاد کشمیر)۔

۱۰۱۷۶۶۵ دفعدار محمد لشکر — عنصر محمود (والد) بمقام ہیڈ ڈاک خانہ ملوٹ سیداں تحصیل مری ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۸۹۵۹ ایل ڈی منظور حسین — نور محمد (والد) بمقام جوائنٹر تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم۔

۱۰۱۹۴۱ اے ایل ڈی عشرت دین۔ — نعمت بیگم (بیوی) گاؤں چھینہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی۔

۱۰۲۹۹۴ اے ایل ڈی محمد اکرم — عظمت بی بی (بیوی) بمقام کوڑی۔ ڈاک خانہ سنگھوئی تحصیل و ضلع جہلم۔

۱۰۱۹۹۷۱ دفعدار محمد خان — معروف بیگم (بیوی) موضع سندی تحصیل و ڈاک خانہ گوجر خان ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۱۸۷۱ سوار غلام محمد — عائشہ بی بی (والدہ) محلہ بابا حمیدی شاہ جہلم شہر۔

۱۰۲۱۸۷۷ سوار محمد عنایت — غلام قادر (والد) بمقام گلی ڈاک خانہ ڈونگہ تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات۔

۱۰۲۳۴۷۱ سوار شان محمد — خوشی محمد (والد) بمقام و ڈاک خانہ و تحصیل چھالیہ، ضلع گجرات۔

۱۰۲۳۸۰۷ سوار غلام نبی — چوہدری عبداللہ خاں (والد) ڈاک خانہ و بمقام نندوالی تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات۔

۱۰۲۳۹۱۱ سوار محمد اصغر — شیخ اکبر جاوید معرف نیشنل فوٹو سٹوڈیو سلیم مارکیٹ ڈسکہ (نزد لاری اڈہ) ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۴۰۷۰ سوار فضل حسین — محمد عالم (والد) بمقام و ڈاک خانہ پٹریالی تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۴۳۰۷ سوار اسماعیل خان تمغۂ جرأت — فقیر خان (والد) گاؤں و ڈاک خانہ کنڈ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۴۷۹۳ سوار محمد اکرم — علی محمد (والد) بمقام والٹن امام دین شرقی ڈاک خانہ کینٹ کورٹس براستہ مانوڑ تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔

۱۰۲۵۲۲۷ سوار ارشاد علی — سردار بی بی (بیوی) بمقام و ڈاک خانہ بھگیاڑی تحصیل پسرور، ضلع سیالکوٹ۔

۲۸ کیولری

پی بے او ۹۲۶۹۱ رسالدار محمد حنیف تمغۂ جرأت۔ غلام فاطمہ (بیوی) گاؤں نندہ بار تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

پی بے او ۹۰ نائب رسالدار شمشاد علی شاہ تمغۂ جرأت — بشریٰ بیگم (بیوی) چک نمبر بری ۵ / ۵۶ ڈاک خانہ خاص، تحصیل بھکر ضلع میانوالی۔

۱۹۴۴ نائب رسالدار محمد رزاق۔ — دولت بی بی (بیوی) ڈھوک سی ڈاکخانہ بھائی تحصیل گزمان، ضلع راولپنڈی۔

پی بے او ۱۹۴۸ نائب رسالدار محمد یعقوب — عبدالرزاق (والد) چک ۵۷ / ۱۵۳ ڈاک خانہ خاص، تحصیل پاک پتن ساہیوال۔

۱۹۵۳ نائب رسالدار محمد اسلم — کلہ بھٹیاراں تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

۱۰۲۸۷۵۹ سوار محمد اشرف — گامان خاتون (والدہ) گاؤں و ڈاکخانہ ترکوال تحصیل گجر خان، ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۵۷۹۳ سوار محمد اشارت تمغۂ جرأت — بلند خان (بھائی) ساکن سروٹ تحصیل و ڈاکخانہ کہوٹہ، ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۹۱۳۷ سوار محمد اشتیاق — بھاگ بھری (بیوی) گاؤں و ڈاکخانہ چواسیدن شاہ تحصیل پنڈدادن خاں، ضلع جہلم۔

۱۰۲۵۲۲۹ سوار اشتیاق — فیروز خان (باپ) گاؤں کریڑ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

۱۰۲۸۵۰۰ سوار اراں خان — شرافیاں بی بی (والدہ) شہید گھنہ چک ۵ / ۱۵۲ تحصیل و ضلع لائلپور۔

۱۰۲۳۷۳۱ اے ایل ڈی محمد سرور — بی بی (والدہ) سکنہ رینگ ڈاک خانہ کرنلی لہڑیاں ضرفی تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۳۷۷۰ سوار خالق پرویز — حمیدہ بیگم (والدہ) گاؤں چک وکیلاں ڈاک خانہ تحصیل گجر خان، ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۳۴۷۶ سوار عبدالمجید اختر — فاطمہ بی بی (بیوی) چک نمبر ۱۰۹ گساب تپلی ڈاک خانہ خاص، تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔

۱۰۲۹۳۷۵ سوار محمد رفیق — نواب بی بی (والدہ) چک نمبر ۹۷۵ / ۹۷۶ ڈاک خانہ سیر محل، تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔

۱۰۳۲۵۷۰ سوار سید قمر عباس نقوی — سید اشفاق حسین شاہ نقوی گردیزی (والد) محلہ شاہ مکان نمبر ۳ / ۱۲۹۴ اندرون برہر گیٹ ملتان شہر۔

۱۔ ۱۰۲۲۷۹ سوار محمد عرم — بھیداں (والدہ) بمقام ڈاک خانہ برکی تحصیل پشتیاں ضلع ہزارہ

۲۔ ۱۰۳۰۰۱۵ سوار لبستان خان — گوہر بانو (والدہ) بمقام ڈوال ڈاکی زیخ خان تحصیل فتح جنگ ضلع کیمبل پور۔

۲۹ کیولری

پی بے ہوں ۱۳۳۴ نائب رسالدار محمد سرور خان۔ — ظہیرہ خاتون (بیوی) بمقام ڈاک خانہ و میرکوٹ ستیاں تحصیل مری ضلع راولپنڈی۔

پی بے ہاں ۱۳۵۹ رسالدار کریم داد — اسلم جان (بیوی) بمقام ڈاک خانہ ماموث تحصیل مری ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۲۰۵۵ وفعدار محمد اشرف خان — سید محمد (والد) بمقام ڈھوک سوریں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۰۹۳۹ وفعدار کرک نذری گل — مقصود بیگم (بیوی) بمقام ڈاکخانہ بھکا تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

۱۰۱۹۴۶۲ اے ایل ڈی محمد اشرف — صفیہ بی بی (بیوی) بمقام بھاگرال کلاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

۱۰۱۷۶۹۳ وفعدار ریاض احمد — عبد الغنی (والد) بمقام بیالکلاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

۱۰۲۲۷۷۰ سوار صابر حسین — لال دین (والد) گاؤں سالکے ڈاکخانہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۰۵۰۰ ایل ڈی کرک غلام سرور — بدر النساء (بیوی) بمقام دلوری تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۰۵۱۷ سوار سفر گل — ثواب گل (والد) بمقام غنڈیرا خان نیل تحصیل کرک ضلع کوہاٹ۔

۱۰۲۵۹۱۰ سوار محمد فضل — عظمت بیگم (بیوی) بمقام دھکار ڈاک خانہ دیال تحصیل و ضلع جہلم

۱۰۲۳۵۹۵ سوار محمد الیاس — شکر دین (والد) بمقام دھرم کوٹ عنایت ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۹۷۱۷ سوار شاہ محمد — محمد علی (والد) بمقام چک ب ب / ۹۳ تحصیل و ضلع اٹک پور۔

۱۰۲۵۵۱۲ سوار محمد رشید — محمد نذیر خان (چچا) بمقام جلال تحصیل گوہر خان ضلع راولپنڈی۔

۱۰۲۴۵۲۳ سوار سکندر خان — محمد یعقوب خان (بھائی) موضع کوٹلی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۲۴۷۲۱ سوار رشید علی — حمیدہ بیگم (بیوی) چک ۳ گھگھ ڈاک خانہ آزاد پور تحصیل خوشاب ضلع جھنگ۔

۱۰۲۹۳۱۹ سوار افتر علی — تاج محمد (والد) اوریس وین

۱۰۳۰۰۹۳ سوار محمد افضل — خدیجہ بیگم (بیوی) بمقام ڈاک خانہ سہسرال تحصیل گوہر خان ضلع راولپنڈی۔

۱۰۱۵۲۹۲ وفعدار سید عبد الباسط — نسیم باسط (بیوی) بکمان گراؤنڈ فلور نمبر ۳ کراچی نمبر ۱۲۔

۲۸ کیولری

۱۰۲۴۸۲۶ سوار محمد شعبان — محمد رمضان (والد) بمقام ڈاک خانہ سٹھ ٹوانہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔

۱۰۲۲۵۵۸ سوار محمد نواز — محمد حسین (والد) بمقام ڈاک خانہ کانونکی تحصیل چیانہ ضلع گجرات برستہ جو کالیاں۔

پی بے او ۱۵۵۵ نائب رسالدار فضل الٰہی — اسلم جان (بیوی) بمقام سوہت ڈاک خانہ کالی مٹی تحصیل مری ضلع راولپنڈی۔

۵۱ لانسرز

۱۰۱۵۷۸۸ سوار غلام عباس نمبر جرات — مقصود بیگم (بیوی) بمقام بھلہ ڈاک خانہ کریالہ تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

۱۰۳۴۴۷۷ سوار محمد رمضان — محمد سرور ضیاء بھائی، چک نمبر اے / ۴۹ ڈاک خانہ اے / ۹۴ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان۔

۵۴ کیولری

۱۰۰۱۴۲۹ ایل ڈی فور خان۔ — مسماۃ راج بیگم (بیوی) موضع و صندہ ڈاک خانہ چک بیلی خان ضلع راولپنڈی۔

۱۰۰۲۸۴۲ ایل ڈی اولیا خان — افتخار النساء بیگم (بیوی) گاؤں و ڈاک خانہ کوٹ سرنگ تحصیل تلاگنگ ضلع کیمبلپور۔

۱۰۰۴۴۵۷ اے ایل ڈی علی اصغر — زرد بیگم (بیوی) بمقام نکودر ڈاک خانہ لاہڑ تحصیل و ضلع جہلم برستہ دینہ۔

۱۳ انڈیپنڈنٹ آرمرڈ سکاڈرن

۱۰۱۲۴۷۸ ڈفعدار حق نواز — صابر نسیم (بیوی) بمقام ڈاکخانہ دھوروٹ تحصیل ہنزہ آزاد کشمیر

۱۰۱۳۰۳۷ ایل ڈی احمد خان — خاطر بی بی (بیوی) براستہ گجرات گاؤں چک نمبر ۲۵ ج/۱۶ ڈاک خانہ نگووال تحصیل سبھوال ضلع سرگودھا۔

۱۰۳۴۷۷۹ سوار محمد عاشق — راج بیگم (والدہ) موضع و ڈاکخانہ چک دولت تحصیل و ضلع جہلم۔

۱۰۳۸۴۰ سوار عبدالعزیز خان — کریم بی بی (والدہ) موضع پنڈ سیفیاں تحصیل و ڈاک خانہ شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۳۴۷۹ سوار عاشق علی — بابا غلام نبی (والد) موضع رکھ ماچھیکے تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔

۱۰۳۴۸۴۱ سوار حبیب نواز — فتح خاتون (والدہ) موضع ہڑال تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔

۱۰۳۵۰۷۸ سوار محمد تاج — ریشم جان (والدہ) ڈھوک یٰسین آباد گاؤں و ڈاک ضلع راولپنڈی۔

۱۰۳۵۵۲۱ سوار محمد مشتاق — فضل بی بی (والدہ) موضع و ڈاکخانہ تھتھی تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

۱۰۳۵۲۶۸ اے ایل ڈی محمد صابر — میر محمد (والد) موضع و ڈاکخانہ نوروئی تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ

۱۰۳۵۷۴۸ سوار محمد غالب — ساغر بیگم (والدہ) گاؤں چیال ڈاک خانہ و تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی

۱۰۳۲۷۸۸ اے ایل ڈی خان بہادر — گوہر (بیوی) گاؤں کرالی ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع راولپنڈی

۱۰۳۴۷۹۳ سوار روشن خان — سید بانو (بیوی) گاؤں پکیالی ڈاک خانہ مدھوالہ تحصیل و ضلع سرگودھا۔

۱۲ انڈیپنڈنٹ آرمرڈ سکاڈرن

۱۰۱۲۷۳۱ ڈفعدار نذیر الٰہی — بشیر بیگم (بیوی) بمقام ہٹو جیل تحصیل و ضلع گجرات۔

۱۰۱۸۸۴ سوار محمد الیاس — شہیداں (بیوی) معرفت عبدالشکور ریلوے اسٹیشن پٹڑیاں، ضلع تھرپارکر سندھ۔

۲ آرمرڈ بریگیڈ سکاڈرن

۱۰۱۶۹۹۴ سوار محمد رفیق — خدیجہ بی بی (بیوی) بمقام اور ڈاک خانہ پنڈی گھیب وارڈ نمبر ۲، ضلع کیمبلپور۔

۲ انڈیپنڈنٹ آرمرڈ سکواڈرن

۱۰۳۲۱۲۹ سوار علم خان — راجہ (والدہ) موضع گڑیالہ تحصیل و ضلع مردان۔

۱۰۳۲۱۳۴ سوار عطاء اللہ جان — محمد اسلم خان (والد) محلہ ڈوگراں تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور بمقام ہیڈ

۱۰۱۵۹۰۴ ڈفعدار محمد خورشید — ضیفاں بی بی (بیوی) گاؤں کرتیر پنڈ ڈاکخانہ پنڈ دادنخان تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ۔